

صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز سوموار مورخہ 29 ستمبر 2003ء بمطابق 2 شعبان

1424 ہجری صحیح نوبت پچاس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، بخت جہان خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ -
وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ
وَأَسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِي مِمَّا شَجَرَ
بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِيهِ أَنْفُسَهُمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا - صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ -
(ترجمہ): اور ہم نے تمام پیغمبروں کو خاص اسی واسطے معبود فرمایا ہے کہ بحکم خداوندی ان کی اطاعت
یکجاوے اور اگر جس وقت اپنا نقصان کر بیٹھتے تھے اس وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے پھر اللہ
تعالیٰ سے معافی چاہتے اور رسول بھی ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتے اور ضرور اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول
کرنے والا اور رحمت کرنے والا پاتے۔ پھر قسم ہے آپ کے رب کی یہ لوگ ایمان دار نہ ہونگے جب تک یہ
بات نہ ہو کہ ان کے آپس میں جو جھگڑا واقع ہو اس میں یہ لوگ آپ سے تصفیہ کروایں پھر اس آپ کے
تصفیہ سے اپنے دلوں میں تنگی نہ پاویں اور پورا پورا تسلیم کر لیں۔ وَأَخِرُ الدَّعْوَانَا أَنْ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ
الْعَالَمِينَ -

جناب عبدالماجد: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جناب عبدالماجد خان صاحب۔

رسمی کارروائی

جناب عبدالماجد: یوہ خبرہ ستاسو پہ وساطت دے اسمبلی تہ گوش گزار کومہ۔ چچی پہ صوابی ضلع کبھی یو لویہ عظیم الشان برفباری شوې دہ او ډیر زیاتہ رلٹی شوې دہ نو ہغہ چچی خہ وو نو ہغہ ختم شو نو زمونہ۔ ستاسو پہ وساطت دے اسمبلی تہ دا عرض دے چچی د دې صوابی ضلع آبیانہ، زرعی ٹیکس او دریمہ خبرہ دا دہ چچی دا د آفت زدہ قرار شی۔

سید مرید کاظم شاہ: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: مرید کاظم صاحب۔

سید مرید کاظم شاہ: سر! جس طرح انہوں نے فرمایا اسی طرح آج اخباروں میں آیا ہے۔ ڈی آئی خان میں بھی ژالہ باری اور بارشوں سے بہت نقصان ہوا ہے۔ لوگوں کی ایک تو کھڑی فصلیں تباہ ہو گئیں ہیں باقی جو فصلیں پڑی تھیں، خاصکر ہمارے علاقے میں اس وقت مونگی کا سیزن ہے تو وہ لوگوں کی کاٹی ہوئی فصلیں تباہ ہو گئی ہیں۔ جی۔ تو اس کے لئے بھی میں ریکویسٹ کرونگا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھوڑا سا بونیر کے متعلق بھی بات کیں نا۔

سید مرید کاظم شاہ: بونیر، چلیں بونیر بھی ہو گیا۔ ہم تو کہتے ہیں پورے صوبہ سرحد میں جہاں جہاں ژالہ باری ہوئی ہے، وہاں نکلے نقصان کا بھی ازالہ کیا جائے اور مالیہ و آبیانہ اور زرعی ٹیکس بھی معاف کیا جائے۔

محترمہ نسرین خٹک: جناب سپیکر!

محترمہ نگہت اور کزئی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: اب آپ دونوں خود فیصلہ کریں (تہقیقہ) اچھا نسرین خٹک صاحبہ گول میڈیکل

کالج محترمہ نسرین خٹک: نہیں جی نہیں، نوابزادہ نصر اللہ خان کے انتقال پر دعا کی جائے۔

جناب سپیکر: مولانا امامت شاہ سے درخواست ہے کہ وہ مرحوم کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔

مولانا امانت شاہ: چونکہ دا زمونہ ڊیر عظیم یو سیاسی او ڊیر لوئے رہنا وو نو د
 هغوې د پارہ دعا او غوارئی چي الله ئے معفرت نصیب کری۔

(اس مرحلہ پر مرحوم کے لئے دعائے معفرت کی گئی)

محترمہ نگہت یا سمین اور کزئی: جناب سپیکر صاحب! شکریہ آپ کا۔۔۔۔

جناب سپیکر: نگہت اور کزئی صاحبہ! میں نے تو اجازت نہیں دی لیکن آپ نے پہلے ہی شکریہ کی رشوت
 دے دی ہے تو۔

محترمہ نگہت یا سمین اور کزئی: نہیں سر۔ میں نے کہا۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: نہیں، آپ نے پہلے سے ہی شکریے کی رشوت دے دی ہے۔ چلیں ٹھیک ہے۔

محترمہ نگہت یا سمین اور کزئی: میں نے سوچا کہ سپیکر صاحب کا شکریہ ادا کر لوں گی تو وہ مجھے اجازت دے دیں

گے (تھتھے) تھینک یوجی۔ جناب سپیکر! کل میں یہاں سے ملا کٹ گئی تھی، میری کچھ اپنی میٹنگز

تھیں۔ لیکن جناب سپیکر! واپس آکر جو مجھے احساس ہوا ہے کہ یہاں کے مریض، جو مردان سے لیکر درگئی

تک سڑک ہے جناب، اس پر تو میرا خیال ہے کہ نچر اور گھوڑے بھی بہت مشکل سے چلتے ہونگے تو مجھے ان

مریضوں کا خیال ہے کہ جو بیمار ہونگے تو یہاں تک آتے ہوئے ان کی کیا حالت ہوگی؟ تو جناب

سپیکر صاحب، آپ کے توسط سے میں یہ۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: آپ نے بھی انصاف سے کام نہیں لیا۔ ذرا تھوڑا سا دورہ آپ بونیر کا بھی کر لیتیں، وہاں کے

حالات دیکھ لیتیں، وہاں کے بھی حالات دیکھ لیتیں۔

محترمہ نگہت یا سمین اور کزئی: سر! ان شاء اللہ تعالیٰ آپ کی مہمان بنو گی تو بونیر کو بھی دیکھ لوں گی۔ لیکن کل

جو درگئی تک بات ہوئی ہے تو اس کے لئے میں چاہتی ہوں کہ اس سڑک کو جلد از جلد تعمیر کیا جائے۔ تاکہ

لوگوں کو آسانی ہوگی۔

محترمہ یا سمین خان: جناب سپیکر سر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ یا سمین خان صاحبہ۔

محترمہ یاسمین خان: مانسہرہ کو بھی یاد رکھا جائے سر۔

جناب سپیکر: اچھا جی۔

محترمہ یاسمین خان: سر! بات ایسی ہے کہ مانسہرہ میں ایک واحد ٹاؤن شپ ہے، غازی ٹاؤن شپ، یہاں کے سیکٹر-ڈی میں ایک پولیس چوکی قائم ہے لیکن مانسہرہ ڈیویلمپمنٹ اتھارٹی کے ڈائریکٹر نے اس پولیس چوکی کو وہاں سے ہٹا کر ایک دور ویران جگہ ہے گندری ٹن اسکا نام ہے، وہاں منتقل کرنے کا فیصلہ کیا ہے جو سراسر ظلم و زیادتی ہے۔ کیونکہ امن و امان کا مسئلہ تو گنجان آباد علاقوں میں ہوتا ہے۔ اب گرپولیس چوکیوں کو آبادیوں سے اٹھا کر ویران جگہوں پر منتقل کر دیا جائے گا تو اگر مانسہرہ میں امن و امان کا مسئلہ کھڑا ہوا تو اس کو کون حل کرے گا اور وہاں پر بسنے والے لوگوں کی جان و مان کے تحفظ کا ذمہ دار پھر کون ہوگا؟ اسلئے پولیس چوکی کو وہیں پر رہنے دیا جائے، غازی ٹاؤن شپ کے سیکٹر ڈی میں ہی رہنے دیا جائے اور وہاں سے کسی بھی ویران جگہ پر اسے منتقل نہ ہونے دیا جائے۔ شکریہ۔

جناب جمشید خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جمشید خان صاحب۔

جناب جمشید خان: شکریہ جناب سپیکر! بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ یو اہم مسئلہ وہ جی۔ د حج سیزن شروع کیبری۔ پروسکال تاسو تہ بہ یاد وی چہ پروسکالے ہم د Vaccination مسئلہ وہ۔ دلته دوی بہ د دے خائے نہ Vaccination پروگرام کولو۔ اوس سخکال بیا حج شروع کیبری۔ زما دا درخواست دے چہ د بونیر ضلعی ہیڈ کوارٹر ہسپتال کبني د Vaccination انتظام وی چہ ہلتہ کبني Vaccination کیبری چہ حاجیانو صاحبانو تہ تکلیف نہ وی۔

جناب سپیکر: تمام صوبہ کبني ضلعی ہیڈ کوارٹرز ولپ نہ وائے، د تنگ نظری نہ کارولپ اخلے؟ اوکنہ۔

جناب جمشید خان: نو بس بنہ دے۔ تولو کبني پکار دے جی۔

جناب حبیب الرحمان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: حبیب الرحمان خان صاحب!

جناب حبيب الرحمان: زه خو جى د دوى د دې خبرې تائيد هم كومہ او بله خبره د دې تمباکو متعلق كومہ سخکال د دې ورجنيا تمباکو ريتونه چي کوم دى، مال سخکال ډير زيات مزيدار وو، خو ريتونه ډير زيات، نيم په نيمه کم ملاؤ شوې دى۔ خود بورډ د قانون مطابق تائم چي کوم دے هغوي ايخودے وو د سرپلس تمباکو د پاره چي زيات نه زيات معياد به زميندارو د پيسو د Payment يوه مياشت وى۔ اوس د غټو کمپنو هم خو خصوصاً دا ورے کمپنئى چي کومې دى، هغوي شپږ مياشته او آته مياشته تائم ورکړے دے۔۔۔۔۔

(قطع کلامى)

جناب سپيکر: انور کمال خان صاحب۔

جناب حبيب الرحمان: د هغې

جناب انور کمال خان: زه خود تماکو د علاقے نه يمه چي زه به په هغې باندي خبره کومه۔

جناب سپيکر: نه نه جى، دا اخبار لوستل، مطلب دا دے۔۔۔۔

جناب انور کمال خان: دا خو جى دے اخبار کبني يو Statement دے۔ او د هغه Statement حوالے سره به زه يو عرض کومه۔

جناب سپيکر: نه، Statement خو مطلب دا دے، صحيح ده جى۔

جناب حبيب الرحمان: زما جى دا عرض دے چي د پاکستان ټوبیکو بورډ نه چي کوم دا بعضے بعضے Data راخستل غواړي چي څومره تماکو ئے اخستې دى او سرپلس پکبني څومره دى او Date of payment هغوي په کومه طريقه باندي ورکړے دے او اوسط د مال څنگه دے؟ ځکه چي دا درے ځايونه دى، مانسهره ده، بونير دے او باقى ټوله صوبه ده۔ نو د دې Data راخستل غواړي چي مونږه ته Clear پوزيشن معلوم شى او چا چي Violation کړے دے، د قانون خلاف ورزي ئے کړې ده چي هغوي له سزاگانے ورکړے شى چي آئنده د پاره دا کار د غريبانو سره، ځکه چي مونږ خو هسې هم تباہ و برباد يو نيم په نيمه ففتي پرستنه پيسې خلقو ته کمے ملاؤ شوې دى او هغه هم معياد ئے دومره زيات

برہاؤ کرے دے او پہ دیکھنے Clear cut د پاکستان ٹویکو بورڈ د رولز مطابق دیو میاشتنے نہ زیات معیاد نشتنہ۔ دغہ زما معروضات دی جی۔

جناب عبدالماجد: جناب عالی! زہ پہ دیکھنے یو خبرہ کومہ۔

جناب سپیکر: عبدالماجد خان صاحب۔

جناب عبدالماجد: چھی اوس ہم خہ لہر غونڈی مال خلقو سرہ پاتے دے۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: ایجوکیشن منسٹر چھٹی پر تو نہیں ہیں انکی Application آئی ہے؟

جناب عبدالماجد: تقریباً تقریباً۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: ایجوکیشن منسٹر چھٹی پر ہیں؟

جناب عبدالماجد: 75% مال اغستہ شوہی دے۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: انکی Leave application دیکھ لیں۔

جناب انور کمال خان: جناب سپیکر صاحب! کہ لہر اجازت وی زہ یو پوائنٹ آف

آرڈر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لہر۔۔۔۔۔

جناب عبدالماجد: تاسو لہر صبر او کھڑی زما یو ورکو تے غونڈی گزارش دے۔

جناب انور کمال خان: بالکل، بالکل۔

جناب سپیکر: زما پہ خپل خیال پہ دہی ایجنڈا باندہی بہ لہر شو او بیابہ دا۔۔۔۔۔

سید مرید کاظم شاہ: میں نے اور ماجد خان صاحب نے جی بارش اور ژالہ باری کی جو بات کی تھی اسکا جواب تو

دے دیں ناگی۔

جناب سپیکر: ظفر اعظم صاحب! دا ماجد خان صاحب خہ وائی؟ د دہی نہ روستو زما

خیال دے مطلب دا دے۔۔۔۔۔

جناب عبدالماجد: یو منت جی ماتہ را کړئی۔

جناب سپیکر: ماجد خان صاحب۔

جناب انور کمال خان: تا خو پیش کړے دے کنه۔

جناب عبدالماجد: نه لږ غوندے یو بله خبره ده جی۔

جناب سپیکر: د دې سره متعلق ده؟

جناب عبدالماجد: نه جی دے تماکو سره چې کومه جیبب الرحمان صاحب خان او کړ له کنه جی۔

جناب سپیکر: د هغوي تائید کومے کنه۔

جناب عبدالماجد: زه یو عرض کومه کنه جی۔

جناب سپیکر: بڼه جی۔ بڼه۔

جناب عبدالماجد: چې 75% تماکو واخستې شو یا په ارزان ریت یا په گران ریت، اوس یوه بله مسئله پاتے ده جی۔ 25% تماکو لاتراوسه پراته دی او خلق ډیر لوی تکلیف کښې دی نو که تاسو په دې باندې زور واچوئی چې بورډ دا 25% تماکو چې کوم دی، دے له د لږ وخت ورکړی چې دا واخلي جناب۔

جناب سپیکر: جی ملک ظفر اعظم صاحب! خبرې درته ډیرے گهمبیر شوې۔ یا دے ئے کړمه درته که یا دے دی درته؟ نوټس د اغستې دی؟ یو د ژاله باری خبره ده۔ بله د پولیس چوکی د Shifting خبره ده او دریمه چې کوم ده د تماکو خبره او خلورمه چې کوم ده د Vaccination خبره ده د حاجیانو د پاره او۔۔۔۔۔

محترمہ نگهت یا سیمین اورکزئی: د مردان او درگئی د روډ خبره ده۔

ملک ظفر اعظم (وزیر قانون و پارلیمانی امور): د چوکی د یو ځائے نه بل ځائے ته اوړل د دې خو ماتہ پوره معلومات نشته که دوی ټائم را کړی نو مونږ به ئے پوره پښتنه او کړو۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: صحیح دہ جی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: چچی د دہی شہ رنگہ معاملات دی اور جناب سپیکر صاحب! ذاتی طور پر میں بالکل انکے ساتھ متفق ہوں اور میرے خیال میں گورنمنٹ کا یہی رویہ ہے کہ حج کے لئے جو Vaccination ہوتی ہے۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: اور وقت پر پہنچنا چاہئیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: وہ اپنے فیصلے میں۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: وقت پر پہنچنی چاہئیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: ہاں۔ ہر ضلع میں یہ Vaccination کریں۔ دوسری بات سر جو ژالہ باری کی ہوئی ہے ڈی آئی خان میں تو آج ہم نے بھی اخباروں میں پڑھا ہے اور صوابی میں جو ہوئی۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: بونیر میں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: (تہقہے) بونیر میں بھی بڑی تکلیف ہوئی اور بنوں میں بھی ہوئی ہے تھوڑی بہت۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: اللہ کا شکر ہے کہ کرک تو بچ گیا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: ہاں یہ اللہ کا شکر ہے کہ بونیر اور بنوں پر ژالہ باری ہوئی ہے اور کرک اور لکی مروت، میرے خیال میں بچ چکے ہیں۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

محترمہ سرین خٹک: آپ جیسے لوگ وہاں پر رہتے ہیں، اس لئے بچ گئے ہیں۔۔۔۔۔

(تہقہے)

وزیر قانون و پارلیمانی امور: وہ بھی آپ کے وہ ہیں، اس کے متعلق ریلیف کی ہم ہدایت دے دیں گے۔ ان شاء اللہ جو بھی مناسب سمجھا وہ ہو جائے گا۔ میں Personal explanation کی بات آپ سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ صوبہ سرحد کے لوگوں نے Cream سمجھ کر یہاں پر بھیجے تھے کہ یہ وہاں جا کر ہمارے مسائل اور ہماری جو مشکلات ہیں، ملک کی جو مشکلات ہیں، ڈیپارٹمنٹس میں جو مشکلات ہیں، یہ لوگ وہاں جا کر انکی درستگی کے لئے کچھ قدم اٹھالیں گے۔ لیکن مجھے بہت افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ پہلے اپنی ٹریڈری بیچوں پر کہ جب وہ وقت کی پابندی نہ کریں اور وقت پر نہ پہنچیں تو سر، اس اسمبلی پر کتنا خرچہ Daily آتا ہے اس کا آپ کو اندازہ ہے۔ ابھی میری Suggestion یہ ہے کہ آپ کے آنے کے بعد حاضری کار جسٹر بالکل اٹھالیا جائے، وہ بالکل اٹھالیا جائے۔ کیونکہ یہ تو ایک مذاق بن چکا ہے کہ ہم چار پانچ بندے یہاں پر بیٹھے ہیں اور ہاؤس 124 کا ہے۔ ہم کورم کی طرف اس وجہ سے نشاندہی نہیں کرنا چاہتے کہ یہ چار پانچ جو اخلاص سے یہاں آئے ہوئے ہیں، انکی مشکلات تو کم از کم اسمبلی میں Discuss ہو جائیں۔ لہذا میں چیئر سے استدعا کرتا ہوں کہ وہ کسی بھی طرح اپنے ایم پی ایز اور منسٹرز حضرات کو وقت کا پابند بنائیں یہ وارننگ اور آپ کی ہنسی، وہ خلاف، وہ ڈینگ، اس سے کچھ نہیں بنے گا۔ ہمارا بیسہ جارہا ہے، فی ممبر اگر وہ ہاؤس میں نہیں ہیں تو آپ انکو کتنی Payment کرتے ہیں اور کتنا مطلب ہے ہاسٹل پر خرچ آتا ہے اور ہاسٹل میں بجلی کا خرچہ آتا ہے تو سر، یہ تو مذاق ہے۔ جب دل چاہا، آئے جب دل چاہا نہ آئے۔ نہ آئے تو بھی درخواست ملنی چاہیے گرتا ہو تو بھی درخواست ملنی چاہیے۔ باقی اگر یہی سسٹم رہا تو پھر Requisition کی ان لوگوں کو کیا ضرورت تھی اور اپوزیشن نے جو Requisition دی ہے اس وقت ہم نے فری ہینڈ انہیں دیا، میں نہیں آیا تاکہ وہ جو بھی ایجنڈے پر لانا چاہیں لے آئیں تاکہ اسمبلی میں Discuss ہو جائے اور ہم میں اگر غلطی ہو تو وہ ہماری درستگی ہو جائے یا ان میں غلطی ہو تو وہ درست ہو جائیں۔ لیکن مصیبت آپ دیکھ رہے ہیں کہ گیارہ بجے سے بارہ بجے تک کبھی بھی ایجنڈے پر بحث نہیں ہوئی۔ کبھی بھی ہماری لاء اینڈ آرڈر پر سیر حاصل بحث نہیں ہوئی جو کہ ہونی چاہیے تھی۔۔۔۔۔

جناب انور کمال خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

وزیر قانون: CIP پر جو تھی، وہ نہیں ہوئی جو ہونا تھی۔

جناب انور کمال خان: میں عرض کروں اگر اجازت ہو؟

جناب سپیکر: جی، انور کمال خان صاحب۔

جناب انور کمال خان: ظفر اعظم خان نے فرمایا، ہمیشہ سے یہ طریقہ کار چلا آ رہا ہے کہ جب بھی اپوزیشن اسمبلی میں ریکوزیشن کرتی ہے، ہم سمجھتے ہیں کہ ہم نے کبھی بھی بلا مقصد اسمبلی ریکوزیشن نہیں کی، ہمیں بھی احساس ہے حکومت کی بھی اپنی مشکلات ہوئی ہیں، آپکی بھی اپنی مشکلات ہوتی ہیں۔ لیکن یہ اسمبلی جو ریکوزیشن کی گئی تھی، یہ آپ کو بھی جیسے علم تھا کہ یہ مخصوص حالات کے تحت جس وقت ہم ایک بل کے حوالے سے Agitate کر رہے تھے اور ہم نے واک آؤٹ کیا ہوا تھا اسی دوران کچھ غلط فہمی سی پیدا ہو گئی تھی کہ شاید آپ دو بجے تک انتظار کرتے رہے اور ادھر حکومتی اراکین اور منسٹرز صاحبان ہمارے پاس آئے تھے اور ہمارا Almost تصفیہ ہو چکا تھا۔ شاید اس اسمبلی کو ریکوزیشن کرنے کی ضرورت بھی نہ پڑتی لیکن وہ چونکہ ہمارا ایک ایجنڈا تھا وہ ادھر رہ گیا تھا۔ آپ کا یہ خیال تھا کہ شاید اپوزیشن کے اراکین دوبارہ ہاؤس میں آ نہیں رہے ہیں تو آپ نے ایڈجرمنٹ کے بجائے اسے Prorogue کر دیا۔ لہذا جلدی میں اور عجلت میں ناراضگی میں اور خفگی میں وہ تمام اراکین کا یہ خیال تھا کہ ہم دوبارہ اسمبلی میں ریکوزیشن کرتے ہیں۔ تو جس وقت ہم نے اسمبلی ریکوزیشن کی، جیسے آپ کو اس چیز کا علم ہے کہ اپوزیشن چاہے جس حالت میں بھی ہو، جیسے بھی ہو، ہم بار بار یہ کہتے ہیں اور ہم یعنی We mean it ہم یہ نہیں کہتے ہیں کہ زبانی جمع خرچ کہتے ہیں ہم کہتے ہیں کہ یہ حکومت صرف آپ کی حکومت نہیں ہے، یہ ہماری حکومت بھی ہے اور حتی الوسع جو بھی ہم سے Co-operation ہو سکتا ہے، وہ Co-operation ہم کریں گے۔ اپوزیشن کا اپنا ایک رول ہوتا ہے، حکومت کا اپنا ایک رول ہوتا ہے۔ جہاں تک ہم اختلاف رکھتے ہیں، وہاں پر اختلاف رکھیں گے۔ یہ بھی ایک جمہوری تقاضا ہے اور یہ ہمارا حق بنتا ہے لیکن ہم کبھی اسکو Embarrass نہیں کریں گے۔ لیکن جو گلے شکوے یہ آج کر رہے ہیں، یہ گلے شکوے تو ہمیں کرنے چاہئے تھے کہ اسمبلی کا جو ایجنڈا ہے اسکو Discuss کرنے کے لئے جب آپ نے ہمیں مدعو کیا تو منسٹر صاحب، ظفر اعظم صاحب اس دن موجود نہیں تھے۔ آپ نے بھی ناراضگی کا اظہار کیا اور ہمیں بھی یہ مشکلات تھیں کہ ہم حکومت کے ساتھ بیٹھ کر وہ ایجنڈا طے نہیں کر سکتے Finalize نہ کر سکتے۔ ہو سکتا تھا کہ اگر یہ موجود ہوتے تو وہاں پر اور یہ پہلی بار ایسا

ہوا تھا کہ حکومت کی طرف سے کسی نے کوئی Representation نہیں کی تو یہ میں ضروری سمجھتا تھا کہ اسکی میں Explanation دوں۔ جناب والا! میرا پوائنٹ آف آرڈر جو ہے، میں آپ کی اجازت سے، اگر آپ کی اجازت ہو؟

جناب سپیکر: انور کمال خان! اگر یہ پوائنٹ آف آرڈر آپ Questions hour کے بعد اٹھالیں تو میرے خیال میں۔۔۔۔۔

جناب انور کمال خان: میں ایک چھوٹا سا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: چھوڑنا نہیں۔۔۔۔۔

جناب انور کمال خان: چھوٹا سا پوائنٹ آف آرڈر ہے جی۔

وزیر قانون: میں استدعا کرتا ہوں چیئر سے کہ اپوزیشن کے ایجنڈے اور ریکوزیشن پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نے کہہ دیا ہے، آپ نے فرمایا ہے۔

وزیر قانون: ہم نے چیئر کو یہ گزارش کی ہے کہ ایم پی ایز اور ٹریڈری کے یا اپوزیشن کے لوگ ہیں انکو سختی سے ہدایت کی جائے کہ وہ ٹائم پر اسمبلی میں آئیں۔

جناب انور کمال خان: بالکل جی۔ یہ آپ کی بات درست ہے۔ جناب سپیکر صاحب! بہت چھوٹا سا پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب سپیکر: مرید کاظم صاحب! میرے خیال میں۔۔۔۔۔

سید مرید کاظم شاہ: ایک منٹ جی۔ میں اس اجلاس کے حوالے سے، سر، میں معذرت کرونگا، منسٹر صاحب نے بات صحیح کی ہے لیکن آج چونکہ پہلا دن ہے، دو دن کے لئے تمام لوگ باہر گئے ہوئے ہیں اسلئے تھوڑی سی ان کے آنے میں بھی Delay ہو رہی ہوگی جو آرہے ہیں، اسمبلی تھوڑا سا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں۔۔۔۔۔

جناب انور کمال خان: جناب سپیکر! اگر اجازت ہو جی؟ چھوٹا سا پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اگر Questions۔۔۔۔۔

جناب انور کمال خان: جناب والا! ہمارے بہت ہی محترم اور قابل احترام سینیٹر اور حقیقت یہ ہے کہ میں انکی دل سے بڑی قدر کرتا ہوں مولانا گل نصیب صاحب کی یہ Statement آئی ہے اور ہمیں انکی Statement سے دکھ پہنچا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اگر Question hour کے بعد۔۔۔۔۔

جناب انور کمال خان: میں نے ابھی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Question hour کے بعد بالکل۔۔۔۔۔

جناب انور کمال خان: میں نے آدھا سلسلہ شروع کیا ہوا ہے جناب والا! مجھے بس ختم کرنے میں بیٹھ جاؤں گا۔ انکی یہ Statement آئی ہے کہ اسمبلیوں میں علماء نہ ہوتے تو بعض خواتین ارکان بے پردہ اسمبلیوں میں آتیں۔ جناب سپیکر! ہمیں اس چیز کا احساس ہے کہ چاہئے ہماری خواتین بہنیں جو اس طرف بیٹھی ہوئی ہیں، چاہئے اس طرف بیٹھی ہوئی ہیں، یہ تمام قابل احترام ہیں اور ہماری عزت ہیں۔ میرے خیال میں انکے متعلق یہ کہنا کہ اگر اس وقت اسمبلی میں علماء کرام نہ ہوتے تو، کیا اس سے یہ ہم مراد لیں کہ یہ بے پردہ ہو کر اسمبلی میں آتیں۔

Mr. Speaker: Please order, please order. Order please.

جناب انور کمال خان: اس سے پہلے بھی جناب سپیکر! خواتین جو تھیں، وہ اس اسمبلی کا ہمیشہ حصہ رہی ہیں اور میرے خیال میں جو بھی خواتین ہیں، یہ ہماری عزت ہیں۔ ان کے متعلق کوئی ایسی بات کرنا جو کہ انکی شان میں آتی ہو تو میرے خیال میں ہمیں اس چیز سے دکھ پہنچتا ہے کہ یہ قابل احترام ہیں اور انکے بابت یہ بات کرنا کہ جی اگر علماء کرام نہ ہوتے، اگر علماء کرام نہ بھی ہوں ان شاء اللہ العزیز ہمیں یہ یقین ہے، تو وہ بھی خواتین ہیں، وہ اپنی عزت اور اپنی قدر خود جانتی ہیں اور ہم بھی انکی قدر اور عزت کرنا جانتے ہیں۔

(تالیاں)

محترمہ نگہت یا سمین اور کزئی: جناب سپیکر! پلیز آج آپ اس پر بولنے دیں۔ ہم آپ کی بہت زیادہ قدر کرتے ہیں لیکن جناب سپیکر صاحب، گل نصیب صاحب کے اس بیان سے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اگر۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یا سمین اور کزئی: ہمیں کافی دکھ ہوا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کزنئی: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: میں کس کو فلور دوں؟ آپ فیصلہ کریں ناں۔

محترمہ نسرین خٹک: تھوڑا تھوڑا۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کزنئی: اس بات پر ہم لوگوں نے دو دو منٹ بات سر! آپ پلیز ٹائم دیدیں۔

جناب سپیکر: نگہت اور کزنئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کزنئی: تھینک یوجی۔

محترمہ نسرین خٹک: دو دو منٹ۔

جناب سپیکر: نگہت یاسمین اور کزنئی صاحبہ، Questions Hour کا یہ قاعدہ ہے، آپ رولز پڑھ لیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کزنئی: ہم آپ کے بہت شکر گزار ہیں سر، لیکن مولانا نصیب گل صاحب کے اس

بیان سے ہمیں بہت دکھ ہوا ہے کیونکہ یہاں پر جو بھی خواتین خواہ وہ حکومتی بینچرز سے ہیں یا اپوزیشن بینچرز

سے ہیں، وہ ہمیشہ باپردہ آئی ہیں اور میں اور زیادہ تفصیل میں نہیں جانا چاہتی لیکن میں مولانا نصیب گل

صاحب کو اسی فلور کے حوالے سے بتانا چاہتی ہوں کہ جب "جیو" پر وہ مجھ سے بات کر رہے تھے پردے

کے بارے میں تو وہ پردے کو Explain ہی نہیں کر سکے کہ پردہ کس کو کہتے ہیں؟ بلکہ میں نے انکو بتایا تھا کہ

پردہ کس کو کہتے ہیں اور قرآن مجید کی آیتوں سے، حدیثوں سے میں نے انکو ثابت کیا تھا کہ وہ ہم اپوزیشن

اراکین کی جو خواتین ہیں، کیا وہ اس بات کو ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ جو "جیو" میں میں نے انکو شکست دی تھی،

انکو مناظرے میں تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ہارجیت کی بات نہیں ہے۔ آپکو سب سے بڑا کریڈٹ یہ جانا ہے کہ آپ لوگوں نے متفقہ

طور پر شریعت بل کو پاس کیا ہے۔ میں مبارکباد دیتا ہوں۔ میرے خیال میں (تالیاں) اس سے

مزید میرے خیال میں، بس Questions Hour جناب زرگل خان رکن، ارشد خان! دد سے نہ

روستو۔ ارشد خان، دد ہی نہ روستو، روستو دد ہی نہ۔

جناب محمد ارشد خان: دد ہی دغہ دد عا بارہ کنبھی مہی وئیل۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: ہغہ شوہی دہ جی تاسو وئی نہ، دعا شوہی دہ، دعا شوہی دہ۔ سوال نمبر

38 جناب زرگل خان صاحب رکن صوبائی اسمبلی، جناب زرگل خان صاحب۔

*38_ جناب زرگل خان: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے کالا ڈھاکہ کے سکولوں کے لئے 2000، 2001 اور 2002 میں

فرنیچر فراہم کیا گیا:

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ہر سال میں ہر سکول کو فراہم کردہ فرنیچر کی تفصیل فراہم کی

جائے نیز یہ بھی وضاحت کی جائے کہ آیا کالا ڈھاکہ کے تمام سکولوں کو فرنیچر فراہم کیا گیا ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ سال 2002 میں ضلع کے سکولوں کے لئے فراہم کردہ فرنیچر کسی مخیر شخص یا

ادارے نے بطور عطیہ فراہم کیا ہے تفصیل فراہم کی جائے، نیز ضلع مانسہرہ کے جن سکولوں کے لئے جو

فرنیچر خریدا گیا ہے اسکی بھی مکمل تفصیل بمعہ سکولوں کے نام اور قیمت بھی فراہم کی جائے؟

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): (الف) 2000 میں کوئی فرنیچر نہیں خریدا گیا۔ 2001 میں فرنیچر خریدا

گیا۔ 2002 میں کسی قسم کا کوئی فرنیچر نہیں خریدا گیا۔

(ب) 2001 میں کالا ڈھاکہ کے جن سکولوں کو فرنیچر فراہم کیا گیا اسکی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ پرائمری مردانہ 64 سکولوں کو 113 کرسیاں دی گئیں۔

2۔ پرائمری زنانہ 30 سکولوں کو 23 کرسیاں دی گئیں۔

3۔ مکتب مردانہ 23 سکولوں کو 23 کرسیاں دی گئیں۔

کل 117 پرائمری سکولوں کو 169 کرسیاں دی گئیں۔

کالا ڈھاکہ کے مردانہ اور زنانہ پرائمری سکولوں جنہیں 2001 میں فرنیچر دیا گیا درجہ ذیل ہیں۔

مردانہ پرائمری سکولز:

دادا بانڈہ، بانجو بانڈہ، دور پائیں، دوڑ میرا، حلیم دادا، جد با، کسی شاتل، کرن سیدان، شاہ ڈگ، سورے

اشاڑے، شادو خان، شنگل دار، سیری کنڈاؤ، شاہ تل، سوربن، تلیر، زیزاری، زنگئے، بسی خیل، برتونی، دارو،

ڈیڑی چچیاں، فقیر آباد، گدگلی، ہریانہ، کانجو، کند بالا، کوہٹ برتونی، پاکبن، صباہے، سیری کوہانی، بسیرن، بورے، بیڑیاں، بلیانی، بمل، بلکوٹ، برار بانڈہ، داربنی، ڈھیری کا کا خیل، گڑھی حسن زنی، گانگٹ، کنڈر تراوڑہ، کوٹکے، کنڈرے، کنہار شریف، خندنگ، کرناہ، کوسلے، کیسر، لاشوڑہ، لونیاں، شاہ کوٹ، تلی سیدان، مرخے، میراکا زئی، ہنگری، نادرے، پیدا تلی، سورمال، تیج گاہ، زنگے، برار شاتل، باری گئے، گبٹ، گیٹو، جڑہ، جگل، جدبہ گڑھی، تلہسر، لیگاتیکا، مارتور، مرکھڑیاں، موری ڈنہ، سورال، سورے کمر، دولاڑے، دارونور، جھنگڑی، مچھرہ، سورمال نکہ، پربیک، چونگ، کلالہ، سورمالے۔

زنانہ پرائمری سکولز: داری حسن زئی، ڈبہ مداخیل، کنڈرے، گوگٹ، چڑا کوٹ، کرمل، میرامد خیل، نیوخیل، کنڈر تراوڑہ، مچھرا، جھنکا سیدان، دوٹکے، کرناہی خیل، ہربے جالبنگ، ڈھیری کا کا خیل، مورانا کا زئی، گیٹو بسی خیل، خندق عزیز، سورے نارنگ، لونیان بسی خیل، مرادو کائی، شنسی تلی، بکوٹ نصرت خیل، کوٹلنے، نصرت خیل، سرکوبہ، سورال، کرنا حسن زئی، چھیڑا برتونی، کنڈر تلی۔

(ج) 2002 میں کسی مخیر شخص یا ادارے نے ضلع مانسہرہ کے سکولوں کا فرنیچر اور عطیہ نہیں دیا۔

ضلع مانسہرہ کے جن سکولوں کو فرنیچر دیا گیا ان کی تفصیل اور فہرست ایوان کو پیش کی گئی۔

ضلع مانسہرہ کے سکولوں کے لئے مبلغ ایک کروڑ تینتالیس لاکھ ستر ہزار پانچ سو اسی (14370580) روپے کا فرنیچر خریدا گیا۔

جناب زرگل خان: مہربانی سپیکر صاحب! سر، دا جوابونہ چہی ئے را کرئی دی جی نو د دی نہ زما مطمئن نہ یم۔ دیکھنی دا اکثر سکولونو نومونہ چہی ئے لیکلٹی دی نو ہغہ د سرہ پہ موقع بانڈی شتہ نہ، سکولونہ نشتہ جی۔ نمبر دو دا دے چہی دلته خہ تقریباً گیارہ بارہ سکولونہ داسی دی چہی ہغہ تہ دا فرنیچر د سرہ نہ دے تلے۔ نو دا زہ گزارش کوم چہی دالست، دا سوال جواب سرہ خصوصی کمیٹی تہ سپرد کرئی یا Concerned کمیٹی تہ۔ د دی بہ پتہ اولگی۔

جناب سپیکر: مخکینہی خو منستیر واورہ کنہ جی۔ جناب ملک ظفر اعظم صاحب۔ خالد وقار صاحب۔

وزیر قانون: جناب سپیکر صاحب! زرگل خان جو ضمنی کوئسچن ہڈو دے بارہ کبئی شتہ نہ۔ خودے وائی چہی خنے سکولونہ د سرہ چہی ہڈو موجود ہی نہیں ہے۔
جناب سپیکر: نشاندہی مطلب دا دے۔۔۔۔

وزیر قانون: نشاندہی، یہاں پر گورنمنٹ نے ایک ذمہ دار اسمبلی کے سامنے Statement بھیجی ہے اور اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ یہاں پر سکولز ہیں۔ اب اگر آپ کو کسی سکول پر اعتراض ہو کہ یہ موقع پر سکول موجود نہیں ہے تو بالکل آپ آفس کے بعد منسٹر صاحب سے مل سکتے ہیں اور ان کو نشاندہی کر سکتے ہیں۔ اگر ایک منسٹر صاحب جب کہ کل آپ نے دیکھا کہ اس نے خود ایک قرارداد نمبر 3 سکول کے واقعہ کے بارے میں پیش کی تو ایسا کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ جب سکول موقع پر موجود نہ ہو اور اسکی وزرات نے انکو، اس پر بہت سارے حکومت کے پیسے خرچ ہوتے ہیں مہینہ وار، تو ان شاء اللہ تعالیٰ ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ اگر آپ نشاندہی کر لیں تو منسٹر صاحب کے ساتھ آپ بیٹھ جائیں اور وہ آپ کو بتادیں گے اگر تسلی آپ کی نہیں ہوئی تو پھر جو بھی مناسب کاروائی ہوگی وہ کر لیں گے

جناب جمشید خان: دے ہم جی منتخب ممبر دے او بنہ ذمہ دار دے نو دے چہی Contradict کوی چہی دا سکول شتہ نہ د سرہ۔ دیکبئی دا دہ مطالبہ دہ چہی کمیٹی تہ ئے حوالے کرائی چہی پتہ اولگی۔

جناب زرگل خان: دا درے سکولونہ داسی دی چہی ہغہ د سرہ موجود نہ دی او دوئی ئے نومونہ ورکری دی جی۔ 18 سکولونہ پکبئی داسی دی چہی ہغہ کبئی د سرہ پوسٹونہ نہ دی Sanction شوہی نو دوئی کرسٹی خنگہ ورکری جی؟ پانچ ، چھ ئے د سرہ غلط لیکلی دی ہلتہ ستاک چہی کوم د کرسو دے ، ہغہ ئے نہ دے بنود لے ۔

جناب سپیکر: شہزادہ صاحب! آپ نے Resign دے دیا ہے اپنے عہدے سے؟

جناب زرگل خان: سر! پہ دیکبئی بلہ چہی دہ دا چہی کوم د مدل او د ہائی سکولونو لسٹ چہی دے ، دیکبئی یو ہم کالا ڈھا کہ کبئی نہ دے Mention کرے۔ نو دیکبئی ئے د سرہ نہ دی ورکری۔ دا کہ کمیٹی تہ حوالہ شی دا نہ چہی د منسٹر

صاحب غلطی دہ، دا خودیپار تمنہ یو مذاق کوی نو دا منستیر صاحب سرہ ہم مذاق کوی۔

Mr. Speaker: No one should be condemned UN heard.

آپ منسٹر صاحب کو سنیں۔ منسٹر صاحب سے تمام وزراء سے اور اس معزز ایوان کے تمام اراکین سے استدعا ہے کہ وہ وقت کی پابندی کریں۔ کل میرے خیال میں ساڑھے نو بجے ضرور آپ یہاں پر مجھے امید ہے تشریف رکھیں گے اور اکتوبر سے میرے خیال میں وقت کا تعین اسمبلی اجلاس کا آغاز دس بجے ہے تو انشاء اللہ پرسوں پھر اسی وقت بتائیں گے لیکن کل کے لئے خصوصی استدعا ہے کہ آپ وقت پر وزیر صاحبان اس کو یقینی بنائیں اور یہ معزز ایوان ہی اس سے پہلے اس پر بہت ساری لاء منسٹر صاحب نے گفتگو کی اور انور کمال خان نے بھی گفتگو کی اور اس حاضری کو یقینی بنانا چاہیے اور ہر مسئلے کو Serious لینا چاہیے۔

وزیر تعلیم: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اجازت دے سپیکر صاحب؟

جناب سپیکر: جی، جی منسٹر صاحب۔

وزیر تعلیم: جناب سپیکر صاحب! د زر گل خان صاحب کو شکریہ ادا کو۔۔۔۔

جناب سپیکر: دلست راتلو خو لہ Explanation او کپڑی چپی لیست ولپی راغلٹی؟ پہ ایجنڈا باندپی ستاسو سوالونہ وو۔

وزیر تعلیم: لیست خو جی د دپی وجے نہ راغلو چپی ہمیشہ د پارہ دا اسمبلی داسپی شروع کپیری چپی ہغہ خو ڊیر نا وختہ وی، یوولس بجپی شروع کپیری، زما پہ دفتر کپینی خہ ضروری کار وو او جی د فنانس یوہ مسئلہ وہ، پہ ہغپی باندپی ایسار شوم۔

جناب سپیکر: د دپی نہ ضروری کار، دا اسمبلی د بزنس نہ زما پہ خیال اولنتی ضروری بزنس اسمبلی دہ۔

(تالیاں)

وزیر تعلیم: کہ چرے دا عادت مونہرہ تہ را کپے شومے وے، کہ دا عادت مونہرہ تہ را کپے شومے وے، د اول سر نہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس آئندہ پابندی ضروری دہ۔

وزیر تعلیم: کہ دا عادت راکرے شوے وے نو داسی بہ نہ وو شوے۔ دے سلسلہ کبھی زہ عرض کوم د زرگل خان صاحب د ضمنی کوئسچن بارے کبھی چھی زرگل خان صاحب او زہ بہ پہ دہی باندھی کبھی نو کہ خومرہ غلط جواب ورکے شوے وی نو باقائدہ چھی چا غلط جواب ورکری وی نو د هغوی خلاف بہ کاروائی اوکرو جی۔

Mr. Speaker: Next.....

قاری محمد عبداللہ: پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: سوال نمبر 183 منجانب جناب بشیر احمد بلور صاحب (Absent)

قاری محمد عبداللہ: پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: قاری عبداللہ بگش صاحب! آپ 'Question Hour' کے قاعدے کی رو سے پوائنٹ آف آرڈر نہیں کر سکتے۔ جب Question hour ختم ہو جائے تو پھر آپ کو پورا موقع دیا جائے گا ان شاء اللہ۔

قاری محمد عبداللہ: ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: سوال نمبر 193 منجانب جناب ڈاکٹر ذاکر اللہ خان صاحب رکن صوبائی اسمبلی۔ (Absent)

it lapses) سوال نمبر 203 منجانب جناب پیر محمد خان رکن صوبائی اسمبلی۔

*203۔ جناب پیر محمد خان: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ میرے حلقے میں مندرجہ ذیل بوائز ہائی سکولز چکلیسر، اوپیل، شوادو، سندوی، گھڑی کنڈو پورن، فیضہ، مارتونگ، پشلور، متوالان، چوگا، شکولئی، کوزپاؤ اور گرلز ہائی سکول الوچ پورن موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ سکولوں میں سے کن کن سکولوں میں سائنس ٹیچرز

موجود ہیں۔ ان کے نام اور مطلوبہ کوائف بتائے جائیں؟

وزیر تعلیم: (الف) جی ہاں یہ درست اور حقیقت پر مبنی ہے کہ آپ کے حلقے میں مذکورہ بوائز ہائی سکولز اور

ساتھ ہی الوچ پورن گرلز سکول واقع ہے۔

(ب) مذکورہ سکولوں میں سے 1- ہائی سکول چکلیسر 2- ہائی سکول اوپل 3- ہائی سکول گھڑی کنڈو 4- ہائر سیکنڈری سکول سندوی 5- ہائی سکول پورن 6- ہائی سکول مارٹونگ 7- ہائر سیکنڈری سکول چوگا 8- ہائی سکول کوزپاؤ 9- ہائی سکول پشلوڑ 10- ہائی سکول تتوالان میں سائنس ٹیچرز کی اسامیاں پر ہیں، ہائی سکول پشلوڑ اور ہائی سکول تتوالان میں سائنس ٹیچرز عارضی طور پر ہائی سکول ڈھیری اور ہائر سیکنڈری سکول شاہ پور میں تعینات ہیں۔ کیونکہ ڈھیری اور شاہ پور میں سائنس سٹوڈنٹس زیادہ تھے اور سائنس مضمون پڑھانے والے (SET) نہیں تھے۔ مذکورہ SET موسم سرما کی تعطیلات کے بعد اپنے متعلقہ سکولز میں ڈیوٹی پر حاضر ہوں گے۔

جناب پیر محمد خان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب! د سوال نمبر 203 د دے "ب" دا جز تاسو اوگورئی، دیکبھی ما لیکلی دی " اگرالف کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ سکولوں میں سے کن کن سکولوں میں سائنس ٹیچر موجود ہیں، ان کے نام اور کوائف بتائے جائیں۔ زما مطلب دا دے چھی پہ کومو سکولونو کبھی چھی سائنس ٹیچر شتہ، د هغوی هغه کوائف او بنائی خکہ چھی د سائنس د استاذانو پوستونہ ئے پہ غیر سائنس ٹیچر بانڈی بند کھی دی نو دے خائے کبھی دوئی هغه کوائف مونرہ نہ دی بنودلی۔ یعنی دے وجہ نہ چھی هغه راز فاش کبھی چھی سائنس ٹیچر دا نہ دے۔ اوس چھی د سائنس ٹیچر نیولپ دے خود سائنس ٹیچر نہ دے، بل سرپی پرپی ناست دے۔ نوزہ وزیر صاحب تہ دا خواست کوم چھی د انکوائری د پارہ دا کمیٹی تہ حوالہ کرائی۔ دیکبھی لاندی نور ہم بیا ضمنی دی خو بہر حال د دے انکوائری د پارہ، چھی دا کمیٹی تہ حوالہ شی چھی انکوائری اوشی چھی پہ کوم کوم سکول کبھی د سائنس هغه ٹیچر چھی د هغه سبجیکٹ سائنس دے، هغه ماتہ او بنائی۔

جناب سپیکر: جناب مولانا فضل علی صاحب۔

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): جناب سپیکر صاحب! ڊیرہ شکریہ جی۔ د سائنس ٹیچرانو بارہ کبھی دا جی پورہ تفصیل ورکیرے شوے دے چھی دے سکول کبھی سائنس ٹیچران شتہ دے جی۔ دا ظاہرہ خبرہ دے جی چھی د سائنس ٹیچران ڊیر کمپی دے او اوس د پبلک سروس کمیشن نہ ہم خہ راغلی دی جی۔ او خہ مونرہ پخپلہ Promote کرل دا 1313 جی۔ نو پہ دیکبھی شانگلپ تہ ہم مونرہ ڊیر ورکھی دی

نو امید دې چې د پیر محمد خان صاحب داسې څه کمې وی په سکولونو کښې، هغه به ان شاء الله پوره شی، او دغه باندې زه وایم چې دے پرے اطمینان اوکړی۔

جناب سپیکر: جناب پیر محمد خان صاحب۔

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب! زما مقصد دا دے چې سائنس خو پرهاولې شی د سائنس ټیچر، آرټس والا ئے نه شی پرهاولې۔ دا ټھیک ده چې سائنس هغه پوست هغه هم ای۔سی۔تی دے۔ او د عام پوست چې کوم دے د انگلش هغه هم ای۔سی۔تی دے۔ لیکن د انگلش ټیچر سائنس نه شی پرهاولې نو په دې وجه زه وایم چې دوئی ماته، چې ماترے کوائف غوښتلې دی کوائف ئے ولې نه دی بنودلې۔ د نه بنودلو صرف دا وجه ده چې د سائنس په پوست ئے سرے شته خود انگلش استاذ دے پرے، د اردو استاد دې پرے، د بل مضمون استاذ دے۔ ځکه زه وایم چې دا کمیټی ته حواله شی۔ نو د بر سکول هغه د استاذ ماته او بنائی چې دا فلانی سائنس ټیچر دے، د هغه Qualification یعنی کوائف چې معلوم وی، د هغه Qualification گورئی چې سائنس ټیچر دے که نه دے نو د دې وجه نه دا کمیټی ته د حواله شی چې په هغې کښې مونږه ته معلوم شی۔

جناب سپیکر: جی۔ جناب حبیب الرحمان خان صاحب، ضمنی کوئسچن دے؟

جناب حبیب الرحمان: دے سلسله کښې دے جی۔

جناب سپیکر: بنه جی۔

جناب حبیب الرحمان: ضمنی دے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ دا ایس ای تی پوستونه زمونږ سره Throughout the province چې کوم دی، نو کم دی۔ سی۔تی استاذان چې کوم څائے کښې زمونږ سره بی ایس سی، ایم ایس سی نو هغه دی۔ اکثر په دغه سی تی پوستونو باندې تعینات کړی دی۔ خو زما ستاسو په وساطت باندې منسټر صاحب ته یو عرض دے۔ دوئی یو Summary Move کړې ده چې دا پنځه شپږ ضلعې دی، بونیر، شانگلہ، هنگو، کوہستان، په دی ضلعو کښې د دوئی چې کوم دے نو فوری طور د ایس ای تی Appoint اوکړی۔ دوئی یو سمری Move کړې ده غالباً د دوئی د وینا مطابق نو چې هغه لږ زر کړی نو تر

ڊيره حدہ پورې به زمونږه د دې Backward Areas د ايس اي ټي دا مسئله حل شى۔ لکه د وټي د وضاحت هم او کړي منسټر صاحب په دې سلسله کښې۔
جناب سپيکر: جى مولانا فضل علي صاحب۔

وزير تعليم: ښه جى۔ څومره پورې چې جى د پير محمد خان صاحب د سوال تعلق دے نو څه حقيقت په دیکښې دے جى خو هغه مجبوري ده جى۔ دهغې وجه دا ده چې د سائنس ټيچران ډير کم دى او کوم استاذ چې ايس اي ټي بهرتى شوې وي نو هغه سائنس سبجیکټ پرهاولې شى۔ هغه زلټ هم د ټولو سکولونو واضع دے۔ په هغې کښې څه داسې مسئله نشته جى۔ خو هغه د مجبورئى د وجه نه هغه ايس اي ټي ته حواله شوې دى۔ که هغه سائنس ټيچر نه وي نو هم، ځکه چې بل استاذ پرهاونکى نه وي۔ سکول کښې موجود نه وي جى۔ او دويم خبره د حبيب الرحمان صاحب چې ده نو دا Summary Move شوې ده او وزير اعلى صاحب ته راغلې هم ده جى، مونږ به اوس دا څو رايے چې کيږي نو دا به District Wise کيږي۔ ان شاء الله زمونږ دا کوشش دے چې سائنس ټيچر نه يو سکول خالى نه وي۔ که هغه 'ميل' دے که 'فيميل' دے۔

جناب سپيکر: ښه جى، صحيح۔ پير محمد خان۔

جناب پير محمد خان: سپيکر صاحب، مولانا صاحب خبره اوکړه۔ ايف ايس سي خو ما پخپله هم وئيلے دے۔ تاسو هم غالباً ايف ايس سي کړے دے۔ آيا د آرټس ټيچر د آرټس ټيچر۔۔۔۔

جناب نور کمال خان: سپيکر صاحب ايف ايس کړې ده۔

جناب پير محمد خان: دوئى ايف ايس کړې ده نو بيا خودوئى ته به پته لگي۔ آيا د آرټس ټيچر د سائنس وړوکى ته پرهاڼى کولې شى؟ چې يو سړى هغه پخپله ايف ايس سي قدرته هم نه وي کړے او ميټرک ئے هم په سائنس کښې نه وي وئيلے، دے د سائنس سټوډنټ ته څنگه سائنس پرهاولې شى؟ چې يو سړى يو شې پخپله وئيلے نه وي۔ که داسې شى بيا خودوئى مونږه دا گريجوټ خلق يو او مونږ به څو دارلعلوم کښې به پرهاڼى کوو۔ کولې شى؟ نو د چا چې کوم سبجیکټ دے دا د هغه فيلډ دے، هغه ئے کولې شى۔ نو دوئى ماته دا تاسو دا سوال خو ماته تاسو نه

اوکرو چي پرهاولي شي که نه شي پرهاولي چي د Non Science Teacher پرهاولي شي که نه شي؟ که دوئي اووئيل چي پرهاولي شي نوزه پرے بيا بل کوئسچن کوم۔

جناب سپيکر: جي داسي، جي منسٽر صاحب۔

وزير تعليم: دا خبره جي، پير محمد خان صاحب، ما مخکيني عرض اوکرو چي دا په سکولونو کيني ڊير کمي دے د سائنس ٽيچرانو جي او دا دن نه دے جي، د پنځو سستو کالونه دا کمي راروان دے۔ مونڙه اوس دا کمي پوره کوواو ڊير زور مو پرے راورے دے۔ سن چهيا نوے 96 نه مسئله شروع وه جي د Promotion د ايس اي تي خو مونڙه ڊير تيزئي سره په هغي باندې کار کړو دا 1313 دا مو Promote کړل۔ نور هم کوشش کوؤ چي هر ځائے کيني مونڙه خپل سبجیکټ له لکه ايس ايس وي، که هيڊ ماسٽر وي او که ايس اي تي دي چي هغه صحيح استاذان ورته ورکړے شي۔ خو د يکيني د فنانس هم څه مشکلات وي مونڙه ته جي۔

جناب سپيکر: پير محمد خان صاحب۔

جناب پير محمد خان: جناب سپيکر! زما خيال دے د ځائے کيني دے خپل جواب کيني په دي دغه کيني تاسو او گورني "هائي سکول پشاور اور هائي سکول تټوالان ميں سائنس سٽوڊنٽس نه هونے کي بناء پر هر دو سکول کے سائنس ٽيچر عارضی طور پر هائي سکول ڏهيري اور هائر سيڪنڊري سکول شاه پور ميں تعينات هيں" عارضی طور پر، يعني دے ځائے نه ئے بوتلے دي۔ هلته دے وائي د يکيني سٽوڊنٽان نه وو۔ سٽوڊنٽان چي کوم ځائے سائنس ٽيچر نه وي نو سٽوڊنٽان پکيني نه وي کنه۔ "يونکه ڏهيري اور شاه پور ميں سائنس سٽوڊنٽس زياده تھے اور سائنس مضمون پڙهائے والے (ايس اي ٽي) نهين تھے" دلته اقرار کوي نو مطلب دا دے چي د سائنس ٽيچر نه دے نو دے ئے نه شي پرهاولي نو چي دلته اقرار کوي او هلته لکه مولانا صاحب اووئيل چي نه وئيلے شي۔ نو زما خو خير زه زيات دوئي نه تنگوله، خودا به اووايم چي دوئي به د سائنس استاذان ماته کله راکري؟

جناب سپيکر: داسي زما په خپل خيال۔۔۔۔۔

جناب پير محمد خان: چي هغه سائنس سبجيڪٽ دي، گريجويشن وي په سائنس ڪنبي،
بي ايس سي وي۔

جناب حبيب الرحمان: هسي جي ديڪنبي دا ٽول سائنس ٽيچرز ڊير زيات ڪم دي خو
دا په سڪولونو ڪنبي خلق سي تي، چي ڪوم هلڪان ايم ايس سي دي، بي ايس سي
دي، ايف ايس سي دي، هغه په سي تي پوسٽونو باندې دي نو هيڊ ماسٽران په
سڪولونو ڪنبي ڊير اڪثر چي ڪوم دي هغه ڪواليفائيڊ دي۔ ايس اي تي خويو
ٽريننگ دے خو Basic ايجوڪيشن چي دے Qualification هغه ايف ايس سي،
بي ايس سي دغه پرهاولي شي او په اڪثر سڪولونو ڪنبي زمونڙ په ڊي
Backward areas ڪنبي اڪثر سي تي استاذان مونڙه Search ڪوو او گورو او
دغه هائي سڪولونو ته راولو، تر ڊير حده پوري خو ڪله نه چي دوئي په ڊسٽرڪٽ
ليول باندې ڪرو ان شاء الله تعاليٰ چي په ڊي Backward areas ڪنبي نو دا
مسئله به تر ڊير حده پوري قابو شي۔

جناب سپيڪر: منسٽر صاحب! مسئله هسي ڊيره گهمبير ده جي، آؤ۔

وزير تعليم: مسئله اصل ڪنبي دومره گهمبير ده، ماوئيل د ڊي وڃي نه دا دا بهرتي
نه دي شوڀي، پنڃه شپڙ وڪالونه جي۔ او د استاذانو انتھائي ڪمے دے جي، ڪه
هغه پي تي سي دي، ڪه ايس اي تي دي۔ نو مونڙه دا ٽول ورڪو جي، هغي د
پاره مورولز هم Relax ڪرل۔ دهغه وجه نه چي استاذ حاضري په هغي ڪنبي
يقيني شي او ڊير انتھائي مونڙه په هغي ڪنبي ڪوشش ڪوو لگيا يوجي۔ اميد ڊي
چي دا به ڊير زور ڪرو شانگلے ته پڪنبي ڪيدے شي چي ورڪرے شوڀي وي۔ نن
هم يولسٽ ماخه راغلي دے ۔

جناب سپيڪر: د بونير جي ٽول سڪولونه بند پرا ته دي۔

وزير تعليم: بونير ڪنبي به هم ڊير ورڪرے شي۔

جناب سپيڪر: Next سوال نمبر۔۔۔۔۔

(قطع ڪلام)

جناب پير محمد خان: آخري، آخري يوجز دي په ڪنبي دي ورڪرے دے جي۔

جناب سپیکر: پیر محمد خان صاحب۔

جناب پیر محمد خان: نہ دا آخری یو کر بنہ وائیم جی۔

جناب سپیکر: پیر محمد خان صاحب۔

جناب پیر محمد خان: مذکورہ ایس ای ٹی موسم گرما کی تعطیلات کے بعد اپنے متعلقہ سکولوں میں اپنی ڈیوٹی پر حاضر ہوں گے "د موسم گرما چھتیا نے ختمے شوہی دی کہ نہ دی ختمے شوہی؟ او آیا دا بہ کلہ راخی دے سکول تہ۔

جناب سپیکر: بس منسٹر صاحب، منسٹر صاحب دا جواب خپل او گورہ آخری چپی کوم لیکلے دے۔ د دہ دا مطلب دے۔ ہغہ وائی چپی دا استاذان اوس خپل خائے تہ راغلی دی او کہ، او۔ تاسو لہر دا جواب او گورئی کنہ۔ آوجی۔ غور پرے کوی انشاء اللہ۔

سوال نمبر 223 جناب وجیہ الزمان خان صاحب۔ (Absent, it lapses)

سوال نمبر 312 جناب مظفر سید ایڈوکیٹ صاحب۔ (Absent, it lapses)

سوال نمبر 327 جناب نثار صفدر خان صاحب۔ (Absent, it lapses)

سوال نمبر 330 محترمہ یاسمین پیر محمد خان صاحبہ، (Absent, it lapses)

سوال نمبر 337 محترمہ فرح عاقل شا صاحبہ۔

*337 - محترمہ فرح عاقل شاہ: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول نمبر 2 پشاور کینٹ میں طالبات کے تناسب سے کمروں کی تعداد نہایت ہی کم ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکول کے کچھ حصہ میں گورنمنٹ مڈل سکول نمبر 1 کینٹ بھی ہے۔

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت گورنمنٹ گرلز مڈل سکول نمبر

1 پشاور کینٹ کو کسی مناسب عمارت میں منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں، وجوہات بتائی جائیں؟

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): (الف) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول نمبر 2 کینٹ میں 9 عدد کمرے ہیں،

طالبات کی تعداد 339 ہے۔ یہ طالبات کل 9 سیکشنز میں تقسیم ہیں۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ج) حکومت گرلز مڈل سکول نمبر 1 کو کسی دوسری عمارت میں منتقل کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔

(1) کینٹ کے علاقے میں ایسی کوئی عمارت موجود نہیں کہ جہاں مذکورہ سکول کو منتقل کیا جاسکے۔

(2) گنجان آباد اور انتہائی قیمتی زمین ہونے کی وجہ سے زمین کا حصول انتہائی مشکل ہے۔

(3) طالبات کا سکول ہونے کی وجہ سے اس کو علاقے سے دور بھی نہیں لے جایا جاسکتا۔

محترمہ فرح عاقل شاہ: تھینک یوسر، شکر یہ جناب سپیکر! سوال نمبر 337 (الف)، (ب)، (ج)، اس میں لکھا ہوا ہے کہ آیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول نمبر 2 پشاور کینٹ میں طالبات کے تناسب سے کمروں کی تعداد نہایت ہی کم ہے۔ اس کے جواب میں لکھا ہوا ہے جی گورنمنٹ گرلز ہائی سکول نمبر 2 کینٹ میں 9 عدد کمرے ہیں طالبات کی تعداد 339 ہے۔ یہ طالبات کل 9 سیکشنز میں تقسیم ہیں سر، میں تو Personally گئی تھی اور میں خود دیکھ کر آئی ہوں یہ 339 نہیں ہیں ان کی تعداد Six hundred سے بھی اوپر ہے۔ اور بچیاں جو ہیں ان کو تو وہ فرنیچر بھی نہیں Provide کیا ہوا، اکثر بچیاں ٹاٹ پر بیٹھ کر پڑھتی ہیں۔ اور دوسرا سوال یہ ہے جی یعنی "ب" کا کہ آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سکول کے کچھ حصے میں گورنمنٹ مڈل سکول نمبر 1 ہے تو یہ ٹھیک ہے یہ لکھا ہوا ہے جی یہ درست ہے۔ اور یہ کہ یعنی آیا حکومت گورنمنٹ گرلز ہائی سکول نمبر 2 پشاور کینٹ کو کسی مناسب عمارت میں منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں۔ جی وجوہات یہ بتائی گئی ہیں کہ گنجان آباد علاقہ ہے۔ نہایت قیمتی زمین ہونے کی وجہ سے زمین کا حصول نہایت مشکل ہے۔ اور طالبات کا سکول ہونے کی وجہ سے علاقہ سے دور نہیں ہو سکتا۔ سر! میں پرنسپل کے پاس خود گئی تھی، انہوں نے Detail میں مجھے بتایا کہ اس کی متبادل عمارت موجود ہے اور کافی بڑی عمارت موجود ہے، مگر پتہ نہیں کیا وجہ ہے سر، کہ اس کے اوپر کوئی بھی ابھی تک Action نہیں لیا گیا؟ اور یہ بات اتنی پرانی ہے سر، کہ اگر میں آپ کو بتاؤں تو شاید آپ یقین بھی نہیں کریں گے کہ پچھلے دس سال سے گیلانی صاحب جاچکے ہیں وہاں پر ہمارے پچھلے ناظم اعلیٰ جاچکے ہیں اور ہر ایک نے Promise کیا ہے۔ اس کا متبادل حل ہے مگر کوئی اس بات کی پروا نہیں کرتا، صاف بات یہ ہے کہ ٹرخانے والا معاملہ ہے سر۔

جناب سپیکر: جی نسرین خٹک صاحبہ۔

محترمہ نسرین خٹک: سپلیمنٹری ہے جی۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری؟

محترمہ نسرین خٹک: سپلیمنٹری ہے جی۔

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ نسرین خٹک: سپلیمنٹری اس سوال کے حوالے سے، یہ جو غلط بیانی سے سوالات کے غلط جواب دیئے

جاتے ہیں، اس کی کیا وجوہات ہیں؟ میرا سپلیمنٹری Simple ہے پر بڑا گہرا ہے Reason کیا ہیں کہ غلط

جوابات دیئے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب۔

وزیر تعلیم: جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کرنی: سر! اسی کے ساتھ میرا بھی ایک چھوٹا سا کونکین ہے جی۔

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کرنی: وہ جواب بھی ہے اور سوال بھی ہے، بات یہ ہے کہ منسٹر صاحب تو بہت

شریف آدمی ہیں اور کام بھی کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: ماشاء اللہ۔

(تالیاں)

محترمہ نگہت یاسمین اور کرنی: لیکن بات یہ ہے کہ ان کے، میرا خیال یہ ہے ایڈمنسٹریشن پر اتنا کوئی

Hold نہیں ہے، کیونکہ ایک تو ان کو غلط جوابات ملتے ہیں۔ دوسرا یہاں سے جیسے کیونکہ مجھے فلور ملا ہے تو

میں ایک چھوٹی سی یہ بات کروں گی کہ فرائنٹیر کالج میں، اور کالج اٹینشن بھی اس پر آرہا ہے کہ دو طالبات

ایسی ہیں کہ ان کی ماؤں نے مجھے Approach کیا کہ بات یہ ہوتی ہے جناب سپیکر! کہ جب ایک بچی کسی

کالج یا سکول میں پڑھتی ہے تو تھرڈ ایئر میں جناب سپیکر! اس کو Preference دینی چاہیے، چاہے نمبر کم

ہوں، لیکن انہوں نے میرٹ لگا دیا ہے اپنی بچیوں کے لئے۔ یہ تو اپنے کالج اور اپنے سکول کی بچیاں ہیں کہ

جو وہاں پر پڑھتی ہیں، اور پھر ان کو وہ کرنا پڑتا ہے، میں نے پہلے بھی یہ کہا ہے کہ منسٹر صاحب نے مجھے لیٹر دیا ہے، لیکن پرنسپل نے اس کو پھینک دیا ہے کہ جی یہ میرٹ ہے۔ تو میں تو یہ پہلے کہہ رہی ہوں کہ ایڈمنسٹریشن پرائیوٹ کا اتنا زیادہ میرا خیال ہے کوئی ہولڈ نہیں ہے۔

وزیر تعلیم: سپیکر صاحب! اجازت ہے؟

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب اجازت ہے۔

وزیر تعلیم: شو مرہ پورے چچی د فرح عاقل شاہ د سوال سرہ تعلق دے جی دے بانڈی نن سحر ہم ما ای دی او سرہ باقائدہ خبرہ کپری وہ۔ کہ چرے دوئی وائی چچی نہ دا 339 نہ دی او دا د دے نہ زیات دی چچی دیکبئی، تعداد پہ ہرہ ہرہ کمرہ کبئی۔ ہسپی د رولز مطابق خہ چالیس طالب علمانو د پارہ یو کلاس روم وی، رولز مطابق دا دی۔ کہ چرے داسپی وی جی نو دوئی سرہ دا وعدہ کوم، دا بہ زہ خپلہ چیک کرم، چاہم دا غلط جواب را کرمے دے د ہغی خلاف زہ اوس نہ د کارروائی اعلان کوم (تالیان) اوس نہ د دے خلاف۔ دویمہ خبرہ دوئی او کپہ چچی دلته ک متبادل بلڈنگ موجود دے۔ کہ متبادل بلڈنگ وی ہغہ بہ ہم مونرہ چیک کرو۔ او واقعی کہ ہغہ ایجوکیشن سرہ وی نو مونرہ بہ ئی ہغی تہ منتقل کرو۔ خو کہ چرے دلته نہ ئی مونرہ منتقلہ وو نو یو خو بہ د اسکول پہ کینٹ کبئی پاتے نہ شی۔ خکہ دا بہ بہر بوتلل غواڑی۔ او دا دی فیملیل، جینکئی دی نو ہغوی تہ بہ بہر تلل ہم گران وی۔ د دے وجے نہ ای دی او ماتہ سحر دا اووے جی۔ چچی ما دا ہر خہ خپلہ چیک کری دی۔ او باقائدہ بنہ تھیک تھاک دا دوارہ سکولونہ پکبئی چلیبری، خہ داسپی مسئلہ پکبئی نشتہ۔ خود دوئی د وینا مطابق کہ چرے داسپی صورتحال وی چچی بل بلڈنگ وی متبادل، او پہ دیکبئی گنجائش نہ وی نو مونرہ بہ ئی ہغی تہ منتقل کرو خو چونکہ دا د کینٹ ایریا دہ جی تاسوتہ پتہ دہ چچی دا ڍیرہ انتہائی قیمتی دہ۔ دلته زمکہ ہم ڍیرہ مشکلہ دہ۔ کہ چرے دوی د زمکے بندوبست کولے شی۔ بیا بہ باقائدہ ہغی د پارہ مونرہ ورتہ او وایو چچی ہغی د پارہ بہ بالکل جوڑ کرو۔

محترمہ فرح عاقل شاہ: Already بلڈنگ ہے مگر اتنی قریب نہیں ہے وہ نو تھیہ Side پر ہے۔ جیسا کہ آپ کہہ رہے ہیں کہ ٹھیک ٹھاک معاملہ چل رہا ہے، معاملہ ٹھیک ٹھاک نہیں چل رہا ہے، اس کو چلایا جا رہا ہے، گھسیٹا جا رہا ہے۔ سر! میں تو خود گئی تھی میں نے خود دیکھا ہے کہ وہ بچیاں کس ازیت میں اور کس مشکل میں پڑھ رہی ہیں۔

وزیر تعلیم: ہاں ہم بھی دیکھیں گے ان شاء اللہ۔

محترمہ فرح عاقل شاہ: ایک ایک کلاس میں ضرورت سے زیادہ ٹھونس گئی ہیں لڑکیاں جی۔

وزیر تعلیم: ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ دا بہ زہ خپلہ او گورم جی۔

جناب سپیکر: پخپلہ۔

وزیر تعلیم: آو، خومرہ پورې نگہت اور کڑئی۔۔۔

محترمہ فرح عاقل شاہ: اور پچھلے دس سال سے یہ معاملہ لٹکا ہوا ہے سر، پلیز اس کا کچھ کریں۔

وزیر تعلیم: د سوال، د هغې تعلق دے جی نو زما خیال دے دا بہ د دوئ خپلہ خپل خیال وی چې اید منسٹریشن طرف تھیک نہ دے یا د دوئ هولڈ نشته، دا د دې خپل یو سوچ بہ وی۔

جناب سپیکر: بنہ جی۔

وزیر تعلیم: آو خومرہ چې د دې د طالباتو یا د چا د نہ دا خلیدو خبرہ دہ نو هغه خو یو واضح میرت دے جی۔ پہ هغې کبني خو دیرے مسئلے جو پیری او خلق کوربت ته ځی بیا په هغې باندي، نو هغې کبني څه۔

جناب سپیکر: صحیح دہ، Next سوال نمبر 341 جناب تاج الامین صاحب (Absent, it lapses)

سوال نمبر 361 مولانا عصمت اللہ صاحب (Absent, it lapses) سوال نمبر 389 سعید گل صاحب

(Absent, it lapse) سوال نمبر 415 جناب جاوید خان مہمند صاحب (Absent, it lapses)

سوال نمبر 427 جناب شاہ حسین صاحب (Absent, it lapses) سوال نمبر 437 جناب عبدالماجد خان

صاحب۔

*437_ جناب عبدالماجد: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

- (الف) آیا یہ درست ہے کہ پی ٹی سی ٹریننگ کے لئے بنیادی تعلیم میٹرک پاس تھی؛
- (ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ موجودہ پالیسی کے مطابق جن افراد نے میٹرک اور پی ٹی سی کا امتحان پاس کیا ہے ان کو بھرتی نہیں کیا جاتا ہے؛
- (ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ موجودہ حکومت نے بھرتی کرنے کے لئے ایف اے پاس افراد کو بھرتی کرنے کا معیار مقرر کیا ہے؛
- (د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کیا حکومت میٹرک پی ٹی سی افراد کو بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر تعلیم: (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے۔

(ج) جی ہاں، یہ بھی درست ہے۔

(د) جی ہاں، پی ٹی سی افراد کی بھرتی کے لئے رولز میں ترمیم چند دنوں میں کر دی جائے گی جبکہ وزیر اعلیٰ منظوری دے چکے ہیں۔

جناب سپیکر: ماجد خان صاحب آپ مطمئن ہیں؟

جناب عبدالماجد: یو سوال پکینپی کوم آو صرف یوہ خبرہ دہ پکینپی۔

جناب سپیکر: د سوال نہ مطمئن ئے کہ د جواب نہ؟

جناب عبدالماجد: د جواب نہ جی، Sorry (تھتھے) زہ مطمئن یم جناب۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: ڊیره مہربانی منسٹر صاحب دے شکریہ ہم نہ ادا کوی، دا او گورہ۔

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب! دے خو مطمئن دے خودا جواب غلط دے۔

جناب سپیکر: جی سوال نمبر۔

وزیر تعلیم: سپیکر صاحب! زہ شکریہ ادا کوم د ماجد لالا۔

جناب پیر محمد خان: دا "ب" جز تا سوا او گورئ۔

جناب سپیکر: سوال نمبر 438 منجانب جناب قاری۔۔۔۔۔

جناب پیر محمد خان: نہ نہ، سپیکر صاحب! د سوال دا جواب تاسو لبر او گورئی، تاسو او گورئی جی۔

جناب عبدالماجد: زہ ترے مطمئن یم۔

جناب سپیکر: هغوې پیش نہ کرو۔

جناب پیر محمد خان: "آیا یہ درست ہے کہ موجودہ پالیسی کے مطابق۔۔۔۔۔" (قطع کلامی)

جناب سپیکر: پیر محمد خان صاحب سوال ئے پیش نہ کرو پھ هاؤس کنبی۔

جناب پیر محمد خان: نہ نہ پیش شوې دے جی۔

جناب سپیکر: نہ دے پیش کرے جی۔

جناب پیر محمد خان: کہ هغه نہ دے نو دا خود هاؤس پراپرتی دہ جی۔

جناب سپیکر: Mover نہ تپوس او کړی۔

جناب پیر محمد خان: نہ نہ Mover ته ضرورت نشتہ۔

جناب سپیکر: نہ جی۔

جناب پیر محمد خان: چہ هاؤس ته راغی تیبل شو نو د هاؤس پراپرتی دہ۔

جناب سپیکر: نہ نہ پیش ئے نہ کرو کنہ۔

جناب پیر محمد خان: نہ نہ مونبرہ ئے پیش کولې شو کنہ، چہ دوی غیر حاضر وے نو بیا تھیک وہ۔

جناب انور کمال خان: هسې دا سوال خود سوال دے جی۔ چہ د هاؤس پراپرتی دہ نو هغی باندي خوهرخوک سوال یا سپلیمنٹری کولې شی۔ هسې خہ خبرہ نشتہ۔

جناب پیر محمد خان: دے حاضر دے پخپله۔ (ب) جز کنبی دے وائی چہ "آیا یہ درست ہے کہ موجودہ پالیسی کے مطابق جن افراد نے میٹرک اور پی ٹی سی کا امتحان پاس کیا ہے ان کو بھرتی نہیں کیا

جاتا۔ دوئی وائی "جی ہاں درست ہے" د دہی مہ مطلب شو۔ د پی تی سی د پارہ Basic qualification میٹرک دے او ہغہی ہم دوئی برہ پہ سر کنبہی دوئی وائی "آیایہ درست ہے کہ پی ٹی سی ٹریننگ کے لئے بنیادی تعلیم میٹرک پاس تھی" دوئی وائی چہی "ہاں درست ہے۔"

جناب انور کمال: د دہی خہ مطلب شو۔

(تہتہہ)

جناب پیر محمد خان: چہی برہ وائی میٹرک پاس وی "یہ درست ہے" او دیکنبہی بیا وائی چہی نہ مونبر نہ شو بھرتی کولہی خکہ چہی دا د دوئی ہغہ موجودہ پالیسی، دا موجودہ پالیسی د دوئی چہی دہ دا خہ بل شے ئے ترے جوڑ کرو چہی ٹریننگ د میٹرک پاس ہلکان باندہی او کرو او اوس ہغوی نہ بھرتی کوی۔ آئندہ بہ اوس نور راخی۔ چہی نور راخی نو د شتہ بہ Overage شوہی وی۔ نو کال لہ بل لہ چہی د ایف اے، بی اے ہغہ کسان راشی دا کسان خوان پرہ شو۔ د دوئی ہغہ حیثیت د ٹریننگ خہ حیثیت پاتے شو۔ دا ٹرینڈ کسان بہ دوئی بھرتی کوی او کہ نہ بھرتی کوی چا چہی ٹریننگ کرے دے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب!

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): زما خیال دے پیر محمد خان صاحب سوال تہ پورا کتلی نہ دی۔ سوال دا دے جی چہی "آیایہ درست ہے کہ پی ٹی سی ٹریننگ کے لیے بنیادی تعلیم میٹرک پاس تھی۔ مخکنبہی وو کنہ جی۔"

جناب سپیکر: آو جی۔

وزیر تعلیم: جی ہاں، یہ درست ہے۔ بیا وائی چہی "آیایہ درست ہے کہ موجودہ پالیسی کے مطابق جن افراد نے میٹرک اور پی ٹی سی کا امتحان پاس کیا ہے ان کو بھرتی نہیں کیا جاتا۔ دا ہم درست دے جی۔ دا خکہ درست دے جی دا یو آر ڈیننس کرے وو گورنر صاحب جی چہی د پی تی سی د پارہ basic تعلیم چہی دے ہغہ بہ ایف اے وی۔ ایف اے بہ شرط وی۔ ہغہی وجہ نہ یر خلق پاتے شوہی وو جی۔ خو مونبرہ اوس Rules relax کرل دہغہی

د ٻاره جي۔ دا اوس شه بهرتي چي د پي تي سي کوؤ نو د ميٽرڪ په بنياد باندې به کوؤ۔

(تالیاں)

جناب پير محمد خان: سپيڪر صاحب! دا رولز چا جوڙ ڪرے وو۔ دا رولز خولا جوڙ شوے نه دي۔ بهرتي خولا شوې نه ده۔ دوئ وائي چي د رولز مطابق لکه مونڙ ايف اے به اخلو۔ رولز ڪله جوڙ شوې دي۔ چي بهرتي نه ده شوې او خلور پينڇو ڪالو ڪبني بهرتي اونه شوہ۔ ماته دے دا رولز اوبنائی چي دوئ به ميٽرڪ پاس نه اخلي۔ هغه رولز کوم دي مونڙ ته دے دلته هاؤس ڪبني پيش ڪري۔

جناب سپيڪر: هغوی اوس وائي چي مونڙه مطلب دا دے په دې باندې ڪار کوؤ۔ منظوري ئے ور ڪري ده۔

جناب پير محمد خان: دوئ خو وائي اوس ڪار کوؤ ڪنہ۔ آئنده به لکه رولز جوڙيڙي او آئنده به بيا پاس ڪيري اسمبلي ته به راڃي۔ Matriculate ٿرينڊ ڪسان چي هغوي مخڪبني ٿريننگ ڪرے دے۔

جناب سپيڪر: افتخار احمد خان جھڙا صاحب۔

جناب افتخار احمد خان جھڙا: د دې وضاحت زه کوم۔

جناب پير محمد خان: چي ڪسان overage شي نو هغه شه فائده شوہ۔

جناب افتخار احمد خان جھڙا: پير محمد خان هم تههڪ وائي او منسٽر صاحب هم تههڪ وائي۔ خبره دا ده چي ٿريننگ د ٻاره basic تعليم چي دے هغه ميٽرڪ دے۔ Appointment د ٻاره چي څنگه دوئ اوئيلے دا ورستو دور ڪبني هغوي دولسم ايسنودے دے لسم په ڄائے جي۔ خو شې دا دے چي ڪه ڪله تاسو ته هائير هغه ملاويڙي، لسم په ڄائے دولسم ملاويڙي يا ڄوار لسم ملاويڙي نو هغې ته Preference ور کوي دوئ جي۔ لکه Basic qualification is Metric هغه خبره د دوئ تههڪ ده خو ڪه لسم وي يا دغه وي ڪنہ جي نو هغه هم صحيح راڃي۔

جناب انور ڪمال خان: جناب افتخار خان وائي چي دوئ هم تههڪ وائي او هغوي هم تههڪ وائي نوزه وایم چي دوئ هم تههڪ وائي۔

(تہقہ)

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب! دوئی لبر وضاحت دے او کھری خکھ چہ۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: پہ تھیک وینا خو هغوې د دې خائے نه پاسیدو او هغې خائے ته

اور سیدو نو که نور تھیک وائی نو بہرته اوخی (تہقہ) سوال نمبر 438۔

جناب پیر محمد خان: دا کوم میٹرک تریند کسان چہ دی، دا بہ دوئی بہرتی کوئی او کہ
نه بہرتی کوئی۔

جناب سپیکر: سوال نمبر 438 قاری محمد عبداللہ صاحب۔ قاری محمد عبداللہ صاحب۔

جناب پیر محمد خان: دا خو د غریبانو د appointment مسئلہ دہ۔ تاسو پہ نیمی کنبی
پریستودہ۔

جناب سپیکر: کوئی جی دارولزر لیکس کوئی۔ پہ هغې باندې کار روان دے۔

جناب حبیب الرحمان: زہ جی وضاحت کوم پیر محمد خان بہ مطمئن شی۔

جناب امانت شاہ: سپیکر صاحب! دا خبرہ ئے واضحہ لیکلے دہ پہ دیکنبی۔ دوئی

لیکلی دی جناب چہ " پی ٹی سی افراد کی بھرتی کے لئے رولز میں ترمیم چند دنوں میں کر دی جائے گی

جبکہ وزیر اعلیٰ منظوری دے چکے ہیں " آسانہ خبرہ دہ۔ پیر محمد صاحب ہسپے ترے نہ

مسئلہ جو رہہ کرې دہ۔

جناب حبیب الرحمن: سپیکر صاحب! د شانگلے د پارہ خصوصاً دا رعایت شتہ،

Already د گورنر صاحب چھتی دہ پکنبی د بونیر د پارہ یعنی دا خو میٹرک پی

تی سی دے او کہ چرے فرض کرہ تریند پی تی سی نہ ملاویری نو ان تریند میٹرک

چہ کوم دے پہ شانگلہ کنبی، پہ بونیر کنبی نہ ملاویری د بی اے، ایم ایس سی

تول راغلی دی۔ یو آر ڈیننس گورنر جاری کرے دے۔ یو روغ نو تیفکیشن هغه

Already موجود دې او ان شاء اللہ مونرہ تہ هڈو خہ مسئلہ نشتہ۔

وزیر تعلیم: د ریکارڈ د درستگی د پارہ وائٹ چپ گورنر صاحب پہ دیکھنی نہ دے ایشو کرے دیکھنی باقاعدہ وزیر اعلیٰ صاحب تہ مونر سمری لیبرلے دہ ہغوہ منظوری ورکری دہ۔ رولز واپس راغلی دی۔ خبرہ د حبیب الرحمان صاحب بالکل تھیک دہ جی۔ خود ا مونر اوس۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: جناب قاری محمد عبداللہ بنگش صاحب۔

*438_ قاری محمد عبداللہ: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع ہنگو کے تعلیمی اداروں میں تقریباً سینکڑوں اساتذہ کرام کی آسامیاں خالی ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ٹل ہائی سکول برائے طلباء و طالبات میں پرنسپلز اور نصف سے زیادہ سائنس ٹیچرز بھی موجود نہیں ہیں؛

(د) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ہنگو میں کل کتنے معلمین و معلمات کی آسامیاں خالی ہیں۔ نیز حکومت ان آسامیوں کو کب تک پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں؟

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے۔

(د) ضلع ہنگو میں خالی آسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

آسامی	مردانہ	زنانہ۔
پرنسپل	05	-
وائس پرنسپل	01	-
ہیڈ ماسٹر / ہیڈ مسٹریس	-	01
ایس ای ٹی۔	51	03
سی ٹی۔	15	03
اے ٹی	10	-

09	16	ٹی ٹی
-	07	قاری
08	10	ڈی ایم
13	12	پی ای ٹی
55	117	پی ٹی سی

حکومت کی حتی الو سعی کوشش ہے کہ خالی آسامیوں کو جلد از جلد پر کر دیا جائے۔

عنقریب مذکورہ آسامیاں بھی پر کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

قاری محمد عبداللہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ سوال نمبر 438 (الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع ہنگو کے تعلیمی اداروں میں تقریباً سینکڑوں اساتذہ کرام کی آسامیاں خالی ہیں؟ جواب یہ کہ ہاں درست ہے۔ (ب) کے جواب میں بھی یہ کہہ رہے ہیں کہ درست ہے۔ تو میرا تو تقاضہ اور مطالبہ Question سے یہی تھا کہ ان آسامیوں پر تفرری اور بھرتی کا باقاعدہ ایک ٹائم بتائیں گے لیکن پتہ نہیں کیا بات ہے، یہ ضلع ہنگو کے حوالے سے چوتھا اور پانچواں سوال ہے جو فلور آف دی ہاؤس پر میں کر رہا ہوں اس سلسلے میں جواب یہی دیا گیا ہے کہ حتی الو سعی کوشش ہے کہ خالی آسامیوں کو جلد از جلد پر کر دیا جائے۔ "جلد از جلد" آگے فرما رہے ہیں "عنقریب مذکورہ آسامیاں بھی پر کرنے کی کوشش کی جائے گی تو گزارش یہ ہے حکومت کی خیر خواہی کے طور پر میں یہ گزارش کروں گا کہ ہمارے ڈسٹرکٹ میں ایسے بھی ہائی سکول ہیں میرے حلقے میں کہ جن میں ایک ٹیچر اس وقت پڑھا رہے ہیں، پورے ہائی سکول میں صرف ایک استاد پڑھا رہے ہیں اور گزشتہ دنوں ان کے والدین اور گاؤں والوں نے باقاعدہ احتجاج کر کے روڈ کو بلاک کر دیا۔ مجھے انہوں نے کہا کہ آپ کہاں غائب ہیں، ووٹ کے لئے تو آپ آئے تھے۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: قاری محمد عبداللہ بنگلش صاحب! کونسچین پہ آپ ڈیبیٹ نہیں کر سکتے۔ اگر اس بارے میں ضمنی کونسچین ہے تو وہ کریں اور اگر آپ مطمئن نہیں ہوئے تو رول 48 کے تحت آپ نوٹس دے دیں تو پھر

اس پہ آپ کو Discussion کے لئے پورا موقع دیا جائے گا۔ آپ اختصار سے، جو انہوں نے جواب دیا ہے اگر اس سے کچھ آپ مطمئن نہ ہوں تو اس کے بارے میں آپ سپلیمنٹری / ضمنی سوال کریں یا بس۔ ہاں۔
 قاری محمد عبداللہ: ٹھیک ہے جناب سپیکر! میں صرف یہی عرض کرتا ہوں کہ میں سوال سے مطمئن نہیں ہوں "جلد از جلد" اور "عنقریب" کے بارے میں ٹائم فریم بتا دیا جائے تاکہ میرے حلقے کے عوام مطمئن ہوں اور یہ کہ وہاں پر جو آسامیاں خالی ہیں، چھ سو سے زائد ہیں مگر یہاں پہ جو آسامیاں بتائی گئی ہیں، وہ تقریباً تین سو پچپن بنتی ہیں۔ تو یہ تعداد اور یہ اعداد و شمار۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: جی مولانا فضل علی صاحب۔ منسٹر فار ایجوکیشن۔

جناب وجیہ الزمان خان: سپیکر صاحب! سپلیمنٹری ہے اگر اجازت ہو۔

جناب سپیکر: اچھا۔ جناب وجیہ الزمان صاحب، ایک سپلیمنٹری ہے تو پھر جواب دیں گے۔ جی۔

جناب وجیہ الزمان خان: شکریہ جناب سپیکر۔ یہ بڑا اہم اور ایک۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: آپ کا اپنا سوال لیٹ آنے پر Lapse ہو چکا ہے۔ تو اسلئے آپ بھڑاس نکالنا چاہتے ہیں۔

جناب وجیہ الزمان خان: نہیں نہیں۔ بھڑاس نہیں نکالنا چاہتا۔

(تہقہہ)

جناب سپیکر: اچھا۔

جناب وجیہ الزمان خان: وہ کبھی کبھی موسم کے مطابق۔ میری سر! ایک گزارش ہے کہ آنریبل ممبر نے بڑا اچھا سوال کیا ہے کہ اکثر سکولز میں اساتذہ بہت کم ہیں یا ایک ہے یا کوئی بھی نہیں ہے یا ایک یا دو ہیں اور وہ بھی حاضر نہیں ہوتے ہیں۔ اس میں Ban کی پالیسی ہے کہ جی اس حد تک Ban ہو گا یا نہیں ہو گا۔ میں آنریبل منسٹر سے یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ جو لوگ اس خیال سے کہ جی کیونکہ Ban ہے اور ہمیں کوئی ٹرانسفر نہیں کروا سکتا تو وہ سکول میں حاضری نہیں دیتے۔ ان کے خلاف Disciplinary action ہونا چاہیے اور Secondly اکثر جگہوں پر سٹاف کی کمی ہے جسکی وجہ سے بیشتر سکولز نہیں چل رہے۔ تو یہ بھی

گزارش ہے کہ نئی بھرتیاں کھولیں۔ لوگ بیروزگار بھی ہیں تاکہ لوگ اس میں Appoint ہوں اور ہمارے مستقبل میں بچوں کی خدمت کرنے کی کوشش کریں اور اس کے بعد اگر مجھے آخر میں اپنا سوال دوبارہ دہرانے کی اجازت دی جائے تو۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: وہ Lapse ہو چکا ہے تو ان شاء اللہ۔

(تہقہم)

جناب خالد وقار ایڈووکیٹ: سپیکر صاحب! زما ہم یو ضمنی کوئسچن دے۔

جناب سپیکر: خالد وقار صاحب۔

جناب خالد وقار ایڈووکیٹ: دیکھنے سے! کوم خالی آسامی چہی دوئی ورکری دی دیکھنے زیادہ تر مردانہ سیتونہ چہی کوم دی خالی دی اولر پکھنے د فیمل دی۔ نو فیمل د پارہ خو مونر دا وائیلے شو چہی یرہ دیکھنے فیمل Available نہ دی یا کوالیفائیڈ خلق نشتہ دے خود سرو معاملہ کھنے جی مطلب دا دے چہی خلق Available دی خو خہ وجہ دہ چہی حکومت پہ دہی باندہی تر اوسہ پورہی Appointment نہ دے کرے او دا سیتونہ ئے دک کری نہ دی۔ آیا دوی سرہ فنڈ نیشتہ آیا دوی پوستونہ Sanction کری نہ دی۔ کہ سری Available نہ دی، کوالیفائیڈ خلق نیشتہ دے۔ خہ وجہ دہ جی؟ اوس ہم دو یقین دہانی نہ دہ ورکریے۔ دوی وائی چہی کوشش کجائے گی۔ یقینی خبرہ دوی اوس ہم نہ دہ کرے جی، دا دوی نہ خہ مشکلات دی جی۔

جناب سپیکر: مولانا فضل علی صاحب، وقت کا تعین بتایا جائے بس۔

وزیر تعلیم: بس دا زما خیال دے مشترکہ خبرہ ہم دغہ دہ ہم د دریو وارو جی۔ نو قاری صاحب خو اووئے چہی زہ د سوال نہ مطمئن نہ یم او دا خبرہ ئے او کرہ جی ستا سو بہ خیال نہ وو ورتہ زما خیال دے دوی مطمئن وو خو خہ جواز ئے کتہ چہی یرہ خہ او کرہ نوہغی د پارہ دا دغہ دے چہی مونرہ تقریباً دے دوہ ہفتے کھنے دننہ دننہ بھرتی کوؤ بل ہنگو تہ خو مونرہ یر ایس ای تہی ورکری دی اوس جی دوی یعنی قاری صاحب بہ نہ وی خبر زہ ولہ خبرور کوم چہی ہنگو تہ مونرہ یر

شے ورکړ ځکه چې هلته ځایونه ډیر زیات خالی وو۔ ایس ای تی مو اوس ورته ورکړی دی۔

جناب سپیکر: او مناسب دا وه د قاری صاحب د اطلاع د پارہ زه دا عرض کوم۔

وزیر تعلیم: څومره پورې جی چې د قاری صاحب دغه خبره ده چې زما په سکول کښې یو ټیچر پاته دے چې هائی سکول کښې جی سپیکر صاحب! چې څومره پورې د قاری صاحب دغه خبره ده چې زما په سکول کښې یو ټیچر پاته دے نو زه جی ډیر افسوس سره دا خبره کوم چې زمونږ آنریبل ممبران به راتلل او ترانسفرز به ئے کول۔ وزیر اعلیٰ صاحب ورله Relaxation ورکړو۔ او یو لوی مصیبت جوړه وه جی۔ په زرگونو باندې استاذان ترانسفر شول۔ دا چا خیال نه دے کړے چې یره دا سکول suffer کیږی او که نه سفر کیږی۔ د بونیر نه جی هغه بل ورځ مونږ ته یو جرگه راغله ملاکنډ نه هم جرگه راغله۔ هغه خلقو دا احتجاج کوو چې مونږ سرک بلاک کوو ټولو استاذانو چې کوم راغلې وو د هغوی چھتیاو نه مخکښی لارل جی، نو زه دا ډیر مهربانی سره خواست کوم جی ایوان ته چې کم از کم د استاذانو ترانسفر چې دے نو دا جی چې څنگه رولز دی په مارچ کښې د هغې په بنیاد باندې کول پکار دی۔ دا ټول سکولونه سفر کیږی مونږ خود استاذ فکر د ټولونو اول او هغې نه زیات فکر به خپلو بچو هم ساتو۔

جناب سپیکر: وجیه الزمان صاحب! سوال دا دے چې څوک ډیوتی نه کوی نو د هغې خلاف ایکشن اغستل پکار دی۔

وزیر تعلیم: د هغوی خلاف هم مونږه ایکشن اخلو او ددوی د پارہ مونږه رولز هم Relax کړه چې یو سړی ته پخپل یونین کونسل کښې، یونین کونسل وائز چې کوم بهرتی کوو دغه مقصد د پارہ چې استاد available وی۔ هغه د استاد حاضری هغې نه وی خود دغه زه خواست کوم جی چې د ترانسفر دے چکر نه مونږه اوباسئ۔ نو دا کلونو به نه خالی کیږی۔

قاری محمد عبداللہ: جناب سپیکر! چونکه یہ سوال میرا ہے۔

جناب سپیکر: اچھا یہ اب آپ کا نہیں رہا۔ یہ اس ہاؤس کا ہے۔ آپ صرف Mover ہیں۔

قاری محمد عبداللہ: نہیں ایک چیز بل اصل ہوتی ہے۔ اور ایک بلواسطہ۔

جناب سپیکر: وجیہہ الزمان صاحب! ددی نہ ورستو تا سو تہ موقع درکوم۔

قاری محمد عبداللہ: چونکہ بل اصل یہ سوال میرا ہے اور میرے واسطے سے سارے ممبران اس پر discussion کر سکتے ہیں تو میرا مقصد یہ ہے کہ ہمارے منسٹر صاحب فرما رہے ہیں کہ قاری صاحب کو پتہ نہیں ہے اگر مجھے پتہ نہیں ہے تو اپنے علاقے کے سکولوں کے بارے میں یہ سوال کیوں کرتا؟ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ مجھے جس قدر احساس ہے اس کا اندازہ مجھے ہے اور میرے اللہ کو ہے، میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ جو اساتذہ انہوں نے وہاں پہنچے ہیں، وہ بالکل کم ہیں اور یہ کہ اس سے ہمارا مسئلہ حل نہیں ہوتا۔ اور یہ جو میں عرض کر رہا ہوں پورے ہائی سکول میں ایک ٹیچر باقی ہے۔ اور فرما رہے ہیں کہ جو ابا آپ نے ٹرانسفر کئے ہیں۔ تو میں نے لکھ کر دیا تھا منسٹر صاحب کو کہ میری اجازت کے بغیر کسی کی ٹرانسفر نہ کی جائے۔ یہ تحریری طور پر جناب منسٹر صاحب کے پاس میری درخواست موجود ہے لیکن اس کے باوجود بنوں کے اساتذہ کو ٹرانسفر کر دیا گیا۔ پتہ نہیں کیوں؟ اس طرح سے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: قاری عبداللہ بنگش صاحب! اگر آپ مطمئن نہیں ہیں تو میں نے آپ کو بتا دیا ہے کہ آپ رول 48 کے تحت نوٹس دے دیں وہ تو منسٹر صاحب نے کہہ دیا کہ ہم نے Appointments کی ہیں اور ہم مزید اس پہ یعنی مطلب ہے کارروائی کر رہے ہیں تو اگر آپ اس سے بھی مطمئن نہیں ہیں تو مطلب یہ ہے کہ۔۔۔۔۔

قاری محمد عبداللہ: نہیں۔ میں جناب وقت نہیں لیتا لیکن یہ وضاحت تو ضرور کروں گا کہ کرک کے اساتذہ کو ظفر اعظم صاحب نے ٹرانسفر کروایا۔ کیوں ٹرانسفر کروایا جب میری تحریری اجازت کے بغیر انہوں نے یہ کام کیا ہے۔ تو سکول تو وزراء نے خالی کرائے ہیں، اب ہمارے اوپر نزلہ بھی ڈال رہے ہیں یہ لوگ۔

ملک ظفر اعظم (وزیر قانون): میرا پوائنٹ آف آرڈر ہے سر!

جناب سپیکر: یہ personal explanation ہے پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔

وزیر قانون: جی ہاں، Personal Explanation۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر قانون: جناب قاری عبداللہ صاحب نے جو کہا وہ بالکل اور سراسر غلط ہے جی، ایک بات یہ ہے کہ میں تو ماسٹرز حضرات میں بالکل دلچسپی نہیں رکھتا جو کہیں بھی تبدیل ہوں کہاں ہوں، کہاں پہ بھی نہیں ہوں۔ میں ماسٹروں میں نہیں پڑتا۔ نمبر 1،۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا، اچھا۔

وزیر قانون: نمبر 2۔

جناب سپیکر: بس ہو گیا نا۔

وزیر قانون: نہیں جی، ابھی میں عرض کرتا ہوں۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹرانسفر کے بارے میں آپ نے بات کر دی کہ میں اس میں دلچسپی نہیں لیتا۔

وزیر قانون: بالکل دلچسپی نہیں ہے۔ باقی رہا یہ سوال کہ وہاں پر جو لوگ ہیں وہ ان لوگوں کی Discrimination کی وجہ سے بہت تنگ ہیں، جو ہمیں بہت ہی دباتے ہیں۔ پھر اس میں گورنر صاحب کا ایک ڈی اولیٹر آیا تھا۔ ڈائریکٹو آئی تھی کہ ان کو ٹرانسفر نہ کریں لیکن وہاں جو Discrimination ان کے ساتھ ہوتی ہے۔ ہمارے لوگوں کیساتھ حد کی ہے ادھر آئے ہوئے ہیں۔ یہ ادھر نوکری کرتے ہیں فلاں کرتے ہیں۔ وہ خود پھر جان مارتے ہیں کہ ہمیں تبدیل کیا جائے۔ لیکن ماسٹر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی منسٹر صاحب نے ان مشکلات کو مد نظر رکھتے ہوئے یونین کو نسل کی سطح پہ بھرتی کا فیصلہ کیا ہے۔ تو میرے خیال میں مزید اس پہ بحث مباحثے کی ضرورت نہیں ہے۔ جی، وجہ الزمان صاحب۔

قاری محمد عبداللہ: یہ فرما رہے ہیں کہ اساتذہ ہم نے وہاں یہ Adjust کئے ہوئے ہیں تو پھر یہ خالی آسامیاں یہاں یہ کیوں بتائی گئی ہیں؟

جناب سپیکر: وہ پر کر رہے ہیں، پر کر رہے ہیں وہ۔

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر صاحب! مولانا صاحب خبرہ صحیح دہ کنہ۔ خکہ چھی مستر صاحب وائی چھی مونبرہ ہلتہ کبھی کسان بھرتی کرے دی۔ لیگلے دی۔ دلنہ ہاؤس تہ چھی راغلے دی 117 پی پی تی سی۔

جناب سپیکر: سوال مخکبھی شوہی وواو بھرتی دوی کرے دی کنہ۔ سوال مخکبھی شوہی دے بھرتی ئے اوس کرے دی۔

جناب پیر محمد خان: نہ داد دی ہاؤس نہ ورستوئی او کرل کنہ دوی ہاؤس کنبی اوس ناست دی۔ ہاؤس کنبی خو خالی ایخودے مونبرہ تہ۔ پکار دادہ چپی دوی بھرتی کرے وے، پروں بہ ئے دامونبرہ تہ چپی دے دا ایجنڈا پروں تقسیم شوپی دہ۔ پروں بہ ئے داشو کرے وو چپی دا خالی اوس نہ دی دا پرشوپی دی۔ مونبرہ تہ خو پروف داراغی چپی دا خالی دی۔ ہاؤس تہ راغلی۔ داریکار د۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی وجیہہ الزمان صاحب۔

جناب وجیہہ الزمان خان: جی شکریہ سپیکر صاحب۔

جناب پیر محمد خان: نو دا ددوی دا Written جواب صحیح دے کہ د منسٹر صاحب

صحیح دے؟

جناب سپیکر: جی

جناب وجیہہ الزمان: ہم آزیبل منسٹر کے اس فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہیں کہ جتنی نئی بھرتیاں ہو گئی، یونین کو نسل لیول پہ ہو گئی تو ایک اچھا فیصلہ ہے۔ ابھی آزیبل منسٹر نے کہا کہ ٹرانسفر سے جان چھڑادی جائے۔ تو اس میں میری گزارش یہ ہے کہ جتنا ٹرانسفرز میں ہاتھ ڈالیں گے اتنا ہی وہ ٹیکینکل ہوتا جائے گا، اتنی ہی پریشانی بنتی جائے گی۔ لہذا اس کو، ڈسٹرکٹ گورنمنٹ Already function کر رہی ہیں اور میں یہ نہیں کہتا کہ ان کو پورا اختیار دے دیں بلکہ ایجوکیشن کی ایک ٹرانسفر پالیسی ہے کہ کس طرح Transfer کی جانی چاہئے۔ اس پالیسی کو Strictly observe کیا جائے اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹس سے کہا جائے کہ وہ Within ڈسٹرکٹس جتنی Transfer ہیں۔ ان کو اسی پالیسی کے مطابق کریں۔ Ban لگانے سے بھی مسئلہ حل نہیں ہوتا اور Otherwise جتنی بیچ میں سیاسی Interference ہوگی۔ بچوں کی ایجوکیشن کو نقصان ہوگا۔ اگر خالی پوسٹ ہے تو اس پر Order، ای ڈی او کا اختیار ہونا چاہیے ورنہ منسٹر ہوں یا نہ ہوں ای ڈی او کو خود اختیار ہونا چاہئے۔ اگر Mutual transfer ہے۔ اس پر بھی ای ڈی او کو اختیار ہونا چاہئے۔ لیکن ساتھ ساتھ یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ آیا ان کا Tenure پورا ہے یا نہیں ہے۔ ایک پالیسی ہے جو کہ وضع کی گئی ہے۔ اگر Strictly اس پر عمل درآمد ہو تو یہ پریشانی ختم ہو سکتی ہے۔ اور اب چونکہ یہاں پر Ban ہے اور پھر Ban کی Relaxation ہے۔ جب ایک کی Relaxation ہوتی ہے تو پھر ہمیں بھی

کرنی پڑتی ہے، تو پھر ہم وہاں سے درخواستیں دیتے ہیں اور ایک چھوٹی Transfer کے لئے بھی ہمیں پشاور بھاگنا پڑتا ہے۔ تو میری آنریبل منسٹر سے یہ اپیل ہے کہ Transfers کو ڈسٹرکٹ لیول پر بھیج دیں اور Ban کی بھی کوئی ضرورت نہیں ہے، Strictly policy کو Follow کریں تو آپ کے کافی مسائل حل ہو جائیں گے Thank you۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب۔

قاری محمد عبداللہ: سپیکر صاحب! اس کے لئے جناب منسٹر صاحب ٹائم فریم اگروے دیں۔

وزیر تعلیم: ٹائم فریم خود منسٹر صاحب سے لے کر دو ماہ خیال دے چہ دو ماہ پوہہ نہ شو۔
جناب سپیکر: جی۔

وزیر تعلیم: دا خود مونبرہ پہ دوہ یا درے ہفتو کسبہ دننہ دننہ کوؤ جی دا ہول Transfer کوؤ۔

جناب سپیکر: صحیح شوہ جی۔ Next سوال نمبر 497 جناب فیصل الزمان خان صاحب (absent, it lapses)۔ سوال نمبر 511 محترمہ نسرین خٹک صاحبہ۔

(تالیاں)

*511۔ محترمہ نسرین خٹک: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے محکمہ تعلیم میں ایک ٹاسک فورس تشکیل دی ہے;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ فورس میں کسی خاتون ممبر کو شامل نہیں کیا گیا ہے;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کیا حکومت خواتین اراکین اسمبلی کو مذکورہ

ٹاسک فورس میں شامل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): (الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں یہ بھی درست ہے۔

(ج) ٹاسک فورس کی تشکیل جنس کی تخصیص سے نہیں کی گئی ہے۔ بلکہ اس میں شامل تمام ممبران اپنے اپنے دائرہ کار میں نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ جس کی بنا پر ان کو اس ٹاسک فورس میں شامل کیا گیا ہے۔ البتہ شریعت ایکٹ کے تحت تعلیمی کمیشن کی تشکیل میں خواتین کو بطور ممبر شامل کیا جائے گا۔

محترمہ نسرین خٹک: شاید آپ ڈیسک بجانا بند کر دیں گے۔ جب آپ اس سوال کے بارے میں میرا جواب سنیں گے۔ جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جواب نہیں، ضمنی کو سچن کرنا چاہئے۔

محترمہ نسرین خٹک: سوال نمبر 511، (الف)، (ب) و (ج) میں اس جواب سے بالکل Satisfied نہیں ہوں، یہ سوال ٹاسک فورس برائے ایجوکیشن کے بارے میں تھا۔ ایک طرف تو حکومت بار بار یہ کہتی ہے اور International delegations کو بھی، کہ ہم خواتین کی ایجوکیشن کے لئے بھر پور اقدامات اٹھائیں گے۔ ایک منٹ کے لئے چلیں میں یہ مان بھی جاتی ہوں، سپیکر صاحب! آپ ضرور دیکھیں۔ پہلے مجھے آپ نے دو منٹ کا ٹائم نہیں دیا تھا تو ذرا دو منٹ ابھی دے دیں جی۔ لیکن ٹاسک فورس میں میرا سوال یہ تھا جس کا غلط جواب آیا ہے۔ میں نے یہ کہا تھا کہ ایجوکیشن کے لئے ایک ٹاسک فورس بنی ہے، اس میں خواتین شامل ہیں۔ جواب آیا ہے نہیں۔ پھر میں نے سوال کیا کہ کیا حکومت یہ ارادہ رکھتی ہے کہ اسمبلی کی خواتین ممبران کو اس ٹاسک فورس میں شامل کیا جائے گا۔ تو جواب جو ہے میرے خیال میں ایک عجیب و غریب جواب ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اس ٹاسک فورس میں جو بھی ممبران شامل کئے گئے ہیں۔ خواتین کی عدم موجودگی میں وہ سب میرٹ کے حوالے سے شامل کئے گئے ہیں۔ البتہ شریعت ایکٹ کے حوالے سے خواتین کو اس ٹاسک فورس میں شامل کیا جائے گا۔ جناب سپیکر صاحب! آپ ان الفاظ پر غور فرمائیں۔ وہ پھر بھی یہ کہہ رہے ہیں کہ ٹاسک فورس میں جو بھی مرد حضرات شامل کئے گئے ہیں۔ وہ میرٹ کے، کیا وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ صوبائی اسمبلی میں جو خواتین شامل ہیں ان کا میرٹ نہیں ہے۔ (تالیاں)

I have yet to complete please, let me complete, please let me complete jee. I have yet to see a more gender insensitive.

. (Interruption)

جناب سپیکر: میرے خیال میں اگرچہ آپ پر کوئی پابندی نہیں ہے لیکن اگر اردو میں بات کریں تو ہاؤس کو آسانی ہوگی۔ نہیں کوئی پابندی نہیں ہے۔ بالکل۔

محترمہ نسرين خٹک: تو یہ میرا حق ہے کہ میں انگریزی میں بات کر لوں۔

جناب سپیکر: میں تو یہ کہتا ہوں کہ پابندی نہیں ہے۔

محترمہ نسرين خٹک: چلیں یہ میں، آپ کا یہ احترام کر کے دیکھیں Gender insensitive یہ ٹاسک فورس ہے، اس میں خواتین کو بالکل شامل نہ کرنا یہ ہمارے Usurp Rights کرنے کی بات ہے۔ اور اب میں اردو میں بھی کہتی ہوں کہ جب یہ جواب آیا ہے کہ البتہ خواتین کو شامل کیا جائے گا تو اسمیں بھی ایم پی ایز خواتین کو مشنٹی قرار دیا گیا ہے۔ I am very disappointed تو اس قسم کے جوابات سے انحراف کیا جائے۔

جناب سپیکر: بشیر احمد بلور صاحب!

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! میں انکی باتوں کو Endorse کرتا ہوں۔ او زہ دا خبرہ عرض کومہ چپی زمونرہ د خوندمے او دوی چپی دلته کنبی ناست دی نو دا تہول Educated دی۔ گریجویٹ دی نو دی او دوی تہ دا لیکلی غوارپی چپی شریعت کے

تحت ان کو شامل کیا جائے گا۔ Whether they are not capable for that. They all are capable for that. They should have been given membership in this task Force. منسٹر صاحب لیکلی دی چپی "ٹاسک فورس کی تشکیل جنس کی تخصیص

نہیں بلکہ میرٹ" نو دا تہول پہ میرٹ باندپی نہ پورہ کیہے (تالیاں) نو پکار دا دہ چپی پہ دیکنبی Ladies ہم دا حق چپی پہ تاسک فورس کنبی Ladies ہم شامل دی۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب، مولانا فضل علی صاحب۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کزئی: جناب سپیکر صاحب! ایک چھوٹی سی بات کہنے کی اجازت چاہتی ہوں کہ خواتین کے لئے یہ ہے کہ حضرت عائشہؓ جو ہیں ان سے ہزاروں کی تعداد میں احادیث مروی ہیں۔ انہوں نے جو بیان فرمائی ہیں۔ اگر حضرت عائشہؓ ان احادیث کو نہ بیان فرماتیں اور اس کے علاوہ۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: زر گل خان! آپ بیٹھ جائیں۔ فلور میں نے نگہت اور کزنئی کو دیا ہے۔
محترمہ نگہت یا سمین اور کزنئی: اس کے علاوہ آپ خواتین کو دیکھ لیں بار بار اس اسمبلی کے فلور پر ہمارے
بہت سے آنریبل منسٹرز اٹھتے ہیں اور یہ بات کرتے ہیں کہ بلدیات کے منسٹرز اٹھتے ہیں اور وہ یہ کہتے ہیں۔
عورتوں کو ہم نمائندگی نہیں دے سکتے ہیں۔ وہ پہلے ہو چکی ہیں۔ ابھی انہوں نے شریعت کو، آپ مجھے
شریعت کو، میں رول 48 کے تحت اس پر بحث کے لئے اجازت چاہتی ہوں تاکہ شریعت ایکٹ صحیح طریقے پر
ہم پر واضح کر دیا جائے۔ اور ہم اس پر بحث کر سکیں کہ کونسی شریعت ہے۔ کیا شریعت نے ہمیں کوئی حقوق
نہیں دیئے ہیں۔ ہمیں تو ہر قسم کے حقوق دیئے ہیں۔

جناب سپیکر: بس معاملہ ختم! آپ نے رول 48 کے تحت نوٹس دے دیا ہے اب تو مسئلہ ختم ہو گیا سوال نمبر
512 جناب۔۔۔۔۔

(مداخلت)

قاری محمد عبداللہ: جناب سپیکر صاحب! زما سپلیمنٹری دے۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: د Rules 48 لاندی یئے نوٹس ور کپرو۔ دا بہ بیا راخی او پہ دہی بہ
Full debate کیبری۔ Discussion بہ پرے کیبری تا سو بہ بیا حصہ اخلے Rule-48
لانڈی یئے نوٹس ور کپرو۔ Rule 48 آپ پڑھ لیں۔ انہوں نے نوٹس دے دیا ہے۔
محترمہ فرح عاقل شاہ: میں یہ کہنا چاہو گی کہ نسرین خٹک نے جو بات کی ہے، اس میں بہت زور ہے۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: انہوں نے نوٹس دے دیا ہے۔ اس پر Detail سے Discussion ہوگی۔
محترمہ فرح عاقل شاہ: اس پر Detailed discussion ہونی چاہئے۔ کیونکہ شریعت نے عورتوں کو
حقوق دیئے ہیں۔

جناب سپیکر: Rule 48 کے تحت اس پر Discussion ہوگی۔ سوال نمبر 512 جناب امیر زادہ خان۔

*512_جناب امیر زادہ: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ڈل سکول بیون کالام، انکسر کالام ڈل سکول کالام کے مدین اور ڈل سکول کیلاگرام دہلی کی عمارتیں کافی عرصہ سے بند پڑی ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ان سکولوں کے لئے زمین مفت فراہم کی گئی تھی؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت معاہدے کے تحت محکمہ تعلیم زمین کے مالکان کو درجہ چہارم کی ملازمتیں دینے کا پابند ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت مذکورہ سکولوں کو اسٹاف مہیا کرنے کے سلسلے میں کیا اقدامات کر رہی ہے؟

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): (الف) جی ہاں! درست ہے۔

(ب) جی ہاں! درست ہے۔

(ج) جی ہاں! درست ہے۔

(د) مذکورہ مکمل شدہ سکولوں کی آسامیوں کی منظوری کے لئے PC-IV زیر کاروائی ہے۔ اسٹاف کی منظوری ہونے پر موجود پالیسی کے مطابق آسامیاں جلد ہی پر کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

جناب امیر زادہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب! زہ د دی جواب نہ بالکل مطمئن نہ

یمہ دے رومی جز کبھی دوی وائیلی دی چھی یرہ، جی ہاں یہ درست ہے۔ کافی عرصے سے

بند ہے۔ دوی لیکلی دی۔ جی ہاں درست ہے۔ نہ تے تائم خود لے دے چھی دخومرہ وخت

نہ بند دی۔ زما د علم مطابق د او اتو کالو نہ دغہ سکولونہ بند دی۔ بیا پہ دی

دویم جز کبھی ما وائیلی دی چھی۔ دے سکولونو تہ زمکہ مفت ورکری شوپی

دہ۔ داسپی یو کیس دے چھی دیو غریب سپری پنخہ کنالہ زمکہ وہ خلور کنالہ یے

د سکول د پارہ ورک رہ۔ او دغہ تے پنخہ کال دے د سکول خوکیداری ہم کوی او

نوکری ہم نیشته او سکول بندے دے۔ جناب دغہ جوا بات چھی دوی کوم ورکری

دی۔ دوی خالص مذاق اراؤ کرے دے۔ د پی سی فور لاندی۔۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: حبیب الرحمن خان! تاسو کبھی هغوی Already په فلور باندي دی۔

جناب امیر زاده: د دي PC-IV under consideration دے۔ چي د اتو کالونه PC-IV under consideration دے نو آخر دا خو ډیر ظلم او زیاتے دے۔ د خلقونه ئے زمکے نیولی دی۔ د ماشومانو تعلیم متاثره کیږی۔ زما په حلقه کبھی دولس مډل او پرائمری سکولونه دی۔ چي هغه بند پراته دی۔ منسټر صاحب د صحیح ټائم ټیبل اوبنائی او مطمئن جواب دے راکړی او داخو زه وایمه چي دوی زمونږه استحقاق مجروح کړے دے۔ دغه قسمه کوم جوابات چي مونږ له ئے راکړی دی۔

جناب سپیکر: جی حبیب الرحمن! مرید کاظم صاحب۔

جناب حبیب الرحمن: دا مسئله د ټولې صوبې ده او زما په دي سلسله کبھی دا عرض دے۔ چي زمونږه محکمه تعلیم د کلاس فور Individual 6 لاندي، په هر ځائے کبھی ډیر مډل او هائی سکولونه جوړ شوي دي۔ او 1992, 1994 سکولونه دی۔ او د زمکو په انتقالاتو کبھی دهغې Mutation نه دے شوې دغه دومره مسئله دی۔ مهربانی دے او کړی او محکمه تعلیم د یو طریقہ کار رائج کړی۔ چي کلاس فور لاندي هغوي ته نوټس ورکړی او دهغوي د پټو ډیر لږ لږ قیمت دے چي په کروړونو روپي مونږه په سکولونو باندي لگوو نو دهغه پټی پیسې چي کوم خلق نه جوړیږی۔ نو هغوي له دغه Sixth and eleven class IV دا درے واپره ورکړی او دا هم Lengthy procedure دے۔ د دي د پاره دے طریقہ کار هم لږ Short کړی۔ چي مسئله د ټولې صوبې حل شی۔ دا مسئله په ټوله صوبه کبھی دے۔

جناب سپیکر: مرید کاظم صاحب۔

سید مرید کاظم شاه: جناب سپیکر صاحب! یہ بہت ہی اہم مسئلہ ہے۔ پالیسی اور معاہدے کے تحت سکولوں میں کلاس فور لگائے جاتے ہیں۔ میں نے منسٹر صاحب سے بہت سی درخواستیں Land owners کی لکھوائی ہیں لیکن کوئی حکمہ اسے Implement نہیں کر رہا۔ وہ Direct آدمی بھرتی کر رہے ہیں۔ اور انہیں کوئی پرواہ نہیں ہے۔ اس پر منسٹر صاحب ایک واضح پالیسی دیں۔ ان کے خلاف Action لیا جائے۔ اور ان لوگوں کو ضرور، جو سکول ہمارے بند پڑے ہیں۔ بعض لوگ کورٹس چلے گئے ہیں تو یہ چیز بند

کرنی چاہئے۔ (تالیاں) اور ان کو حق دیا جائے کیونکہ انہوں نے قیمتی زمینیں دی ہیں۔ ان کو ایک کلاس فور جو Contract پر ہوتا ہے۔ اگر وہ بھی نہ ملے تو یہ بہت زیادتی ہے۔

جناب شاہ راز خان: سپیکر صاحب!

محترمہ رخصانہ بی بی: جناب سپیکر صاحب زما سپلیمنٹری دہ۔

جناب سپیکر: دا گورہ معزز ارکین صوبائی اسمبلی تہ درخواست دے چہی تاسو سپلیمنٹری پہ سوال کبھی دننہ کولہی شہی۔ دا Fresh information غواہی۔ او دغہ غواہی نو مطلب دادے زما دا درخواست دے چہی۔ پہ کوئسچن دننہ تاسو ضمنی سوال کولہی شہی۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: جناب مظہر صاحب!

جناب مظہر علی قاسم: شکریہ جناب سپیکر۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: Short کریں Supplementary question اس کے بارے میں۔

جناب مظہر علی قاسم: جناب! اس کے بارے میں ہے۔ جز "ج" کے بارے میں انہوں نے لکھا ہے کہ معاہدے کے تحت محکمہ تعلیم زمین کے مالکان کو درجہ چہارم کی ملازمتیں دینے کا پابند ہے۔ تو جناب والا! میں یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں پر جن لوگوں نے زمینیں دی ہیں اور ان کو ملازمتیں نہیں دی گئیں تو اس سلسلے میں حکومت کیا کر رہی ہے؟

جناب سپیکر: جی، شاہ راز خان۔

جناب شاہ راز خان: زما گزارش پکبھی دا دے چہی کوم یو خود اسپی دی چہی پہ سکولونو کبھی خو کیداران دی او د هغوہ Postings نہ کبھی۔ زمکہ ئے ور کپہی دہ او هغوہ پرے Postings نہ دے شوہی۔ بلہ داسپی دہ چہی سکول لہ ئی زمکہ ور کپیدہ او بلڈنگ جوہ شوہی دے۔ خو کیدار پرے تنخواہ اخلی او ماشومانو تہ پکبھی سبق نہ بنو دلے کبھی پہ هغہی کبھی پوستونہ شتہ او نہ پکبھی ماشومان راخی او تش سکولونو باندہی خرچہی راخی۔ زمونہرہ حلقہ کبھی داسپی سکولونہ

شته نو چي منسٽر صاحب دهغي د پاره خه پاليسي وضع كړي او دهغي هم بندوبست اوشي۔

جناب سپيكر: محترمہ رخصانہ بي بي۔

محترمہ رخصانہ بي بي: سر په ديکبنې دا سپليمنټري کونسچن دے په ديکبنې دوی جواب ورکړے دے چې آيا بهي درست ہے که حکومت معاہدے کے تحت محکمہ تعليم زمين کے مالکان کو درجہ چہارم کی ملازمتیں دینے کا پابند ہے۔ دوی ليکلی دی چې جي ہاں یہ درست ہے۔ دا دوی بالکل غلط ليکلی دی۔ اوس دا پاليسي دوی ختمہ کړيدہ۔ زمونږہ په شبقدر دسترکت چار سده متہ کبنې د مډل سکول د Up gradation د پاره 26 لاکھ روپي مختص شوې دی۔ هلته کبنې زمکه هم شته خو چې هغوي ورکوي هغوي وائي چې مونږہ په ديکبنې کلاس فور اوس نه ورکوؤ۔ دا پاليسي اوس ختمہ شوې ده۔ هغوي ديولا که۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپيكر: د ټولو ممبرانو جذبات او احساسات يوشان دي۔ جناب مياں نثار گل صاحب! ارشد خان۔

مياں نثار گل: جناب سپيكر! دا سوال چې اسمبلي ته راشي نو دا يو معزز رکن ډير په مشکل سره دا اسمبلي فلور ته راوړے وي۔ هغه ټول د صوبې سوال وي۔ نو مونږہ يوريکويست کوؤ چې دا نن سوال چې کوم دے د درجہ چہارم د پاره زمکے چې خوک ورکوي۔ نو دا حقيقت دے چې د صوبې په ہرے ضلعے کبنې دا پرابلم شته دے۔ نومونږہ دا سوال کوؤ چې دا يو زميندار چې زمکه ورکړي۔ هغه غنم کرلے وي۔ هغه ئے د دې د پاره ورکوي چې ماته په يو دوه نوکړئي ملاوږي۔ 1992 نه تقريباً چې ايجو کيشن له خومره زمکے ملاؤ شوې دی۔ نو دا پرابلم په ہرے ضلع کبنې دے چې گورنمنټ هغوي ته نوکړي نه ورکوي۔ خو د دې سره يو بله تړلے مسئلہ۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: میاں صاحب تقریر مه کوہ۔ Questions Hour ختم دے۔ ارشد خان صاحب۔ بس پوہہ شو۔

میاں نثار گل: یو عرض کومہ۔ یو منٹ ته فلور دے راکرو لبر غوندے پوره کومہ ئے درته جی۔

جناب سپیکر: جی مختصر Please order, please order۔

میاں نثار گل: په دیکبني عرض دا کومہ۔ چي درجه چهارم ملازمین سره دا یو مصیبت جوړ شوې دے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اگر آپ، Please order، وزیر قانون صاحب! اگر آپ کو باتیں کرنے کا شوق ہے تو میرے خیال میں باہر Lobbies موجود ہیں۔ جی۔

میاں نثار گل: په دیکبني دا یو دغه دے چي دن نه لس کاله مخکبني چي یو کس په دې نوکر شوې دے چي هغه 60 کاله عمر پوره شو او هغه Retire شو نو ایجوکیشن محکمہ هغه پوست هم ختم کړی۔ نو هغه پوست بیا راضي د هغه پلار دلته کبني منډے وهی چي په مشکل سره پوست اوشی۔ نو وزیر تعلیم دے دے متعلق دا پالیسی وضع کړی چي هغه پوست دے ختموی نه۔ نو چي په هغې باندې دهغه خوئی ته او ورور حق دے چي هغه پرے نوکر شی هلته۔

جناب سپیکر: جی ارشد خان صاحب! جهگړا صاحب زما خپل خیال دے تعلیم بیمار کړے ئے چي هډو غلے کبني نو بنه به وی خاموش۔

جناب محمد ارشد خان: دا جی چي خنگه زمونږ دے خور اووے چي چارسده کبني خو خوخله دوی مونږه ته اووے چي دا پالیسی ختمه شوې ده۔ او داسې چي خنگه تاسو جواب ورکړیدے او وائی چي دا درے کاله مخکبني چي کوم دور اوچلیدو وائیل چي په دیکبني دا پالیسی ختمه شوې ده۔ چي څوک زمکه ورهم کړی۔ نو مونږه به هغه ته په دې باندې کلاس فور نوکری په دې باندې نه ورکوؤ۔ نو د دې لبر منسټر صاحب په سر ډهیرو کبني دوه درے ځایونو کبني ماته سکولونه دغه دی۔ خلق وائی چي راشه نور سکولونه هم جوړوه۔ ایجوکیشن ډیپارټمنټ والا پخپله دهغې اجازت هم ورکړے دے د پیسو منظوری هم شوې

ده خو څوڪ مونږ ته زمكه راكوى ځكه چې زمكه پخوا په دې وجه وركوله چې مونږ ته به ڪلاس فور نوكرى په ديكبني ملاؤ شى. نو چې دا پاليسى ڪله راسه ختمه شوې ده، هغې ځائے ڪبني مونږ ته خلق زمكه نه راكوى. تاسو مهرباني او ڪړم د دې لږ وضاحت او ڪړئ او دا يو كهلاؤ پاليسى چې باهر په اخبار ڪبني هم راشي او خلق هم در او وائى نو خلق به مونږه ته دومره-----

(قطع ڪلامى)

جناب سپيڪر: جناب افتخار خان جھڙا صاحب۔

جناب افتخار احمد خان جھڙا: مهرباني سپيڪر صاحب! ديكبني صرف يو ضمني سوال دا دے چې آيا دا نوكرى چې دوى Provide كوى نو دا صرف پرائمري حد پورې ده كه دا اپ گريڊ شى مڊل او ٻائى ته او چا زمكه وركړى وي هغوى ته به ئے هم وركوى۔

جناب سپيڪر: جى مولانا فضل على صاحب۔ زما-----

جناب جاويد خان مهنڊ: جناب سپيڪر! ديكبني زما ضمني سوال دے۔

جناب سپيڪر: جناب جاويد خان مهنڊ صاحب۔

جناب جاويد خان مهنڊ: ڊيره مهرباني۔ د 48 رول لاندې دے له زه نوٽس وركومه چې دے باندې د بحث اوشى چونكه دا ڊيره ايمه فيصله ده ځكه چې ديكبني سپريم ڪورٽ Judgment هم راغلي دے (تالیاں) او Judgment دا دے چې ديكبني به دے مد ڪبني به زمكه دوى نه نشى اغستې چې دوى له به نوكرى وركولي شى۔ نو آيا يا دا غلط دے يا سپريم ڪورٽ Judgment، لهندا۔۔۔

جناب سپيڪر: بس صحيح ده۔ د 48 لاندې دے نوٽس وركړو، مطلب دا دے چې منسٽر صاحب به يو پاليسى به پرے دغه ڪړى۔

جناب جاويد خان مهنڊ: بله خبره دا ده چې زمونږه زيات تر سڪولونه هم دغسې شار پراته دى۔ د گورنمنٽ په ڪروڙونو روپے نقصان شوې دے۔ د دې د پارہ-----

(قطع ڪلامى)

جناب سپیکر: مسئلہ ختمہ دہ بس۔ Next۔

جناب جاوید خان مہمند: تھیک شو جی۔

(قطع کلامیاں)

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر صاحب! چھی کوم سوال شوئی وود هغی جواب پاتے شوئی دے۔

جناب نادر شاہ: جناب سپیکر۔

جناب جمشید خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی۔۔۔۔

ایک رکن: جناب سپیکر۔

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر! هغه ممبر صاحب وائی چھی اته کالو نه سکولز تیار شوئی دی، بند پراته دی نو هغی له پوستونه به کله ور کوی۔

جناب سپیکر: پیر محمد خان صاحب! په دې دو کوئسچنز باندې رول-48 لاندې Written notice ورکړئی چھی په هغی باندې Detailed discussion اوشی او بیا د حکومت د طرف څه پالیسی Statement راشی۔

جناب نادر شاہ: پوائنٹ آف آرڈر سر۔ زما دے ایجوکیشن باره کبھی خبره ده خودا نه ده دا ډیره اهمه خبره ده۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

183۔ جناب بشیر احمد بلور: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ میرے حلقے بھانہ ماڑی میں گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول میں گنجائش موجود ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت مذکورہ پرائمری گرلز سکول کو گرلز مل سکول کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے؛

(ج) اگر (ب) کا جواب اثبات میں ہو تو کام کب شروع کیا جائے گا؟

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): (الف) جی نہیں۔ بھانہ ماڑی میں سرے سے کوئی گریڈ پرائمری سکول موجود نہیں ہے۔

(ب) چونکہ بھانہ ماڑی میں کوئی گریڈ سکول نہیں ہے اس کو مدلل کا درجہ نہیں دیا جاسکتا۔
(ج) چونکہ جواب جز (الف) و (ب) سے واضح ہے کہ اس علاقے میں پرائمری سکول موجود نہیں ہے۔
لہذا مدلل کا درجہ دینا اور اس میں تعلیمی کام شروع کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔
193_ ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن سید و شریف سوات نے باقاعدہ ٹیسٹ، انٹرویو کئے۔ بعد بذریعہ آفس آرڈر 117/43/3839- ای ایس ٹی کے تحت گریڈ 17 کے پانچ افسران کی تقرری کے احکامات جاری کئے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ احکامات کے نتیجے میں بورڈ کے اہلکاروں نے مقامی عدالت اور ہائی کورٹ میں مقدمات دائر کئے تھے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ 13-02-2002 اور 17-09-2002 کو بالترتیب مقامی عدالت اور ہائی کورٹ نے رٹ خارج کر کے تقرری کے احکامات کو بحال رکھا؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ افسران کو بورڈ کے حکام کیوں ملازمت پر نہیں رکھ رہے اور چارج نہیں دے رہے؟

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): (الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں یہ بھی درست ہے۔

(ج) جی ہاں یہ بھی درست ہے۔

(د) بورڈ ہذا کے دیگر اہلکاروں سردار علی وغیرہ نے بھی پشاور ہائی کورٹ میں مقدمہ دائر کیا تھا اور عدالت نے بذریعہ دیوانی متفرق نوٹس حالات جوں کے توں (Status-quo) رکھنے کا حکم صادر کیا ہے، جو نہی مقدمہ کا فیصلہ متعلقہ افسران کے حق میں ہو جائے تو ان کو چارج دیا جائے گا۔

223_ جناب وجیہہ الزمان خان: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر ضلع مانسہرہ نے سال 2001 اور 2002 میں مختلف سکولوں کو سائنس لیبارٹری اور فرنیچر کا سامان مہیا کیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ سامان کس میرٹ اور پالیسی کے تحت دیا گیا ہے۔ تفصیل بتائی جائے؟

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): (الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) بجٹ محدود ہونے کی وجہ سے خالصتاً میرٹ کو بنیاد بنایا گیا تھا۔ اس سلسلے میں سکول انتظامیہ کی تحریری ڈیمانڈ پر زیادہ طلباء کی تعداد والے سکولوں کو ترجیح دی گئی۔

312_ جناب مظفر سید: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ امسال صوبہ بھر میں پانچویں جماعت کے امتحانات میں اسلامیات، انگریزی اور معاشرتی علوم کے پرچے شامل نہیں ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کیا اس سے بچوں کے تعلیمی معیار پر برا اثر نہیں پڑے گا۔ اور آیا حکومت آئندہ کے لئے اس سلسلے میں کچھ اقدامات کر رہی ہے؟

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): (الف) یہ درست نہیں۔

(ب) بچوں کے بہتر تعلیمی معیار کے لئے امتحانات کا سلسلہ جاری رہے گا۔

327_ جناب نثار صفدر: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ یونین کونسل پھلہ، ایبٹ آباد، کنڈبٹل پرائمری سکول کو 1987 میں اپ گریڈ کر کے مڈل کا درجہ دیا گیا تھا؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکول کی عمارت بھی 1987 میں مکمل ہو گئی تھی؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(1) مذکورہ سکول میں مڈل کلاسوں کا اجراء تاحال کیوں نہیں کیا گیا؛

(11) حکومت کب تک کلاسوں کا اجراء کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): (الف) یونین کو نسل پھلہ کنڈ بٹل کے مقام پر سینٹر/ایم پی اے/ایم این اے کے فنڈ سے ایک بلڈنگ تعمیر کی گئی تھی جو کہ محکمہ کے معیار کے مطابق نہیں تھی۔ لہذا محکمہ نے اسے اپنی تحویل میں نہیں لیا۔

(ب) مالی سال 2002-03 میں مذکورہ سکول کی چار دیواری مکمل کی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ عمارت نامکمل اور محکمہ کے معیار کے مطابق نہ ہونے کی وجہ سے محکمہ نے اسے اپنی تحویل میں نہیں لیا تھا۔

(11) مذکورہ عمارت کو مقررہ معیار پر پورا پانے پر محکمہ اپنی تحویل میں لے لے گا اور ساتھ ہی گرلز مڈل سکول کے اجراء کے لئے کیس زیر کارروائی لایا جائے گا۔

330_ محترمہ یاسمین پیر محمد خان: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ 1994 کے پے سکیل کے اعلان کے مطابق FA/F.Sc سینڈ ڈویژن کو گریڈ 7 کے بجائے گریڈ 9 دیا گیا ہے جبکہ تھرڈ ڈویژن کو اس سے محروم رکھا گیا ہے;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ C.T, PET اور DM اساتذہ کو بھی BA, BSc سینڈ ڈویژن کو گریڈ 14 جبکہ تھرڈ ڈویژن کو گریڈ 9 دیا گیا ہے;

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ ان اساتذہ میں کئی سائنس ٹیچرز بھی شامل ہیں۔ جن کی تعداد بہت قلیل ہے;

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ بعض حاضر سروس سینئر اساتذہ جن کی مدت ملازمت دس پندرہ سال سے زائد عرصے پر محیط ہے لیکن بوجہ تھرڈ ڈویژن وہ بہت جو نیئر اساتذہ سے بھی کم تنخواہ لینے پر مجبور ہیں;

(ه) اگر (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کیا حکومت اس تفاوت کو دور کر کے متاثرہ اساتذہ کے مالی خسارے کی تلافی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ یا پھر دیگر صوبوں کی طرح ان کے لئے یکساں سکیلز کا اعلان کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اگر نہیں تو کیوں، تفصیل بتائی جائے؟

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): (الف) جی ہاں درست ہے۔

(ب) جی ہاں درست ہے۔

(ج) وہ اساتذہ جو DM, CT اور PET پوسٹ پر کام کرتے ہیں اور سائنس یا جزل مضامین پڑھاتے ہیں اور انہوں نے BA, BSc سائنڈ ڈویژن میں پاس نہ کی ہو تو انہیں پالیسی کے مطابق اگلا گریڈ نہیں دیا جاسکتا

(د) جی ہاں، درست ہے۔

(ھ) فنانس ڈیپارٹمنٹ صوبہ سرحد کے نوٹیفکیشن مجریہ نمبر 1-1/89-1 (FD9PRC) مورخہ 7 اگست 1991 کی رو سے ایسا ممکن نہیں۔

341۔ جناب تاج الامین: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ دیر خاص میں ایک گرلز ہائی سکول موجود ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ سکول کب تعمیر کیا گیا ہے;

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکول میں کلاسز شروع ہیں;

(د) اگر (ج) کا جواب نفی میں ہو تو کلاسز کے شروع نہ ہونے کی وجوہات اور تفصیل بتائی جائے؟

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): (الف) دیر خاص میں گرلز ہائی سکول نہیں بلکہ ایک گرلز ہائر سیکنڈری سکول موجود ہے۔

(ب) مذکورہ گرلز ہائی سکول 1965 میں تعمیر ہوا تھا جبکہ 1988ء میں ہائر سیکنڈری کی عمارت تعمیر کی گئی۔

(ج) چھٹی سے دسویں تک کلاسز شروع ہیں۔ اور انٹر کی کلاسز تاحال شروع نہیں کی گئی ہیں۔

(د) ہائی درجے تک اساتذہ موجود ہیں اور طالبات باقاعدہ تعلیم حاصل کر رہی ہیں جبکہ ہائر سیکنڈری کے

لئے سبجیکٹ اسپیشلسٹ کی آسامیاں منظور ہوئی ہیں لیکن یہ پر نہ ہونے کی وجہ سے انٹر کلاسز شروع نہیں کی

جاسکیں ہیں۔ محکمہ کا ارادہ ہے کہ یہ پوسٹیں جلد پر کی جائیں اور اس پر کارروائی جاری ہے۔ آسامیاں پر ہونے

کے بعد کلاسوں کا اجراء کیا جائے گا۔

361۔ مولانا عصمت اللہ: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ تعلیم ایم اے، ایم ایس سی مضامین کی بنیاد پر پچاس فیصد کوٹہ کے حساب

سے ایس ای ٹی اساتذہ کو سیناریٹی کی بنیاد پر ترقی دے رہا ہے;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع کوہستان ایک پسماندہ علاقہ ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ میں مختلف مضامین کی دس عدد سبجیکٹ اسپیشلسٹ کی آسامیاں عرصہ دراز سے خالی پڑی ہیں؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات ہاں میں ہوں تو آیا حکومت رولز میں رعایت دے کر کوہستان کے مقامی باشندوں کو ایس ای ٹی پر بغیر سینارٹی کے ترقی دینے کے لئے تیار ہے تاکہ ضلع کوہستان کی تعلیمی خلا پر ہو جائے؟

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): (الف) درست ہے۔

(ب) یہ بھی درست ہے۔

(ج) جزوی درست ہے کیونکہ مذکورہ سکول میں دو آسامیاں پر کی جا چکی ہیں۔

(د) ایس ای ٹی گزٹیڈ پوسٹ ہے۔ اسلئے رولز کے مطابق تقرری زونل بنیاد پر ہوتی ہے۔ لہذا مقامی باشندوں کو اپنے زون کے اندر مقابلہ کرنا ہوگا۔ لیکن ضلعی میرٹ کے لئے وزیر اعلیٰ نے منظوری دے دی ہے اور رولز میں ترمیم چند دنوں میں کر دی جائے گی۔

389۔ جناب سعید گل: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ہائر سیکنڈری سکول لعل قلعہ، ضلع دیر میں تاحال کلاسز شروع نہیں کی گئی ہیں نیز سٹاف کی بھی کمی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت ضلع دیر کے دیگر ہائر سیکنڈری سکولز اور مذکورہ سکول میں سائنس کلاسز شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ تفصیل فراہم کی جائے؟

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): (الف) گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول لعل قلعہ ضلع دیر میں جماعت ششم سے لیکر بارہویں جماعت تک کلاسز ہیں جس میں دوسری جماعتوں کے علاوہ گیارہویں میں 35 اور بارہویں میں 29 طلباء زیر تعلیم ہیں۔ ایک پستو سبجیکٹ اسپیشلسٹ اور ایک لائبریرین کے علاوہ تمام آسامیوں پر ٹیچرز کام کر رہے ہیں۔

(ب) ضلع بھر میں ہائر سیکنڈری سکولز شمر باغ، منڈا، اوچ اور زیارت تلاش میں سائنس کلاسز پہلے سے جاری ہیں۔ جبکہ خانپور اور لعل قلعہ اور باغ میدان کو غیر ترقیاتی طریقہ سے ترقی دی گئی تھی۔ اور ابھی تک ان کے لئے آبادی، عمارت تعمیر نہیں ہوئی ہے۔ لہذا ان میں سردست سائنس کلاسز کا اجراء ناممکن ہے۔ جبکہ آبادی، عمارت تعمیر ہو کر مکمل ہوگی تو سائنس کلاسز کا اجراء کیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

415_ جناب جاوید خان مہمند: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ کوہاٹ روڈ اور ضلع پشاور کے مضافات کے سکولوں میں پانچویں جماعت تک طلباء کو پشتو اور طالبات کو اردو میں پڑھایا جاتا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ پشاور شہر کے اساتذہ جو کہ خود پشتو نہیں سمجھتے وہ بھی بچوں کو پشتو پڑھاتے ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ صورت حال کو درست کرنے کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے نیز ضلع پشاور میں پرائمری سکولوں کا تعلیمی نصاب کتنی زبانوں میں ہے۔ تفصیل فراہم کی جائے؟

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم) (الف) یہ درست ہے۔

(ب) درست ہے۔ اور یہ صورت حال مضافات میں مناسب اہلیت کے اساتذہ کے نہ ہونے کی وجہ سے ہے۔ لیکن موجودہ حکومت یونین کونسل میرٹھ پر بھرتی کے لئے رولز میں ترمیم کر رہی ہے۔

(ج) پالیسی کے مطابق مضافات میں ابتدائی تعلیم مادری زبان میں دی جاتی ہے۔ اور اس کی تقسیم کچھ یوں کی گئی ہے کہ وہ دیہات میں معاشرتی علوم، سائنس، ریاضی اور اسلامیات کا ذریعہ تعلیم پشتو ہے۔ جبکہ انگلش اور اردو کے مضامین اپنی حالت میں ہیں۔ جبکہ شہری علاقوں میں ذریعہ تعلیم اردو ہے۔ نیز پرائمری سکولز کا نصاب اردو اور پشتو میں ہے۔

427_ جناب شاہ حسین: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ تحصیل الائی میں ڈل سکولز برائے طلباء (بند کوٹگرام) باب (شوال) اور پرائمری سکولز برائے طالبات (چھوٹا بند وغیرہ) گزشتہ تین سالوں سے بالکل تیار ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکولوں میں آسامیوں کی منظوری تاحال نہیں دی گئی ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ عملہ نہ ہونے کی وجہ سے عمارت کی حالت مخدوش ہو رہی ہے؛

(ہ) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت مذکورہ سکولوں کے لئے کب تک

آسامیوں کی منظوری دے گی؟

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): (الف) جزوی درست ہے۔ مڈل سکول کو شکرگام، مڈل سکول ویشوال اور

گرلز پرائمری سکول وڑہ بنہ بالکل مکمل ہے جبکہ مڈل سکول باب کی عمارت تاحال نامکمل ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) جی ہاں سٹاف نہ ہونے کی وجہ سے اس بات کا احتمال ہو سکتا ہے۔

(ہ) مڈل سکول کو شکرگام کی اراضی کا انتقال تاحال محکمہ تعلیم صوبہ سرحد کے نام اسلئے نہیں ہوا کہ مالک

ارضی کے ساتھ گفت و شنید جاری ہے۔ جو نہی فیصلہ ہو گا تو انتقال اراضی حکومت محکمہ تعلیم صوبہ سرحد کے

نام کر دی جائے گی۔ باقی ماندہ تکمیل شدہ سکولوں کے لئے آسامیوں کی منظوری کا کیس زیر کارروائی ہے۔

497_ جناب فیصل زمان: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ہری پور میں زنانہ اور مردانہ اساتذہ کی پی ٹی سی اور ایس ای ٹی کی کل کتنی پوسٹیں ہیں؛

(ب) مذکورہ پوسٹوں پر تعینات کتنے اساتذہ ضلع ہری پور سے اور کتنے دوسرے اضلاع سے تعلق رکھتے

ہیں؛

(ج) آیا حکومت ضلع ہری پور سے تعلق رکھنے والے ان اساتذہ کو جو دوسرے اضلاع میں تعینات ہیں کو

ضلع ہری پور میں ایڈجسٹمنٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): (الف) ضلع ہری پور میں زنانہ و مردانہ آسامیاں مندرجہ ذیل ہیں۔

پی ٹی سی سی ٹی ایس ای ٹی پی ٹی سی سرپلس

مردانہ 16101 538 317 -152

زنانہ 894 39 142 --

(ب) ضلع ہری پور سے تعلق رکھنے والے اساتذہ کی تفصیل

	پی ٹی سی	سی ٹی	ایس ای ٹی۔
مردانہ	1591	492	-256
زنانہ	886	209	-136

دوسرے اضلاع سے تعلق رکھنے والے اساتذہ کی تفصیل

	پی ٹی سی	سی ٹی	ایس ای ٹی
مردانہ	10	16	-11
زنانہ	--	2	-1

(ج) جی ہاں ضلع ہری پور سے تعلق رکھنے والے اساتذہ جو دوسرے اضلاع میں کام کر رہے ہیں ضلع ہری پور میں آنے کی خواہش ظاہر کریں اور درخواست دیں تو انہیں خالی جگہ پرائیڈ جسٹ کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: جن معزز اراکین کی سے رخصت کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں وہ بغرض منظوری ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں اسمائے گرامی، جناب ڈاکٹر ذاکر اللہ خان صاحب، ایم پی اے، آج اور کل کے لئے، جناب طاہر بنیامین صاحب، ایم پی اے، آج اور 30 سے 10-30 تک کے لئے، جناب ڈاکٹر محمد سلیم صاحب، ایم پی اے، آج اور 30 تاریخ کے لئے، جناب قلندر خان لودھی صاحب، ایم پی اے، 29 اور 30 کے لئے، جناب مشتاق احمد غنی صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، محترمہ سیمیں محمود جان صاحبہ، ایم پی اے، آج کے لئے اور سردار عنایت اللہ خان گنڈاپور صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that Leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: the "Ayes" have it the leave is granted.

جناب نادر شاہ: پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب سپیکر: جناب نادر شاہ صاحب! پوائنٹ آف آرڈر خہ دے؟ گورہ خبرہ دادہ کہ مونبرہ بہ رولز او قواعد بانڈی نہ چلیبرو نو دا ایجنڈا بہ ہم دغسی پاتے کیبری۔

جناب نادر شاہ: دا جی ڊیره اہمہ خبرہ دہ۔

جناب سپیکر: ڊیره اہمہ دہ نو کال اٹنشن نوٹس راؤرہ۔ مطلب دادے، ایڈجرنمنٹ موشن راؤرہ۔ چي دومرہ درتہ پہ رولز کنبی اجازت دے، لارے درتہ کھلاؤ دی۔

جناب نادر شاہ: تاسو اجازت را کړئی۔ ڊیره ضروری خبرہ دہ۔ پلیز جی۔

جناب سپیکر: نہ کہ د قواعد خہ خلاف ورزی شوې وی، زہ ڏیر پہ معذرت سرہ دا وائیمہ چي۔۔۔۔

جناب نادر شاہ: اوس دے وخت کنبی کال اٹنشن نوٹس، پہ لارہ کنبی دا خبرہ راتہ چاہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: زہ ڊیر پہ معذرت سرہ وائیمہ چي د چیئر سرہ تعاون اوکړہ۔ ڊیر پہ معذرت سرہ۔

قاری محمد عبداللہ: پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب سپیکر: قاری محمد عبداللہ صاحب د رولز حوالہ بہ ورکړے چي د کمے قاعدے خلاف ورزی کیبری، هغی ته پوائنٹ آف آرڈر وائی۔ خکھ۔۔۔۔

قاری محمد عبداللہ: آپ نے فرمایا تھا کہ سوالات کے بعد آپ کو ٹائم دوں گا میرے حلقے میں ایک ناخوشگوار واقعہ پیش آیا ہے۔ ان مرحومین کی دعا کے لئے درخواست کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: کریں دعا۔ خود عا کریں آپ ان کی مغفرت کے لئے دعا کریں۔

قاری محمد عبداللہ: چار پانچ دن پہلے معظم خان ٹھیکیدار جو ٹل کے رہنے والے ہمارے حلقے کے انتہائی شریف آدمی تھے ان کو گھر میں ڈاکوؤں نے قتل کیا۔

جناب سپیکر: دعا کریں ان کے حق میں۔

قاری محمد عبداللہ: نہیں، آپ مجھے کہنے دیں جناب، اسی طریقے سے یہ اخبار میں آیا ہے کہ ہنگو میں رہزنوں نے۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ دعا کے لئے کہہ رہے ہیں یا مطلب۔۔۔۔

قاری محمد عبداللہ: ڈرائیور سمیت دو افراد کو ہلاک کیا۔ تو یہ میرے حلقے سے متعلق ہے دو قسے ہیں۔
جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! قلب حسن صاحب کے ماموں فوت ہو گئے ہیں ان کے بھی اکٹھی دعا
کریں۔

قاری محمد عبداللہ: تو میری گزارش ہے۔

جناب سپیکر: آپ سے استدعا ہے کہ ان کے حق میں دعا فرمائیں۔

قاری محمد عبداللہ: میری گزارش یہ ہے کہ ان مرحومین کے لئے جو انتہائی غریب لوگ تھے، ڈاکوؤں کی
وجہ سے قتل ہو گئے ہیں، پس ان کے لئے ہماری حکومت کچھ گرانٹ کا اعلان فرمائے اور انکے لئے دعا کریں۔
جناب سپیکر: دعا فرمائیں۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

قاری محمد عبداللہ: امن و امان کا مسئلہ بھی خراب ہو گیا ہے تو حکومت کی طرف سے ان کے لئے کچھ یقین
دہانی تو کرا دیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: Next. Call attention notices. Mr. Abdul Majid Khan, M.P.A and Dr. Muhammad Salim Khan, M.P.A, to please move their joint Call attention notice No.460 in the House. Mr. Abdul Majid Khan, M.P.A, please.

جناب عبدالماجد: شکریہ جناب۔

قاری محمد عبداللہ: جناب سپیکر! اگر مجھے کچھ یقین دہانی کرا دیتے کیونکہ دو معزز شہری قتل ہو گئے ہیں،
ظالموں کے ہاتھوں اور ڈاکوؤں کے ہاتھوں قتل ہو گئے ہیں تو ان کو کیا ہوتا ہے اگر یہ اٹھیں اور کہہ دیں کہ
ہمارا ان سے اظہار ہمدردی ہے اور ہم اس پر ناراض ہیں۔

جناب سپیکر: وہ اس کے بعد آپ۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

قاری محمد عبداللہ: آخر کار ان لوگوں نے ہی ہمیں ادھر بھیجا ہے۔

جناب عتیق الرحمان: یہ، منگو کا واقعہ ہے اسلئے یہاں ہمیں توجہ نہیں مل رہی۔ یہ، منگو کا معاملہ ہے اسلئے، اگر یہ بونیہ کا مسئلہ ہوتا تو ابھی گرانٹ کا اعلان بھی ہوتا اور سب کچھ ہوتا۔۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: میرے خیال میں جو۔۔۔۔۔

قاری محمد عبداللہ: بہت ظلم ہوا ہے، بڑی بیدردی سے ان کو قتل کیا گیا ہے، امن و امان کا مسئلہ خراب ہے تو یہاں منسٹرز۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: قاری عبداللہ صاحب! آپ سے استدعا ہے کہ آپ چیئر سے تعاون کرتے ہیں یا نہیں؟

قاری محمد عبداللہ: نہیں، آپ سے تعاون۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں نہیں، آپ کو ایڈجرمنٹ موشن لانا چاہیے تھا، آپ کو توجہ دلاؤ نوٹس لانا چاہیے تھا۔۔۔۔۔

جناب ظفر اعظم (وزیر قانون): جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: عبدالماجد خان صاحب! آپ بیٹھ جائیں پلیز۔

وزیر قانون: میں چیئر کی وساطت سے قاری صاحب کو، ان کا جو کال اٹینشن نوٹس ابھی آیا ہے تو نہ ہمیں واقعے کا پتہ ہے اور۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کہاں ہے کال اٹینشن نوٹس؟

وزیر قانون: نہیں جی، یہ خود جو پوائنٹ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اگر ہوتا تو کیا چیئر اس کو نظر انداز کرتی۔

وزیر قانون: پوائنٹ آف آرڈر پر جو بات انہوں نے کہی ہے کیونکہ ابھی یہ ہاؤس میں آچکی ہے تو ہم ان کے ساتھ دلی ہمدردی رکھتے ہیں۔

جناب سپیکر: ماجد خان صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

وزیر قانون: اجلاس کے ختم ہونے کے بعد ان شاء اللہ پولیس والوں سے رابطہ کریں گے اور جو بھی ممکن مدد ہوئی تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جناب عبدالماجد خان صاحب۔

جناب عبدالماجد: جناب سپیکر صاحب! توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 460" یہ اسمبلی ایک اہم اور فوری حل طلب مسئلے کی طرف توجہ دے کہ ضلع صوابی میں وہ پوسٹیں جو کہ فوٹنگ یا پنشن کی وجہ سے 2002ء سے خالی پڑی ہوئی ہیں اور چونکہ بھرتی کا مسئلہ کنٹریکٹ بنیاد پر منظور کیا گیا ہے لیکن ابھی تک ان خالی پوسٹوں پر منظوری ضلع صوابی کو نہیں بھیجی گئی اور آسامیاں خالی پڑی ہیں جس کی وجہ سے کام میں رکاوٹ پیش آئی ہے، توجہ دلائی جائے۔ جناب محترم پہ 2002ء کبھی چچی کوم خلق وفات شوہی و ویا دھغوئی نہ پس خہ خلق پنشن باندھی تلی وو، تراوسہ پورہی ہغہ پوسٹونہ چچی ہغہ 33 پہ تعداد کبھی دی، پہ اکتوبر، نومبر کبھی ما د دہی دغہ ورکیرے و و تراوسہ پورہی ہغہ مسئلہ ہم دغسپی راروانہ دہ۔ پہ سکولونو کبھی چچراسیان نشتہ۔ چوکیدار نشتہ، حالات بالکل چچی کوم دے دگرگون دی۔

جناب سپیکر: شاد محمد خان صاحب۔ شاد محمد خان۔

جناب عبدالماجد: زہ پہ دہی سلسلہ کبھی دا یو گزارش کومہ جی چچی تراوسہ پورہی ہغوئی تہ دا دغہ نہ دے ملاؤ شوہی سکولونو تہ چچی دا بھرتی چچی کوم دے دا اوشی۔ نومونہ دغہ یو گزارش دے جناب ستاسو پہ ذریعہ دے ہاؤس تہ۔

جناب سپیکر: مولانا فضل علی صاحب۔

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکر یہ جناب سپیکر صاحب۔ تاسو کہ دے توجہ دلاؤ نوٹس تہ اوگوری نو دیکبھی د محکمہ تعلیم ذکر نشتہ سپیکر صاحب، خوزہ بیا ہم جواب در کومہ جی۔

جناب سپیکر: ضلع صوابی میں محکمہ تعلیم میں جو آسامیاں۔۔۔۔۔

وزیر تعلیم: محکمہ تعلیم پکبھی نشتہ دے جی۔

جناب سپیکر: فوٹنگ یا پنشن کی وجہ سے۔۔۔۔۔

وزیر تعلیم: ضلع صوابی میں وہ پوسٹیں جو فوٹنگ یا پنشن کی وجہ سے، تو وہ پوسٹیں کس محکمے کی؟

جناب سپیکر: محکمہ تعلیم میں۔

وزیر تعلیم: تعلیم ذکر پکبھی نشتہ دے جی۔

جناب سپیکر: ماسرہ خود دے۔

وزير تعليم: مونبر سره ديڪيني نشتہ دے جی -

جناب سپيڪر: میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ صلح صوابی میں محکمہ تعلیم میں جو سامیاں ----

وزير تعليم: دا کوم پراپرتی چي ماسره داسمبلی ده جی، ديڪيني دا ليکلی دی جی چي ----

جناب سپيڪر: دا ماسره داسمبلی پراپرتی ده دا ورله یوسئی -
وزير تعليم: صلح صوابی میں وہ پوسٹیں -

(شور / تہقہ)

(نوٹ) (اس مرحلہ پر جناب سپيڪر صاحب کی جانب سے منسٹر صاحب کو کاپی فراہم کی گئی)

وزير تعليم: البتہ ديڪيني شتہ او ديڪيني نشتہ - زمونبر دغه کيني ----

جناب سپيڪر: ما خو خکھ ----

وزير تعليم: بنہ جی' نو عرض دا دے جی، دے سلسلہ کيني عرض دا دے چي باقاعدہ ای ڊی اوز تہ زمونبر د طرف نہ باقاعدہ ہدایات شوې دی چي تاسو بھرتی شروع کری چي کوم Sanction پوسٽونو دی، پہ هغې باندې ہم شروع او کری ہیخ قسم پابندی بنو نشتہ - پابندی او چتہ شوې ده پہ بھرتی -

جناب سپيڪر: بنہ جی، ڊیره مہربانی - Next

جناب عبدالماجد: جناب سپيڪر صاحب! چي کلہ اوسہ پورې چي مونبر سرے اولبرو نو هغئی دا وائی چي مونبر تہ د ڊي Sanction نہ دے راغلي - خبرہ صرف دا ده جی Sanction پوسٽونو ----

جناب سپيڪر: تاسو جی منسٽر صاحب! لبرہ يقيني کری دا خبرہ، محکمې تہ دا ہدایات ورکری چي فوراً ورتہ عملی جامہ واغوندی -

وزير تعليم: مونبر خو هغہ خائے وایو چي چرتہ Sanctioned posts وی - او هغہ خو فنانس نہ منظوری غواړی Sanction کول بہ بیا غواړی -

جناب سپیکر: دوئی خود Sectioned posts خبرہ کوی۔

وزیر تعلیم: چچی کوم Sanctioned پوسٹونہ دی پہ ہغی باندی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کوم چچی وفات شوہی دی، کوم چچی ریتاثر شوہی دی۔

وزیر تعلیم: ہغی باندی ما باقاعدہ ہدایات کروی دی۔

Mr. Speaker: Jee, Next . Mr. Pir Muhammad Khan, M.P.A, to please move his call attention notice No.468, in the House. Mr. Pir Muhammad Khan, M.P.A please.

جناب پیر محمد خان: شکر یہ جناب سپیکر صاحب۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ محترم جناب سپیکر صاحب ! میں آپ کی وساطت سے حکومت کی توجہ ایک انتہائی اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ میرے حلقے میں گریڈ پرائمری سکول ڈیران، ضلع شانگلہ ایک سال سے بند پڑا ہے بلڈنگ کی چھت سے سیلنگ شیٹس طوفان کی وجہ سے ایک سال قبل اکھڑ گئی ہیں، تاحال نہ مرمت ہوئی ہے اور نہ کلاسیں چالو ہوئی ہیں محکمہ تعلیم کی انتہائی ناقص کارکردگی کی طرف توجہ دی جائے۔"

سپیکر صاحب! دا ما حکہ پیش کرے دے چچی یو کال مخکبئی طوفان راغلو او سکول نہ ہعہ تین او چتہ شو او ارتاؤ شو ترے چچی تین ترے او چتہ شو نو بنکارہ خبرہ دہ چچی لاندی بیا د کیناستو گنجائش نہ وو چچی نمر او باران دواہو کبئی ما شوم نہ شو کیناستے۔ جینکو سکول دے او ہغہ ستاف ہم دغہ شانٹے دغہ شو۔ نوبل حل بہ دغہ یود شی او دا یو کال نہ پہ ہغہ خائے کبئی کلاسونہ نشتہ ہغہ کلاس فور غریب راخی او ہغہ بلہ ورغ یو Written دغہ ئے را کرو چچی یرہ کہ سبالہ ما محکمہ ازغلی چچی تہ کلاس فور ئے، تہ تنخواہ اگلے، تہ اطلاع ولپی نہ ورکوی۔ زہ خو بار بار رپورٹونہ ورکوم لیکن نہ د پاس خوک مرمت کوی تین بہ لگوی او نہ را کوی چچی دا کلاسونہ چرتہ بل خائے، د کرائے خائے ورلہ واخلی کہ د چا کور کبئی، چچی ہغہ ستاف راخی ہغہ استاذان۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا خوشتاسو خبرہ دہ، لہ ہغہ مسنتیر صاحب ہم واورئ کنہ۔

جناب پیر محمد خان: بنہ جی۔

وزیر تعلیم: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب، زہ خو ڊیر افسوس سرہ دا خبرہ کوم چپی دیو کال نہ دا سکول ویران دے او چھت نی پریوتے دے، پیر محمد خان صاحب نن دھعہ نہ خبر شو۔ زمونہ ہم کال برابریدو والا دے او مونہہ تہ ئے خہ اطلاع نہ دہ راکرے نن ئے خبر کړو جی۔ زہ نن دے بارہ کنہی کارروائی کوم۔ نن چپی زہ لاړ شم اسمبلی نہ، تاسو سرہ وعدہ کوم چپی ای دی او تہ ٹیلیفون کوم چپی خہ کول وی ہغہ بہ اوشی۔

جناب پیر محمد خان: زہ ئے شکریہ ادا کوم سپیکر صاحب، ما بہ کوئسچن ڊیر مخکنہی ورکړے دے حوزما کوئسچن د بدقسمتی نہ ہدو راعی نہ۔

جناب سپیکر: جی، جی۔ Next۔

Mr. Jamshed Khan, M.P.A to please move his call attention notice No. 494, in the House . Mr. jamshed Khan, M.P.A, please.

جناب جمشید خان: شکریہ جناب سپیکر۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے پر بحث کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ عرصہ دراز سے صوبہ سرحد میں اسلحہ لائسنس کے اجراء پر پابندی ہے جس کی وجہ سے شریف شہریوں کو اپنی جان و مال کی حفاظت میں مشکلات درپیش ہیں لہذا اس پر بحث کی جائے اور اسلحہ لائسنس کے اجراء کی جازت دی جائے جناب سپیکر! د عام ممبرانہ علاوہ د عام خلقو تہ د اسلحے لائسنس نہ شی ورکیدے۔ د دپی پہ وجہ باندی، ممبرانہ تہ ہم نہ شی ورکیدے او عام کسانو تہ ہم نہ شی ورکړے دے۔ دے باندی پابندی دہ نو زہ دا درخواست کومہ چپی حکومت د دپی نہ پابندی فوراً اوچتہ کړی چپی ممبران صاحبان تہ ہم خپل لائسنس نہ ورکړی۔ ہغوئی تہ ہم نہ ملاویزی او عام خلقو تہ دے ہم د لائسنس اجازت ورکړے شی۔

جناب سپیکر: آنریبل منسٹر فار لاء اینڈ پارلیمنٹری افیئرز۔

جناب ظفر اعظم (وزیر قانون): جناب سپیکر صاحب! اس طرح کی پابندی تو نہیں ہے لیکن ڈی سی او لیول پر تیس بور اور بارہ بور جیسے اسلحے ملتے رہتے ہیں لیکن یہ بات اگر ہو جائے کہ اس کوٹے میں تھوڑا زیادہ کوٹہ دیا جائے ڈی سی او کے لیول پر تو یہ بہتر ہوگا۔ میرے خیال میں جو Prohibited bore ہیں ان کے متعلق مجھے علم یہ ہے کہ وہ صوبہ سرحد سے ایشو نہیں ہوتے بلکہ ایک سمری میری نظر سے گزری ہے کہ انہوں نے

منسٹر سے استدعا کی ہے کہ اس بور کے اجراء کی ہمیں اجازت دیدی جائے اپنے جغرافیائی اور اپنے علاقے کے حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے، ان کو بھی اجازت دی جائے لیکن وہ تو ہمارے بس میں نہیں ہے وہ تو سنٹرل گورنمنٹ کا کام ہے۔ جو ہمارے Non-prohibited بور ہیں، وہ ڈی سی او کے لیول پر تقریباً ان کا اجراء ہوتا ہے لیکن اگر کوٹہ زیادہ ہوتا ہو تو اس کے Favour میں ہم بھی کہتے ہیں کہ کوٹہ تھوڑا بہت زیادہ مل جائے تو۔۔۔۔۔

جناب جمشید خان: جناب سپیکر! منسٹر صاحب دے دا راتہ او وئی چہی کوٹہ خومرہ دہ۔ خومرہ کوٹہ دی سی او ور کولہ شی؟ یو طریقہ کار نئے ڊیر او زد دہی جی، پکار دا دہ چہی ڊی سی او ور کولہ شی۔ خکھ چہی ہوم سیکرٹری لہ دلته شوک راتلے شی دلائسنس د پارہ؟ یو لائسنس د پارہ بہ غریب سرے راخی ہوم سیکرٹری تہ۔

وزیر قانون: مجھے Exact پتہ تو تعداد کا نہیں ہے جی لیکن میرے خیال میں ایک D.C.O کو Twenty License اجراء کرنے کی۔۔۔۔۔

جناب جمشید خان: دا تاسو راتہ او بنائی چہی دو مرہ خومرہ ور کولہ شی خکھ چہی ڊیرے لوئے لوئے ضلع دی۔

وزیر قانون: پچیس یا بیس ہیں۔ بیس ہیں یا پچیس۔ اس طرح کا کوٹہ ہے اور اسے زیادہ ہونا چاہیے۔

جناب حبیب الرحمان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب حبیب الرحمان: زمونہ د ممبرانو پریویلیج ایکٹ کبھی چہی کوم دے خلور اسلحے مونہ تہ اجازت دے د رولز مطابق۔

جناب محمد ارشد خان: دا دے سرہ ترلے زما یو خبرہ دہ۔

جناب سپیکر: جناب ارشد خان صاحب، جمشید خان! تاسو کینی، حبیب الرحمان خان! کینے، ارشد خان خہ وائی۔

جناب محمد ارشد خان: د اسلحے بارہ کبھی جی دغہ ہم بند کرے دے۔ دا بلہ ورخ دہ دغہ تہ ورغلے یم لکہ ایم۔ پی۔ اے تہ چہی کومہ کوٹہ آزادہ دہ خلورو کسانو تہ

دہ، ہغہ ہم بند کرے دے۔ وائی چہ مونہ دا تپوس کوؤ د مرکز نہ یو کس د پارہ د
اسلحے آزادی د ایم۔ پی۔ اے د پارہ د یو ئے اسلحے آزادی پریدو او کلہ خلور
وارہ ہغو تہ در کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: زما پچیل خیال، یو تجویز دے کال اٹینشن نوٹس راغلی دے۔ ماتہ دا
پتہ دہ چہ منسٹر صاحب پورا بریف یا دغہ نہ دے تیار کرے کہ سبا پورہ تاسو
دوی تہ تائم ور کوے۔۔۔۔۔

جناب جمشید خان: سبا پورہ بہ دوی مونہ تہ پالیسی ئے Statement۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: د سبا پورہ یعنی مطلب دا چہ تاسو۔۔۔۔۔

وزیر قانون: بیس اور پچیس کے درمیان لائنس کا اجراء ڈی سی او کی طرف سے ہو رہا ہے جی۔ باقی اگر یہ
ممبرز حضرات کے پریویلیجز کے متعلق بات کرتے ہیں تو وہ تو ایک فری لائنس ان کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Non prohibited bore لائنس۔۔۔۔۔

وزیر قانون: جی، Non-prohibited وہ نہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں Non-prohibited۔۔۔۔۔

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب! تاسو تہ پتہ دہ مخکنہ پکبنہ دغہ وہ پریویلیجز
کبنہ چہ خلور د تولو صوبائی ممبرانو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یو د ممبرانو خبرہ دہ او یو د عوامو خبرہ دہ۔

جناب پیر محمد خان: دوارہ خبرہ کومہ جی۔

جناب سپیکر: دوارہ خبرہ کومہ جی۔

جناب پیر محمد خان: دوارہ کومہ جی، پہ شارٹ کٹ کوم۔ یو خود ممبرانو د پارہ
خلور فری وو خوز مونہ ہلتہ کبنہ پہ ملاکنہ ڈویژن کبنہ خوبہ مونہ تہ ئے یو
کلاشنکوف ہم کمشنر را کولہ شو۔ دلته کبنہ د صوبہ عام حالات چہ یا صوبہ
نہ بلکہ تول ملک کبنہ امن و امان صحیح خوا نہ دے۔ حکومت دومرہ د چا
تحفظ ہر خائے کبنہ کولہ ہم نہ شی۔ نو چہ نہ شی کولہ د خیل تحفظ۔ پخپلہ
شریعت کبنہ اسلام ہم اجازت ور کرے دے چہ خیل تحفظ دے پخپلہ ہم سرے

کوی۔ نو د کلاشنکوف د اټک د حدہ پورې چي د پنجاب سرہ زمونږہ کوم ځائے کبني حد لگيدلے دے هغې پورې د کلاشنکوف او که څه شے څوک غواړي نو هغه دے ورکوي ځکه چي حکومت تا بيا ټيکس راځي او خپله تحفظ به پخپله کولې شي۔ کوم څلور اسلحه چي ده دا ايم۔ پي۔ ايز د پاره هعه خوايکت دے هغې خلاف څوک نشي کولې۔ هغه به خامخواه ورکوي، هغه دے لازمہ کبني آغوتے دے، باقاعده آرډر وو چي دا به ورکوي، اوس عوام وي عوام ته هم لائسنس بند دي او اسلحه هغوي ته بنده ده نو چي يو شريف سرے له لاس او ترے او غل ډاکو ورته پرانيستے پريږدے۔ دے به خپله دفاع څنگه کوي؟ په هر ځائے کبني هر سړي سره به پوليس ولاړي، سپاهي به ورته ولاړي۔ نه شي زمونږ تحفظ خو حکومت نه شي کولې۔ چي نه شي کولې او يو شريف شهري دے چي هغه غلانه کوي ډاکه نه کوي صرف تحفظ غواړي۔ دا اجازت عام ورکوي چي سرے د خپل تحفظ پخپله او کړي۔

جناب سپيکر: پير محمد خان صاحب! څو پورې چي د ممبرانو خبره ده، هغه خوبه پر يو بلجز ايکت کبني-Section 9-sub-section(b) License for four Non-prohibited bore weapons free of fee during his life time. او س که په دي باندې عمل نه کيږي نو دا خوبيا Breach of privilege دے چي کوم معزز رکن۔۔۔۔

جناب امانت شاه: سپيکر صاحب دے متعلق زه خبره کومه جي۔ هغه تاسو چي کومه خبره او کړله، هم دا دے رولز مطابق ما خپله باندې ډي سي او سره جمع کړل۔ ډي سي او دلته کبني هوم سيکرټري ته ده اوليکل هوم سيکرټري پسي زه راغلم، ما وائے زمونږ دا لائسنس ولې اجراء نه دے اجراء ولې نه کوي؟ هغه دا خبره او کړله چي دا صدر صاحب چي کوم دے نو پخپل آرډر باندې باقاعده ئے پورا بند کړي دي او بيا ئے ماته يو ليټر د صدر صاحب او بنودو چي د دي متعلق مونږه دوي ته چي کله خط اوليږو نو هلته کبني به بلوچستان اسمبلي په هغه سطح باندې هغوي د کلاشنکوف يو پرمت چي کوم دے نو ورکړو۔ نو لهذا دغه پرمتے دے صوبائي سطح باندې زمونږ دے اسمبلي ممبرانو ته هم ورکړے شي چي کله دغه ليټر هلته اوليگلے شو نو دا مرکز چي کوم دے فوراً د بلوچستان اسمبلي

خلاف ہم اقدام دغہ اوکرو چہی پہ ہغوی بانڈی ہم دا کلاشنکوف ئے پرمب پہ ہغوی بانڈی بندے کرے او بیا ماتہ دا وائی چہی تاسو صرف د طماچے لائنسنس جو رولہی شے باقی تاسو تہ چہی کوم دے دیو لائنسنس اختیار دے کوم دے نو ہغہ شتہ دے نہ۔ نو ہغہ دا اوئے چہی صرف یو طماچہ چہی ہغہ ہریو بور دہ ہغہ تاسو جو رولہی شی لائنسنس باقی دغہ خلور چہی دی دا تاسو تہ چہی کوم دے دہغوی اجازت نشتہ دے او مونو۔ Summery چہی کوم دے نو Move کرے دہ مرکز تہ خوتر او سہ پورہی پہ ہغہی بانڈی عمل درآمد نہ دے شوہی۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: جناب والا! اس میں جو پیر محمد خان صاحب کا کونسلر ہے وہ بالکل صحیح ہے کہ یہاں پر Custom، رواج ایسے ہیں کہ ہم اپنا بچاؤ تقریباً اسی سے کرتے ہیں۔ ہر گھر میں ایک یا دو اسلحہ ہوتے ہیں تو اسلحہ ہونے کی وجہ سے جرائم میں کمی ہوتی ہے لیکن دوسری طرف اس کے نقصانات بھی ہیں۔ اسلحہ زیادہ ہو تو زیادہ نقصان کا احتمال بھی ہو سکتا ہے مطلب یہ ہے کہ اگر ایک بندے کے ہاتھ میں آجائے اور وہ چلتا پھرتا دکھائی دے۔ لیکن جہاں تک ایم۔ پی۔ ایز حضرات کے ہیں ان کی تو پریولینجز میں یہ آیا ہوا ہے اگر ہوم سیکرٹری نے امانت شاہ کو کوئی ایسی بات کی ہو جو Non-prohibited کے بارے میں ہو چونکہ آپ کو بلکہ سارے ہاؤس کو معلوم ہے کہ کلاشنکوف جو ہے وہ Non-prohibited bore میں آتی ہے۔

جناب سپیکر: وہ Prohibited bore میں آتی ہے۔

وزیر قانون: نہ وہ Prohibited bore میں آتی ہے، اور نہ وہ Non Prohibited bore میں آتی ہے جی۔ تو اس کا لائنسنس ہم ایشو نہیں کر سکتے۔ باقی رہا پاکستان کا مسئلہ تو پاکستان کا لائنسنس تو تقریباً تقریباً Prohibited Bore جو ہے وہ تو یہاں پر دیتے ہیں۔

جناب وجیہ الزمان خان: جناب سپیکر! میں اسی حوالے سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں اگر اجازت ہو تو۔۔۔
جناب سپیکر: اجازت ہے۔

جناب وجیہ الزمان خان: Thank you, Janab e Speaker Sir یہ اسلحے کا بڑا اہم ایشو ہے جو آج Discuss ہو رہا ہے۔ اس میں بات یہ ہے کہ امن و امان کی ذمہ داری آپ کہیں بھی جائیں تو پولیس کے اوپر ہوتی ہے لیکن ہماری پولیس کی حالت آج کل یہ ہے کہ ہر تھانے میں چھ سات سے زیادہ آدمی نہیں

ہوتے اور لوگوں کو صحیح Protection مل نہیں سکتی۔ یہاں تک کہ ہمارے ایک آنریبل ممبر عالمزیب صاحب پہ قاتلانہ حملہ بھی ہوا ہے۔ اس قسم کے حالات ہیں تو میری گزارش ہے کہ وفاقی حکومت سے یہ ایبل کی جائے اس ایوان کی طرف سے کہ لائسنس لوگوں کو دیئے جائیں، جتنے لوگ مانگتے ہیں کیونکہ غلط کام جتنے بھی ہیں وہ License Weapons سے نہیں ہوتے، وہ Illegal weapons سے ہوتے ہیں اور Illegal weapons پہ پابندی لگائی جائے اور سخت سے سخت سزا دی جائے لیکن جو لائسنس لینا چاہتا ہے تو وہ اپنے تحفظ کے لئے لینا چاہتا ہے، وہ غلط کام کے لئے نہیں لینا چاہتا۔ تو لائسنس کی فراہمی کا صوبے کو اختیار ہونا چاہئے۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: ارشد خان صاحب۔ ارشد صاحب۔

جناب محمد ارشد خان: ما تپوس کرے وو باقاعدہ ہفہ مخکبئی D.C.O له ورغلم تاسو خنگه دا کتاب وائی چہی خلور دغه په لائسنسدارے به د دې د پارہ راوړے چہی تاسو ته په دغه معاف کوؤ، تیکس په معاف کوؤ که څه داسې څه خبره وه۔ هغې د پارہ چہی لارم وائے چہی دا مونږه اوس په دې باندې سوچ کوؤ مونږ ته چتھی راغله ده، لیتر راغله دے د ہوم ډیپارٹمنٹ نہ چہی تاسو یو کولې شے۔ یو ایم۔ پی۔ اے ته یو ورکولې شے۔ دا خلور چہی کوم په کتاب کبئی لیکلی دی دا نہ شی ورکولې۔ نوزہ ہوم ډیپارٹمنٹ نہ د ہوم سیکرٹری حوالہ لارم۔ ہوم سیکرٹری دا خبره اوکره چہی دا مونږه مرکز ته دا چتھی لیبرلے ده او تاسو مہربانی اوکره د هغې پورې خبره اوکره نو دا زمونږه دا پریویلیج چہی کوم اوسه پورې ټولو ته ملاؤ شوې دے د دې نہ مخکبئی د دې خبرې، زه وائم چہی د لاء مسنتر نہ زمونږه طرف نہ دا تپوس اوکری چہی دا څه چل دے۔ دا پریویلیج مونږ ته ولې نہ ملاویری۔

جناب سپیکر: مظہر صاحب! مظہر صاحب۔

جناب مظہر علی قاسم: شکر یہ جناب سپیکر۔ جناب! میں ایک چیز عرض کرنا چاہتا تھا کہ ایک پریویلیجز ایکٹ کی بک ہمیں دی گئی ہے جسکے اندر دو چیزیں لکھی گئی ہیں۔ ایک لکھا گیا ہے کہ آپ کو Four allowed licenses ہیں تو جو آدمی سیکرٹری ہوم کے پاس جاتا ہے یا کسی بندے کے پاس بھی تو وہ کہتا ہے کہ جی اس

کے اندر پیشک لکھا ہوا ہے لیکن ہم آپ کو نہیں دے سکتے۔ اسی طرح اس میں Bridges کے اوپر جو ٹول ٹیکس ہوتا ہے اس کی Exemption دی گئی ہے۔ سر! یا تو مہربانی کریں کہ اس بک کے اندر سے اس کو Eliminate کر دیا جائے، ایک لکھ دیا جائے کیونکہ ہاؤس کی Derogatory position اس میں سامنے آتی ہے تو Kindly یا اس میں اس طرح کیا جائے یا منسٹر صاحب اس چیز کو Strictly take up کریں کہ سیکرٹری ہوم کون ہوتا ہے کہ ایک چیز اسمبلی نے لکھی ہوئی ہے اور اس کو وہ کہتا ہے کہ یہ نہیں ہو سکتی ہے۔ یہ تو کوئی بات ہے۔

جناب سپیکر: جہاں تک پریوینج ایکٹ میں اس کا تعلق ہے اگر فیڈرل گورنمنٹ کے کسی لاء سے یہ Contradict نہیں کرتا تو میرے خیال میں اس پہ من و عن عمل کرنا چاہئے۔ اس پہ من و عن عمل کرنا چاہئے۔ یہ Breach of privilege ہو گا اگر Cogent reason اس کے پیچھے نہیں ہو گی۔

شہزادہ محمد گتاسپ خان (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر! ایک گزارش کرونگا کہ لاء منسٹر صاحب اس بارے میں سیکرٹری ہوم کے ساتھ بات کر لیں اور ہاؤس کو Inform کر دیں۔ اگر اس میں کوئی ایسی بات ہو جس کی ممانعت ہو تو آپ کے نوٹس میں لے آئیں۔

جناب سپیکر: میں نے تو شروع میں کہہ دیا ہے کہ آپ کل تک کا ان کو ٹائم دے دیں اور وہ پورے Brief لے کر آجائیں گے۔

جناب جمشید خان: سب پورے ورلہ ٹائم ور کو سے چھی دو ی جواب راوری۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، وہ کل تک ان شاء اللہ ہاؤس کو مکمل انفارمیشن فراہم کر دیں گے۔

شمال مغربی سرحدی صوبہ ملازمت سے برطرفی (خصوصی اختیارات) (ترمیمی) بل

مجر یہ 2003 کو فوری طور پر زیر غور لانا

Mr. Speaker: Item No. 8 and 9. The honourable Minister for Law and Parliamentary Affairs. N.W.F.P to please move, on behalf of the honourable Chief Minister, N.W.F.P, that the North West Frontier province removal from service (Special powers) (Amendment) Bill, 2003 may be taken into consideration at once. The honourable Minister for Law and Parliamentary Affairs.

Malik.Zafar Azam (Minister for Law and Parliamentary Affair):
Thank you Sir, on behalf of Chief Minister, N.W.F.P, I beg to move that the North West Frontier Province, removal from Service (Special power) (Amendment) Bill, 2003 may be taken into consideration at once. Thank you sir.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the North West Frontier Province, Removable from service (Special powers) (Amendment) Bill, 2003, may be taken into consideration at once. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Since no amendment has been
(Interruption)

جناب بشیر احمد بلور: No, No، د د د د د مونیج Objection کوؤ۔ دے بل باندی د بحث اوشی او دا داسی بلڈوز کوئے مہ۔ دا خودیر Important خبرہ دہ چہی دا دوی پہ ہغہ پیش کرو او تاسو ورتہ وائے چہی بس پاس ہم کرو۔ زما دا خواست دے چہی دے باندی Discussion اوشی دا د Services نہ د Termination خبرہ دہ۔ دا یو دومرہ اختیارات ملاویری، دا بیورو کریٹس د پارہ د سول سروس د پارہ ڊیرہ لویہ خبرہ دہ۔ لہ دے باندی خبری کول غواړی۔ بیا ما تاسو تہ اووے خوتا سویو دم ہغہ تپوس او کرو تاسو نہ دی۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: نہ اپوزکر لے خوا اوس نشی۔ چیئر نہ رولنگ راغلی دے۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

وزیر قانون: چیئر سے جب رولنگ آگئی ہے تو پھر تو، ٹھیک ہے۔ اس میں میں ایک بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں ایک سیکشن جو ہے اس کو Add کرنا ہے (a)3۔ اس میں سر! Simple سی بات ہے کہ پہلے جو Ordinance تھا اس میں جو عدالت سے سزایافتہ ہو جاتا تو اس کے متعلق کوئی وضاحت نہیں تھی تو یہاں پر اس چیز کی وضاحت کی گئی ہے، آپ دیکھ سکتے ہیں کہ،

Established charges of corruption or moral turpitude, it shall pass order of dismissed from service of the delinquent person in

government service or incorporation service which shall be effective from the date of his conviction by a court of law.

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر! دے باندی Objection دے دا، تاسو اوئے ہغی کبھی ستا سو اختیارات دی نو دہغی فیصلہ بہ کمیٹی کوی نو دا بہ کومہ کمیٹی بہ وی، د دی بہ خہ پوزیشن وی۔

Minister For Law: (b) Charges other than corruption or moral turpitude, it may in the light of the feat and circumstances of the case, decide as to whether it is a fit case for taking departmental action under the ordinance, and if it so decides it may, subject to the provisions of sub-section (2) of section 3, impose any penalty provided by this ordinance as it may deem fit.”

سر یہاں پر اگر Appointing authority یہ سمجھے کہ اس کو Dismissal کے علاوہ بھی کچھ ہو سکتا ہے تو پھر میرے خیال میں قباحت ہی کوئی نہیں ہے کیونکہ اس سیکشن کو تھوڑا اور Explicate کیا گیا ہے۔

جناب بشیر احمد بلور: زما دا عرض دے جی چہ دا سرکاری ملازمین چہ دی دا د چا ذاتی ملازمین نہ دی۔ دا چہ Appointing authority دے د ہغہ دے Decide کوی چہ دا دے مونبر Dismiss کوؤ۔ دے تہ دا سزاگانے ورکو۔ زما دا خیال دے چہ دے باندی لبر Discussion اوشی چہ دا لبر صحیح طریقے سرہ ہغہ شی۔ دا خو یو قانون بہ جو رشی دا سببا چہ اتھارتی چہ د ہغہ یو سری نہ خفا شی نو دا بہ یو بہ ذاتی رنجش وی، پولیٹیکل رنجش بہ وی نو ہغہ بہ وائی چہ دا سرے د، کرپشن Mal-practice that is all right, but there is an open field for the Appointing Authority دا لبر کنٹرول کول غواری چہ دے بارہ کبھی منسٹر صاحب دے باندی پخپلہ سوچ اوکری مونبر۔۔۔

وزیر قانون: نہ نہ ہم بڑی سوچ کے بعد یہ لائے ہیں۔ کیونکہ Affect ہونے والے بندے کے لئے Ground وسیع کر دیئے۔

جناب بشیر احمد بلور: نہیں جی دیکھیں جہاں تک کرپشن اور Mal practice کی بات ہے وہ ہم مانتے ہیں مگر اس کو ایسے لے جا رہے ہیں کہ جو Appointing authority ہے اس کو اختیار دے رہے ہیں۔

وزیر قانون: جی، Appointing authority تو Already ordinance میں ہے۔

جناب بشیر احمد بلور: تو میں یہ عرض کرتا ہوں کہ آپ اس کو اس کے رحم و کرم پر چھوڑ رہے ہیں۔ وہ تو گورنمنٹ سرونٹ ہے کسی کا ذاتی Servant تو نہیں ہے۔ کل کسی کے ساتھ بھی اسے اختلاف ہو سکتا ہے تو وہ اس کو کہہ دے جی کہ میں اس کو Dismiss کرتا ہوں۔ یہ ذرا مہربانی کر کے اسے Reconsider کریں۔

وزیر قانون: وہ تو پہلے سے ہے۔

جناب سپیکر: جی، شہزادہ گستاپ خان۔

شہزادہ محمد گستاپ خان (قائد حزب اختلاف): سر! چونکہ، This law، سر! ہم چاہتے ہیں کہ جو Male practices کریں، جو کرپٹ ہوں جو کسی Moral turpitude میں Involve ہوں، جو لوگوں کو ریلیف نہ دیتے ہوں Who is a hurdle in honesty راستے میں Hurdle ہو تو ہم چاہتے ہیں کہ اسے سزا ملے لیکن سر! سزا کون دے؟ وہی شخص جو یہ Determine کرتا ہے کہ یہ آدمی غلط ہے اور وہی اسے پیش کرتا ہے اور وہ خود جج ہوتا ہے کہ میں Determine کرتا ہوں کہ یہ آدمی غلط ہے اور وہی اسے پیش کرتا ہے اور وہ خود جج ہوتا ہے کہ میں اسے سزا دوں۔ سر! Honesty of judgment اس طرح سے ہے کہ ایک آدمی کو پیش کیا جائے اور سزا دینے والا وہ نہ ہو۔ ایک آدمی اس پر الزامات عائد کرتا ہے تو He cannot determine کہ یہ آدمی غلط ہے اگر وہ کرے گا تو He is prejudiced اور اس کی بات کو کوئی یقین سے مانے گا بھی نہیں۔ تو ہم چاہتے ہیں سر! There should be court legislation لوگوں کو ریلیف ملے، لوگوں کا کام ٹھیک طریقے سے ہو اور کرپشن کو ہر جگہ پر Discourage کیا جائے، Male practices کو Discourage کیا جائے، ہم Assist کرنا چاہتے ہیں اس پر گورنمنٹ کو لیکن ہم یہاں یہ بھی چاہتے ہیں کہ جس کو Pin point کیا گیا ہے اور جو آدمی point کرتا ہے، He should not be given the authority to punish him، punishment کوئی اور اتھارٹی دے۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: جی، اسی طرح پرسوں بھی ایک واقعہ ہوا تھا۔ مجھے یہ بتایا گیا تھا کہ رولنگ کے بعد اگر آپ بحث کرنا چاہیں تو یہ چیئر پر عدم اعتماد ہے اور یہی مسئلہ اب بھی سامنے آرہا ہے Kindly میں ان کی انفارمیشن کے لئے یہ جو پہلی ہماری سیکشن 3 کے ساتھ Read with section 3. The dismissal or removal of a premature retirement from service or reduction to the lower post or pay scale of the person under sub-section (1) all not absorb such person from liability to any punishment to which he may be liable for an offence committed by him under any law while in service, so یہاں پر کوئی ذکر نہیں ہے کہ اگر عدالت میں کسی کو سزا ہو جائے تو اس میں تو Amendment نہیں لارہے ہیں۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر! یہ وہ کبھی زما۔۔۔۔

جناب سپیکر: بشیر احمد بلور صاحب! تاسو دا Statement of objects and reasons اگورٹی کنہ، دا It is desirable to amend the N.W.F.P. Removal from Service (special power) ordinance, 2000, and insert a new section 3- A therein in line with the Federal Government to ensure consistency of law. The Provincial Government has adopted the substantive law of the Federal Government; therefore, all the amendments are to be incorporated in the Law of the Provincial Government on the patten of Federal Government.

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! زما صرف تاسو تہ دومرہ زما یو منت، زہ یو عرض کوم۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب بشیر احمد بلور: پہ دیکھنی دا لیکلی دی Charges other than corruption and moral practice. دی کپری خہ Moral charges بہ ہم نہ وی ہم ہغہ فیصلہ بہ ہغہ کوی چہ دا Dismiss کپری شی نو زما دا مقصد دہی چہ یو سرے ہغوی Moral خبرہ اوکری یا کرپشن اوکری یا ہغہ تہ کورٹ سزا ورکری نو مونبرہ وایو چہ دے پھانسی کپری خو پہ دیکھنی ہغہ وائی چہ دا Charges other than

This is the main problem نو corruption and that د کرپشن نه علاوہ خو Other than خو ہریو چارج کیدے شی، زہ کور اوگر خیلیم یا ما سلام اونہ کرہ۔
Shahzada Muhammad Gustasap Khan (Opposition leader): Sir, what can be the charges, other than---?

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ بشیر احمد بلور صاحب! دا Stage تاسو اگورئی Rule 105, passing of Bills When a motion that a Bill be taken into consideration has been carried and the Bill has been considered clause by clause and no amendment of the Bill is made, the member in charge may at-once move that the Bill be passed

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! ما خو ہم تاسو تہ دغہ۔۔۔

جناب سپیکر: مطلب دا چہ Amendment خو تاسو نہ دے راویرے کنہ؟

جناب بشیر احمد بلور: دا خو مونبر تہ نن دا ملاؤ شو کنہ مخکبئی دا مونبر تہ نہ دے ملاؤ شوی، ہمیں تو اب ملا ہے۔

جناب سپیکر: یہاں تو نہیں ہے، Amendment تو یہاں ہے ہی نہیں، That was not in order.

جناب بشیر احمد بلور: دوی خوئے تبیل کوی کنہ۔

جناب سپیکر: نہ نہ ما دا۔۔۔۔۔

جناب انور کمال: سپیکر صاحب! کہ اجازت وی جی؟

جناب سپیکر: جی۔

جناب انور کمال: دا ہاؤس چونکہ Legislative Body دہ او زہ پہ دہی باندہی پوہیرم چہی پہ دیکبئی چہی خومرہ معزز اراکین دلته کبئی ناست دی دہی اکثر خلق بہ داسی وی چہی دے بل کبئی چہی کوم دوی Amendment راویری نو دہغی پہ اہمیت باندہی بہ نہ پوہیری پکار دا داسی وی چہی کوم اوربجنل آرڈیننس وی او دوی کوم Amendment راویری نو ہغہ د دومرہ واضحہ وی چہی ہریو سری تہ دہغی د افادیت پتہ اولگی چہی د اول آرڈیننس کبئی کوم قباحت وو کوم نقصان وو حکہ چہی دا آرڈیننس تقریباً د دریو کالو نہ مخکبئی

راغلے دے او نن چہی پہ ہغہی کبہی تاسو Amendment راؤرئی او د ہغہی پہ Objectives کبہی تاسو خالی د دہی خبری وضاحت کوئی چہی چونکہ د فیڈرل گورنمنٹ سرہ تاسو دا مطابقت کوئی خکہ مونبرہ پہ دیکبہی دا Amendment راؤرو۔ مونبرہ تہ دا پتہ نشتہ دے چہی د فیڈرل گورنمنٹ کوم Rules دی چہی د ہغہی سرہ Consistency پیدا کوئی نو دا چہی بشیر خان خیرہ او کرہ پہ دیکبہی لہر پکار داسی وی چہی دا تاسو یو کمیٹی تہ حوالہ کرئی ہغہ د لاء ریفارمز کمیٹی ستاسو موجودہ پہ ہغہی کبہی د Thrash out شی او کہ پہ دہی باندہی خہ نقصان نہ وی نو پہ دہی باندہی مونبرہ د مخالفت برائے مخالفت قائل نہ یو مونبرہ بہ ئے بالکل سپورٹ کوؤ But we should know مونبرہ پہ دہی یو Question or answer دو مرہ وخت ضائع کوؤ او خان پرے ورباندہی پوہہ کوؤ او چہی پہ کوم خائے کبہی د Legislation خبرہ راشی نو ہلتہ مونبرہ سترگے پرے باندہی پتے کرہ او چہی کوم Legislation مخے تہ را روان وی As it is دا Accept کول نہ دی پکار، پکار دا دی چہی پہ دہی باندہی Discussion اوشی خان ورباندہی ہر خوک پوہہ کری او کہ فائدہ ئے وی نو مونبرہ بہ ئے بالکل سپورٹ کرہ۔

وزیر قانون: جناب سپیکر صاحب! انور کمال خان کو میرے خیال میں، ہم Amendment نہیں لارہے کسی بل میں۔ ہم اس میں ایک سب سیکشن، یہ سیکشن 3(A) add کرنا چاہتے ہیں کیونکہ وہاں فیڈرل گورنمنٹ میں۔۔۔

جناب سپیکر: Inconsistency ہے اس کو Remove کرنے کے لئے۔

وزیر قانون: اس میں، Removal ہے، وہ تو نہیں کر رہے ہیں۔

جناب انور کمال خان: ہمیں تو یہ معلوم نہیں ہے بلکہ اسی کے سلسلے میں What I asked him کہ

Inconsistency کہاں پر ہے؟ They should place both the Bills at par اور وہ

ہمیں بتائیں کہ جی یہ Inconsistency ہے اس میں، پھر تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

وزیر قانون: اس میں جی آپ دیکھیں، یہ جو پہلے والا ہے وہ تقریباً اس کے ساتھ ملتا ہے آخری۔۔۔۔

جناب امانت شاہ: سپیکر صاحب! انور کمال صاحب خو وائی چپی دوی نہ پوهیبری
خو ماتہ بنکاری چپی دے پرے پخپلہ پوره پوهہ نہ دے، دہ دا خبرہ داسی اوکرہ
چپی۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہ دا خبرہ داسی نہ دہ، پہ رولز، پلیز، پلیز، پلیز۔

جناب انور کمال: زہ ہم نا پوهہ یم ما خودا نہ دی وئیلی چپی زہ پوهیبرم۔

جناب امانت شاہ: زما عرض دا دے چپی دے پخپلہ پہ دپی شی باندی پوره ورسیدلے
نہ دے ہسی چپی کوم دے نوا اعتراضات کوی۔

جناب بشیر احمد بلور: دوی پہ دپی باندی ڍیر بنہ پوهیبری مونر پہ دپی نہ وایو چپی نہ
پوهیبری خو مونر دا وایو چپی د دپی یو Process دے هغه مونر دا وایو چپی دوی
دا وائی چپی دا مونر ٲیبیل کرو۔

جناب سپیکر: بشیر احمد بلور صاحب! پہ Objects and reasons کبھی یعنی
مطلب دا دے هغوی دغه کرے دے چپی مونرہ دا Inconsistency وہ د هغی د
پارہ یعنی مطلب دا دے چپی مونرہ دا دغه کرے دے چونکہ دلته کبھی اوس
Amendment خو نیشتہ دے، If amendments have been made in a Bill, the Speaker, on his own motion, may and on the request of any member, shall direct that the Bill be examined with a view to report what amendments of a formal or consequential character should be made in the Bill as a matter of drafting by a committee consisting of the Minister, whose department, the bill relates. The member who introduce the Bill, advocate general and the deputy speaker are member of the Panel of Chairman, nominated by the Speaker and such report shall be presented within such period as the Assembly may direct.

یعنی دا د Amendment, amendment خو پہ کبھی شوپی نہ دے بیا 102
Submission of Bill clause by clause, sub rule (1). Not, with-
standing anything contained in these rules, it shall be in the
discretion of the Speaker, when a motion that a Bill be taken into
consideration has been carried, to submit the Bill, or any part of the
Bill, to the Assembly clause by clause. When the procedure is
adopted, the Speaker shall call each clause separately and when the

amendments relating to it have been dealt with, shall put the question that this clause (or as the case may be, that this clause as amended) stands part of the Bill.

چونکہ اس میں تو Amendment propose ہی نہیں ہوئی ہے، لہذا میرے پاس تو اور Alternative نہیں ہے کہ میں Clause by clause ہاؤس کے سامنے اس کو Put up کروں اور اس میں اور بالکل قباحت نہیں ہے جس طرح کہ Objects and reasons میں بیان کیا گیا ہے کہ یہ In consistency تھی اور اس کو دور کرنے کے لئے اس کو Remove کرنے کے لئے یہ Amendment لائی گئی ہے، Addition ہے۔

جناب بشیر احمد بلور: اب آپ فرما رہے ہیں کہ یہ Amendment نہیں ہے Addition ہے مگر میری ریکورڈسٹ یہ ہے کہ یہ Part of the Bill ہے اور یہ قانون بن جائے گا۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے نہ میں سول سروس میں ہوں۔ میری کوشش ہے کہ اپنے جو سول سروس کے لوگ ہیں ان کے ساتھ زیادتی نہ ہو۔ اب دیکھیں جو آپ نے Addition کی ہے تو وہ بھی ایک قانون بن جائے گا Amendment نہیں ہے مگر Addition ہے، آپ ایک قانون لارہے ہیں اور اس کے ساتھ Addition کر رہے ہیں That is also indirectly amendment, میں عرض کرتا ہوں کہ اس میں آپ کو اختیار دے رہے ہیں کہ جو Male practice بھی نہ کریں، جو کرپٹ بھی نہ ہوں، جن پر کرپشن کا کیس بھی نہ ہو، اس پر بھی آپ کی اتھارٹی ایکشن لے سکتی ہے۔ میرا صرف مقصد یہ ہے کہ وہ اتھارٹی اسی وقت ایکشن لے جب اس کو کوئی Competent authority accept کرے اس کو، میں ایکشن بھی لیتا ہوں اور میں اس کو سزا بھی دیتا ہوں، میں اس کو سمجھتا ہوں تو میرا مقصد یہ ہے کہ سول سروس کسی کے گھر کے نوکر نہیں ہیں، یہ عوام کے نوکر ہوتے ہیں۔ آپ کا کسی بھی ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ کے ساتھ اختلاف آجائے تو سیاسی پر اہم آتی ہے۔

جناب انور کمال خان: جناب سپیکر! اگر آپ یہ بل پہلے پڑھ کر دیکھیں تو اس میں آپ کہہ رہے ہیں کہ یہ Amendment نہیں ہے اور اس کے شروع میں یہ لکھا گیا ہے۔ A Bill further to amend the North West Frontier Province removal from Service (Special Powers) ordinance 2003 Preamble Where as it is expedient further

یہ to amend the North West Frontier Province removal from service

Amendment نہیں ہے تو اور کیا ہے؟

جناب سپیکر: نہیں، میرا مطلب یہ ہے کہ اس میں کسی معزز رکن کی طرف سے Amendment نہیں آئی ہے، تو Alteration, addition اور یہ سب Amendments ہیں۔

جناب وجیہ الزمان خان: سپیکر صاحب! ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں۔ یہ بڑا اہم ایشو ہے جو اس وقت اسمبلی میں اٹھایا گیا ہے، میری آپ کی وساطت سے اپیل ہے کہ اگر اس میں تھوڑا ٹائم اور دے دیا جائے تاکہ ہم اس میں Amendments یا سپلیمنٹری ایڈیشن،
جناب سپیکر: وہ سٹیج تو گزر گئی ہے۔

جناب وجیہ الزمان خان: ہمیں تو یہ آج ملا ہے۔

جناب سپیکر: تین دن کا ٹائم تھا اور وہ گزر گیا ہے۔

جناب وجیہ الزمان خان: اگر چیئر کی وساطت سے ہمیں اور ٹائم مل جائے۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور: دو دن چھٹی تھی Saturday and Sunday لہذا اس کو تو آپ Count نہ کریں

نہ Working day, these are not working days

جناب سپیکر: نہیں، یہ تو پہلے introduce ہو چکا ہے۔

جناب بشیر احمد بلور: نہیں، ہمیں تو Monday سے پہلے نہیں ملا تھا۔

جناب سپیکر: پھر؟

جناب بشیر احمد بلور: ہمیں تو یہ Friday کو ملا ہے۔

جناب سپیکر: یہ 23/09/03 باندھی دا پہ ورو مبیئی ورخ باندھی دا۔

وزیر قانون: ہم نے 23-09-03 کو یہ دیا تھا۔

جناب سپیکر: یہ 23-09-03 باندھی او درے ورخے د 23-09-03 نہ واخلد د هغی

Amendment وو۔

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! زما دا ریکویسٹ دے چي مونڙ پہ دِي باندِي دغه نہ کوؤ خوشناسو چي ستاسو د پارہ زمونڙ د ٲولو د پارہ پرابلم وِي، د دوي د پارہ بہ پرابلم وِي پہ دِي باندِي تاسو رولز لڙ Relax کړئي خودا شے لڙہ مہرباني د دوي او کړئي چي دا Reconsider کړئي۔

وزير قانون: اس ميں توسول سرونٹس کورعايت دي گئي ہے۔

جناب سپیکر: پليز آرڈر پليز۔

وزير قانون: جي پہ ديکڻي لکه هغه مونڙ اوس کڙہ دے زه خو وایم چي د پاسنگ د پارہ بہ ئے پيش کڙو۔

جناب محمد ارشد خان: يوه مہرباني او کړئي جي زمونڙ هغه اصلي لاء منسٽر جي نہ دے راعلے نن، عبد الاکبر حان نو وایم که هغه ته مو دا خبره ايساره کڙہ نو د دِي کنفيوژن نہ بہ بيچ شو شوک وائي چي Amendment دے شوک وائي چي نہ دے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the North West Frontier Province Removal from Services (Special Powers) (Amendment), Bill, 2003, may be taken into consideration at once. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those are against it may say 'No'.

(The motion was carried).

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Since no amendment has been moved by any honourable member in clause 1 to 3 of the Bill, therefore, the question before the House is that clause 1 to 3 may stand part of the Bill. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried).

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 3 stand part of the Bill. Preamble is also stand part of the Bill. Now the honourable Minister for Law and Parliamentary Affairs, N.W.F.P., to please move, on behalf of the honourable Chief Minister, N.W.F.P., that the North West Frontier Province Removal From Service (Special Powers) (Amendment) Bill, 2003, may be passed. The honourable Minister for Law and Parliamentary Affairs.

Minister for Law: Thank you sir, on behalf of Chief Minister, N.W.F.P., I beg to move that the North West Frontier Province,

Removal From Services (Special Powers) (Amendment) Bill, 2003, may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the North West Frontier Province Removal From Service (Special Powers) (Amendment) Bill, 2003, may be passed. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried).

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed. The House is adjourned for tea break.

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی چائے کے لئے ملتوی ہو گئی)

وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر، سپیکر صاحب! دا خلق بہ ہم راشی۔

جناب سپیکر: بشیر احمد بلور صاحب!

جناب بشیر احمد بلور: ماتہ سحر باہر خلق ملاؤ شو جی چہ حکومت فیصلہ کری وہ چہ پنخہ کالو د پارہ Age relaxation دوئی ور کرے دے پہ دغہ سلسلہ کبھی د ہغوئی یو صدر صاحب اوس ما سرہ ملاؤ شو، ہغوئی وئیل چہ مونبرہ د سول ججیانو Apply کری وہ خو مونبرہ تہ ہغوئی اوسہ پورہ نمبرے نہ راکوی چہ تاسو لہ Age relaxation مونبر، چہ کوم وخت مونبرہ Advertise کرے وو ہغہ وخت د دہ Age relaxation نہ وو، وے چہ دا اوس راغلو نو مونبرہ ئے تاسو تہ نہ ورکوؤ زما بہ دا خواست وی وزیر قانون صاحب تہ، چہ یو قانون جوڑ شو خلقو تہ تاسو Relaxation ور کر و لہ ہغوئی نمبرے چا تہ نہ دی ایشو کری نو پکار دا دہ چہ تہ نمبرے ایشو شی او د ہغوئی تہولو involvement پکبھی اوشی، دا ہم تاسو پکبھی نہ دی وئیلی چہ دا بہ د کلہ نہ Implement کبری نو پکار دا دہ چہ ہغہ غریبانانو خلقو تہ ہم دا اجازت ملاؤ شی او ہغوئی تہ Age relaxation وشی۔

جناب سپیکر: جی

ملک ظفر اعظم (وزیر قانون): مہربانی سپیکر صاحب۔ دا اوس ماتہ ہم دا دغہ ئے را کرو نو ما هغوئی ته تسلی ور کرپی وه چي زه ان شاء الله د لاء ډيپارټمنٽ نه دا پوښتنه او کړم چې دا کوم تاريخ نه تاسو Implement کړی ده يا دا لاء چې زمونږه کومه پاس شوې ده نو ان شاء الله زمونږه پورا همدردي د دوی سره دی او دا به اوکړو جی۔

جناب اسرار اللہ خان: سپیکر صاحب! زما یو پوائنټ آف آرډر دے کہ اجازت اوکړئی جی۔

جناب سپیکر: جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان: سپیکر صاحب! ډیره اہم مسئلہ ده جی دا Mutation feel چې کوم دے اول به سو روپی داخل خارج وو کنه جی۔ اوس داسې شوې دے چې کینټ فیصلہ په دې باندې کړیده او دا فیس چې کوم دے ډیر ئے سوا کړے دے۔ اول چې کوم پنخه ای کړه دی هغوئی باندې سو روپی او دے نه پس ہر ای کړ باندې سو روپی دی نو Within family کہ تاسو کوی پلار ئے ځوئی ته کوی او داسې حبه او تملیک چې کوم ته وائی هغه باندې دا فیس اوس Increase کہ تاسو دوه سوه کنالہ زمکہ وی نو دے باندې تقریباً دو ہزار پورې اورسی نو دا زمیندار و سره ډیر زیاتے دے او Within family چونکہ دا خو شرعی وارث وو نو د هغه دا فیس، روز مونږه ډی آئی خان خواه ته خو ډیرے زیاتے زمکے دی، بارانی زمکے دی او هلته دا ډیر زیات پرابلم دے او دویمه خبره پکښې دا ده چې د دې د پارہ څه Legislation نه دے شوې۔ دا خو پکار دا وو چې کینټ به Discussion نه اخستی اسمبلی ته به داشے راتلے او دے ځائے نه به دیکښې Legislation کیدے او دا ډیر زیات، زیات شوې دے۔ مہربانی د اوکړی دا د واپس کړی۔

جناب سپیکر: جی سراج الحق صاحب!

جناب سراج الحق (سینیئر وزیر خزانہ): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر صاحب! اسرار اللہ گنڈا پور صاحب چې زمونږه د دې کومې مسئلے باره کښې خبره او کړه تاسو ته به په علم کښې وی چې دا ځل مونږه څه فیسونه کم کړی دی چې د

ہغی اثرات پہ عامو خلقو بانڈی پریوتل او صرف پہ ہغہ خیز کنبی اضافہ شوہی
 دہ ہغہ ہم معمولی دہ یا Normal دہ چہ ہغہ د دہی ڊیرو زمکو د خاوندانو سرہ
 تعلق لری او دے وجے نہ د پنجاب د سندھ او د بلوچستان پہ نسبت بانڈی
 زمونہ ریتس چہ کوم دی دا اوس ہم ڊیر زیات کم دی او دا شرح پورا کمہ دہ
 بیا ہم کہ د دہی پہ بارہ کنبی د دوئی دا خیال وی او واقعی چرتہ Real problem
 وی نو مونہ دے بانڈی ہر قسمہ خبرہ کولہ شو، زمونہ پہ شریکہ کور دے سر!

مہنگائی اور بے روزگاری پر بحث

Mr. Speaker: General discussion on price hike and unemployment.

مہنگائی اور بے روزگاری پر بحث میں حصہ لینے والے معزز اراکین کے اسمائے گرامی۔ پہلے نمبر پر سید مرید کاظم
 شاہ صاحب لیکن اپوزیشن لیڈر کہاں پر ہیں؟ سید مرید کاظم شاہ صاحب۔ پانچ منٹ میں ان شاء اللہ آپ اپنا
 مدعا بیان کریں گے اور Repetition بھی نہیں ہوگی۔

سید مرید کاظم شاہ: شکریہ سپیکر صاحب۔ سر! مہنگائی اور بے روزگاری ایک بہت اہم مسئلہ ہے۔ ہم تو خوش
 تھے کہ موجودہ حکومت ایک اسلامی حکومت آئی ہے اس میں ان چیزوں کا ازالہ ہو جائے گا اور حکومت کے
 ان نو مہینوں میں ہم نے دیکھا ہے کہ کسی چیز کی قیمت کم تو نہیں ہوئی، بڑھی ضرور ہے۔ پراہم ضرور بڑھ
 گئے ہیں۔ جناب والا! ہم Daily یہ کہتے ہیں کہ Law and order کا مسئلہ ہے۔ Basic مسئلہ ہمارا
 یہی ہے بے روزگاری اور مہنگائی ہے۔ اگر مہنگائی اور بے روزگاری کو کنٹرول کر لیا جائے تو آپ یقین کریں کہ
 یہاں پر کوئی لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ نہیں ہوگا۔ جتنی ڈکیتیاں ہو رہی ہیں جو کچھ آجکل ہو رہا ہے وہ صرف
 بے روزگاری کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ کیونکہ آج کل کے زمانے میں ایک آدمی اپنی تنخواہ پر جس طرح کے
 حالات ہیں گھر کا گزارا نہیں کر سکتا۔ جناب والا اس وقت اگر آپ ہر آدمی کو دیکھیں تو وہ متفکر ہے بڑے
 سے بڑا آدمی بھی اپنے گھر میں خرچہ پورا نہیں کر سکتا لیکن اس حکومت نے پہلے تو کیا کیا، ابھی انہوں نے کہا
 کہ Ban اٹھ گیا ہے۔ لیکن Ban کیا اٹھا جی کہ Ban پر بھی اوپن پیسے لئے جارہے ہیں۔ ایک غریب آدمی
 جس کے پاس کھانے کے لئے پیسے نہیں ہیں۔ اب ڈی آئی خان میں اس دن حفیظ اللہ نے بہت اچھی بات کی
 ہے، Clear بات کی ہے کہ ڈی آئی خان میں اوپن بولی لگی ہوئی ہے۔ آپ جس کے پاس چلے جائیں،
 میرے حلقے میں ایجوکیشن میں اوپن پیسے لیے جارہے ہیں ایک آدمی پنشن پر گیا اس کا Right بنتا تھا کہ کلاس

فور کی سیٹ پر اس کا بیٹا لگتا۔ Land owner نے بھی اس کے بیٹے کے لیے لکھ دیا لیکن پرائمری سکول میں دوسرے شہر سے پیسوں پر ایک آدمی کو بھرتی کر لیا گیا، یہ ظلم کی بات ہے۔ سر! اگر ایسی چیزوں کی اس حکومت سے بھی توقع کی جائے تو پھر میرے خیال میں نواز شریف حکومت اور بے نظیر حکومت بدرجہا بہتر حکومتیں تھیں۔ کیونکہ انہوں نے لوگوں کو روزگار فراہم کئے۔ اتنا روزگار کہ کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا جو انہوں نے دیئے تھے۔ آج ہم جہاں بھی جاتے ہیں ہمیں ایک ہزار درخواستیں مل جاتی ہیں۔ ابھی واپڈا میں چار سو سیٹیں اتنی بے روزگاری ہے کہ واپڈا میں چار سو سیٹوں کے Against اسی ہزار درخواستیں جمع ہوئی ہیں۔ کتنے ظلم کی بات ہے لیکن ابھی انہوں نے Ban اس پر لگا دیا ہے۔ خاموشی سے سب کچھ ہو رہا ہے اور جو لائق لڑکے ہیں وہ تقریباً Overage ہو رہے ہیں۔ میں حکومت سے یہی التجا کروں گا کہ اسلام کے مطابق، قانون کے مطابق اسلامی قوانین کو مد نظر رکھتے ہوئے، ہمارے منسٹر صاحب ہنس رہے ہیں۔ کیونکہ میں حقیقت بیان کر رہا ہوں کہ سر! اگر ان کو میرٹ پر لیا جائے تو نہ ہم خفا ہوں گے اور نہ کوئی اور خفا ہوگا۔ اگر تمام بھرتیاں میرٹ پر کر لی جائیں اور بے روزگاری ختم کرنے کے لیے سکول کھول دیئے جائیں۔ ابھی انہوں نے زبانی کہا تھا کہ ہم نے Ban اٹھالیا ہے لیکن عملاً کوئی Ban نہیں اٹھایا گیا کیونکہ وہ صرف نیچے نیچے سے، ہیلتھ میں بھی جو بھرتیاں ہوئی ہیں خاموشی سے ہوئی ہیں۔ میں تو اپنے ڈی آئی خان تک بولوں گا یہاں کا تو میں نہیں بولتا۔ ڈی آئی خان یونیورسٹی میں جو کچھ ہوا ہے اس دن حفیظ اللہ نے کہا ہے کہ بہت زیادتی ہو رہی ہے۔ تو سر! بات یہ ہے کہ انصاف کریں۔ بیروزگاری ختم کریں اور ایسا طریقہ کار بنائیں کہ انسان کی زندگی کو موت سے بچایا جاسکے۔ اب تو ہر ایک یہ چاہتا ہے کہ میں مرنے کے لئے تیار ہوں۔ اس زندگی سے تو میرے خیال میں موت بہتر ہے۔ اسلام میں خلفاء کا وقت دیکھ لیں کہ اپنے وقت میں وہ راتوں کو جاگتے تھے، ساری رات پھرتے تھے تاکہ کوئی بھوکا نہ رہ جائے لیکن ہمارے ساتھ لوگ بھوکے مر رہے ہیں اور وزراء مزے کر رہے ہیں تو یہ ایک بڑی زیادتی ہے میں ریکوریسٹ کروں گا کہ کیونکہ یہ ایک بین الاقوامی مسئلہ ہے اور میں مانتا ہوں کہ مہنگائی ایک بین الاقوامی مسئلہ ہے لیکن اگر ہم اپنے اخراجات کو کم کریں اور تھوری سبسڈی پبلک کو دیں اور اپنے اخراجات کو کم کریں تو مجھے امید ہے کہ حکومت ضرور اس پر اور اس سے لوگ بھی خوش ہوں گے اور اگر یہ حکومت جو کہ اسلام کے نام پر بنی ہے اگر یہ خدا نخواستہ، نو مہینوں

میں تو فیل ہو گئی ہے لیکن آگے بھی یہ فیل ہوتی ہے تو لوگوں کے لئے اور کوئی راستہ نہیں ہے پھر وہ صحیح کہیں گے کہ سوشلزم ہمارے معاشرے کا دشمن ہے تو لوگ پھر اس کی طرف رجوع کرنے کی کوشش کریں گے چونکہ ہماری اس حکومت کا امتحان شروع ہو گیا ہے اس حکومت کا امتحان ہے کہ اگر یہ حکومت بھی پبلک کو ریلیف نہیں دے سکتی تو میں نہیں سمجھتا جی کہ یہ اب ہوگا۔ تو میں حکومت اور منسٹر صاحبان سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ کم از کم ڈی آئی خان میں وہ اپنی دکانوں کو بند کریں جو کھلی ہوئی ہیں ان دکانوں کو بند کر کے میرٹ پر حقدار کو حق دیا جائے۔ مجھے شرم آتی ہے اگر میں یہ بات کروں ڈی آئی خان کے حوالے سے میرے لئے شرم کی بات ہے لیکن جب ہم وہاں جاتے ہیں تو لوگ ہمیں کہتے ہیں کہ پیسے دے کر لوگوں کو لگائیں۔ ہم نے آپ کو ووٹ دیا ہے کیوں ووٹ دیا ہے، ہمارے اوپر ہنستے ہیں، ہمیں درد ہوتا ہے جی اور اس درد سے ہمیں بچایا جائے اور بیر وزگاری کو ختم کیا جائے جہاں سے ممکن ہو سکے میں نہیں کہتا کہ یہ ایک ہی دن میں کر دیں۔ یا تو مہربانی کریں بے نظیر بھٹو کے نقش قدم پر چلیں اور دن رات بھرتیاں کریں۔ آفتاب خان نے میں جب منسٹر تھا تو میرے حلقے میں صرف آٹھ سو آدمی بھرتی ہوئے جی۔ ایک حلقہ میں اور یہ ایک ریکارڈ تھا جی اور تمام فیصلے میرٹ پر ہم نے کئے تھے لیکن ابھی تو ہمیں سمجھ نہیں آرہی۔ ہم منسٹر سے لکھواتے ہیں، منسٹر صاحب لکھ دیتے ہیں کہ حقوق والے کو حقوق دیئے جائیں لیکن آگے وہ کہتے ہیں کہ فلاں سے لکھو، وہاں سے مدرسے کا چندہ دے دو تو لے لو اور مدرسوں کو بدنام کیا جاتا ہے حتیٰ کہ مدرسے میں کوئی چندہ نہیں جا رہا یہ بہت زیادتی کی بات ہے تو میں ریکویسٹ کروں گا کہ ایک پالیسی اس بیر وزگاری کے لئے واضح کی جائے تاکہ جو بیر وزگار لوگ ہیں خاص کر ان کی جو اچھی پالیسی تھی کہ جو آدمی مرتا ہے کلاس فور اس کے بیٹے کو لگایا جاتا ہے یا ڈونر کو لگایا جاتا ہے تو مہربانی کریں میری صرف ریکویسٹ ہے کہ میرا کسی پر اعتراض نہیں نہ میں کہتا ہوں کہ فضل الرحمان خدا نخواستہ کرپشن کر رہے ہیں، نہ میں کہتا ہوں کہ ایم این ایز کر رہے ہیں، نہیں یہ نچلے طبقے سے ہو رہا ہے اور بدنام ایم ایم اے ہو رہی ہے اور اس ایم ایم اے کو چاہیے کہ اس بدنامی سے بچے ہم اس کو اسلئے بدنام کرتے ہیں کہ اپنے پرچار آ رہا ہوتا ہے تو میں ریکویسٹ کروں گا اور اگر کبھی کہیں تو آپ کو بیٹھ کر ثبوت بھی دوں گا۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ تھینک یو۔

جناب سراج الحق (سینیئر وزیر خزانہ): جناب! جواب تو ہم بعد میں ان شاء اللہ عرض کریں گے لیکن دکان بند کرنے کی جو تجویز انہوں نے دی ہے تو وہاں پر تو بڑے بڑے بازار ہیں، ہم ان کو بند نہیں کر سکتے۔
 جناب سپیکر: جناب بشیر احمد بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! مہربانی تاسو پہ دی اہم خبرو باندی ما تہ اجازت راکرو چھی زہ خبرہ او کرم۔ سپیکر صاحب، دا مہنگائی او بے روزگاری دا د معاشرے داسی یو ناسور دے چھی دے باندی خو خو حکومتونہ بدل رابدل شول خو پہ دی باندی چا قابو او نہ کرے شو۔ سپیکر صاحب، دا بے روزگاری او مہنگائی، وسائل پوری ترلی دی چھی وسائل نہ وی نو دا نہ شی کنٹرول کیدے۔ وسائل حاصلولو د پارہ پکار دی چھی ڍیرہ زیات سوچ اوشی او پہ دی باندی د عمل او کرمے شی۔ دا بے روزگاری د ٲولو نہ لویہ خبرہ دا دہ سپیکر صاحب، چھی نن سبا داسی حالات دی چھی روٹی گران، اؤرہ چینی گران، د ضروریات زندگی ہر یو شے آسمان تہ رسیدلے دے۔ تاسو د ٲولو نہ لویہ خبرہ دیکھنی او گوری، زمونرہ پینتو کبھی خاص کر زمونرہ دا صوبہ، پاپولیشن تاسو او گوری زما خیال Multiple طریقے سرہ ہغہ زیاتیری او یو عام سرے چھی ہغہ دوہ زرہ یا درے زرہ روپی میاشت تنخواہ ملاویری نو ہغہ بہ پہ دو ہزار، تین ہزار میاشت باندی خپل بچی بہ ساتی کہ ہغہ بیمار شی نو ہغہ پرے ہسپتال تہ بوخی کہ ہغوی لہ بہ ایجوکیشن بہ ورلہ ورکوی۔ کہ د ہغوی د پارہ پینار بہ آخلی کہ د ہغوی د پارہ بہ کپرا آخلی، ہغہ د خپل د کور کرایہ بہ پورا کوی تاسو پرے سوچ او کروی نو عام سرے یا غریب سرے بہ خپل ژوند څنگہ تیرہ وی۔ زمونرہ اصل اسلام شریعت دا دے چھی سوشل ویلفیئر اسٹیٹ جوہ شی۔ اصل اسلام دے تہ وائی ورنہ چھی مونرہ اسلامی قانون پروت وی او مونرہ وایو چھی اسلام اور شریعت نافذ شو، اصل اسلام دا دے چھی سوشل ویلفیئر اسٹیٹ، غریب سری د پارہ تاسو ما بنام چرتہ راوخی او د یونیورسٹی نہ دے پینور بنار تہ راشی نو تاسو بہ او گوری چھی پہ دی گرین بیلٹ باندی خلق او دھ پراتہ وی۔ گرمی د لاسہ ہیخ ہغہ نشتہ غربیانانو بل څائے نشتہ او ٲوس او کرو، زمونرہ وزیران صاحبان حضرت عمر فاروقؓ او خلفائے راشدین ہغہ دور بہ کلہ مونرہ وینو، دا

زمونڙ وزير صاحبان، وزير اعليٰ صاحب کوم ڄائے اوسپري، مونڙ هم اوس په
 Air-condition کبني يو، تاسو لار شي بازار کبني څه حال دے۔ هغه غريبانو
 له د خپلو بچو سره د اوده کيدو ڄائے ملاويزي او مونڙه هغه شان ته وايو چې
 مونڙه اسلام راولو، او مونڙه به اسلامي قانون نافذ کوؤ۔ زه خواست کوم د
 حکومت نه چې د ټولو نه مخکيني دا سوشل سيکټر چې دے په هغې باندي
 زيات غور او کړي۔ تاسو هسپتال ته لار شي سپيکر صاحب، عام سرے ماشوم
 بيمار شي ځدائے شايد دي زه نه پوهيږم چې هغه به څنگه د خپل ماشوم علاج به
 کوي۔ ډاکټر ته لار شي دو سو، تين سو روپي خو هغه خپل فيس واخلی بيا د هغه
 نه پس چې کوم ټسټونه، هغه رپوټونه چې که يو سري سره چرته زر روپي نه وي نو
 هغه هسپتال ته ماشوم نه شي بوتلے او زر روپي نن چا سره دي، څومره
 Percentage خلقو سره شته، څومره خلقو سره دومره وسائل شته چې هغه خپل
 بچي هسپتال ته بوځي۔ او سکول تاسو او گوري۔ عام سکول کبني د ايجو کيشن
 حالات خو تاسو ته پته ده۔ پرائيوټ سکول ته بچي څوک بوتلے شي، عام سرے
 نه شي بوتلے۔ غريب سرے، د چپراسي څوټے به ټول عمر به چپراسي پاتے کيږي
 او د نواب څوټے به ټول عمر خاني، او بيوروکريت او چيف انجينيئر او دا به
 هميشه لوټے ډاکټر به هميشه د مالدار سري، سرمايه دار سري څوټے به وي۔ د
 غريب سري بچے، د هغه Competition چا سره دے يو سرے ايچي سن کالج نه
 سبق وائي، يو سرے انگلش ميډيم سکول نه سبق وائي او بل سرے چې دلته د نمبر
 1 سکول نه د پرائمری سکول نه، د حکومت د سکول نه هغه به څنگه
 Competition کوي۔ هغه به څنگه دومره نمبرے اخلی چې هغه ډاکټر شي هغه به
 څنگه دومره نمبرے اخلی چې انجينيئر شي، هغه به څنگه ځان له داسي حالات
 پيدا کړي چې هغه هم سي ايس ايس آفسر شي۔ نو مطلب دا دے چې دا غريب
 سرے ټول عمر به غريب وي، او دا امير او دا مالدار سرے ټول عمر به امير وي او
 په مونڙه به حکومت کوي۔ ځدائے د پاره داسي معاشره Change کړي چې غريب
 سري ته د هغه حقوق ملاؤ شي۔ جناب سپيکر صاحب، د کفر حکومت پاتے کيدے
 شي خو د ظلم او د زيادتي حکومت نه پاتے کيږي۔ سپيکر صاحب! مونڙ اسلام ته
 چې گورو نو هغه ټول عمر غريب سري سره۔ دا مونڙ سياسيان چې پاسو نو ډير

لوائے تقریرونه کوؤ خو عمل پرے نه کوؤ۔ مونبر خو سیاسی خلق یو مونبر چي خبره اوکرو نو گزاره کیری۔ دوئی خو د اسلام په نوم راغلی خلق دی۔ دوئی خو دا وعده کړې وه چې یو لاکه نوکری به ورکوؤ۔ زه تپوس کوم چې چا ته نوکری ملاؤ شوې ده۔ یو کال تقریباً تیریری۔ دوئی خو وئیل چې مونبر به انصاف کوؤ تپوس کوم چې دا چا سره انصاف اوشو۔ اوس چې لار شه دے کچهره ته ، بغیر د پیسې هیخ کار هم نه کیری۔ رشوت هم هغه شانتے دے۔ حالات هم هغه شان دی۔ مهنگائی ورخ ته ورخ زیاتیری، پیترول زیات شی، دوئی وائی (رووبدل کیا گیا تھا قیمتوں میں) پیترول زیات شی ډیزل زیات شی د دې اثر به په چا باندې پویوخی۔ سپیکر صاحب، هغه ټول په ترانسپورټیشن باندې اثر پویوخی۔ کوم خلق چې د بهر صوبو نه چې سامان راخی په هغې اثر پویوخی نو هر شې گرانیری۔ سپیکر صاحب لکه کرایه، کال مخکښې کرایه او گورئ د دې ترانسپورټرا او اوس کرایه او گورئ، غریب سرے به څنگه په بس کښې ځی، ټکټ نه شی اغستی۔ سپیکر صاحب! بدقسمتی دا ده چې زمونږ دا معاشره دومره لوائے تضاد دې۔ په دې معاشره کښې چې دلته غریب سرے د یو وخت روتی نه شی خوړلے۔ دا ستاسو سره نزدے ټول دے، پیخه سوه روپۍ د یو کس په ټول کښې د روتی اخلی۔ او خلق ورکوی، اوس هم چې لار شئی ټول به ټول ډک وی او د غریب سرے بچے چې دے، زر روپۍ ورته تنخواه ملاویری، هغه به څنگه د خپلو بچو پالنه کوی۔ زما دا خواست دے سپیکر صاحب، چې دا مهنگائی او دے بے روزگاری دا یو ناسور دے۔ د دې د پاره پکار ده چې حکومت ډیر زیات په دې باندې سوچ اوکړی، او خاص کر په دوئی باندې خو دا ډیر لازم دے چې په اسلام کښې خو ډیر زیات، تاسو او گورئ د سوشل پروگرام چې دے دا د اسلام پروگرام دے، دا نن یورپ هلته چې کوم سوشل ویلفئیر اسټیټس دی چې هغه د ایجوکیشن د پاره هم سبسیدی ورکوی، هغه د موصلاتو د پاره هم سبسیدی ورکوی، هغوی د ہیلتھ د پاره هم سبسیدی ورکوی، د هغوی چا ماشوم پیدا شی مور پلار ته هیخ تکلیف نه وی، هغه هر یو شه په هسپتال کښې وی۔ دلته ماشوم چې پیدا کیری ایمبولینس هم څوک چا ته ورکوی، وسائل نشته دے، د وسائل پیدا کولو د پاره د ټولو نه زیات د ټولو نه زیات اهم خبره زما به دا خواست وی چې پاپولیشن دے

کنٹرول کرے شی۔ چہی پاپولیشن کنٹرول شی او بیا دا انصاف تقاضے صحیح شی۔ د عدالتونو حالت دا دے چہی نیکہ بہ کیس داخل کری نو تر نواسی پورہ بہ ہم ہغہ فیصلہ نہ کیہی۔ لکھونہ روپیہ بہ وکیلانو تہ ملاویہی، پہ عدالتونو کنبہی بہ خرچہ کیہی د ہغہ نہ پس چرتہ، ہغہ بہ ڊیر خوش قسمتہ سرے وی چہی نوسو تہ پے حق ملاؤ شی۔ سپیکر صاحب! پکار دا چہی مونہر د داسی معاشرے د پارہ کوشش او کرو، دا نہ وائم چہی جوہ بہ شی، دا Impossible دہ پہ Third world countries کنبہی، پہ دہی وجہ باندہی چہی وسائل کم دی او د Population growth ڊیر زیات دے۔ خو بیا مونہر تاسو تہ پتہ دہ چہی ڊیویلپمنٹ باندہی ہیخ پیسہ نہ لہی، تہول چہی دے ہغہ فکس چارجز، پہ تنخواگانو کنبہی اربونہ روپیہ اولہی یا زمونہر پہ ڊیفینس کنبہی، پہ مرکزی بجت کنبہی پہ ڊیفنس کنبہی پیسہ اولہی یا دا مونہرہ خپل پہ Debt services کنبہی ورکوؤ، Low interest ورکوؤ باقی ہیخ ہم نہ پاتے کیہی ڊیویلپمنٹ د پارہ۔ د کومہ پورہی چہی پہ ملک کنبہی وسائل نہ وی ڊیویلپمنٹ بہ نہ وی۔ ڊیویلپمنٹ چہی وی نو دا تہولہ معاشرہ ترقی کوی۔ کار خلقو تہ ملاویہی، روزگار ملاویہی۔ ستاسو حکومت چہی دے پہ ذاتی طور باندہی ڊیرہ تورہ بہ اوکری لس زرہ کسان استاذان شی۔ ولہی چہی دوئی وئیل چہی مونہرہ بہ آخلو، لس زرہ بہ بل خائے Accommodate شی، پہ لسو شلو زرہ باندہی دا مسئلہ نشی حل کیدے۔ سپیکر صاحب، زمونہر دا غریب خلق، زہ تاسو تہ خہ عرض اوکرم، کلہ چہی دا کوئیتہ کنبہی د کوئلے پہ کانونو کنبہی Blast اوشی نو خو مری کیہی، سوات او بونیر تہ جنازے راخی۔ ولہی سوات بونیر والا تہ پخپلہ صوبہ کنبہی ورتہ رزق نہ ملاویہی؟ نشتہ دے کہ، مطلب دادے چہی د دہی صوبہی خلقو تہ، دیر سوات بونیر ملاکنڊ ڊویژن، زمونہر صوبہی تہ تاسو دا اوگورئ، زہ تاسو تہ دا وائیم چہی کراچی تہ تاسو لار شی، سندھ تہ لار شی پہ کراچی کنبہی اوگورئ، ستاسو شل لکھہ پښتانه دے۔ پہ دہی ورستو خل چہی د بلدیاتو الیکشن کیدو نو مونہر د دہی تاون ناظیمان چہی وو ہغہ پښتانه ووہلتہ پہ کراچی کنبہی ولہی چہی دلته پہ خپل کور کنبہی رزق نشتہ۔ پہ خپل کور کنبہی وسائل شتہ دے خو مونہر تہ وسائل شوک نہ راکوی۔ د بجلی پیسہ زما دی خو ما تہ پیسہ شوک نہ راکوی۔ د تمباکو پیسے زما دی خو ما تہ ئے شوک نہ

را کوی۔ معدنیات زما دی ما ته ئے شوک نه را کوی۔ زه دا دعوی سره وائم چي
 په ټول پاکستان کبني څنگه څنگلات چي زما د صوبي دي په پاکستان کبني بل
 ځاي نشته دے د هغه څنگلاتو آمدن زما نه دے۔ زمونږ وسائل شته دے، د ټولو
 نه لويه صوبه يو د ټولو نه مالدار صوبه يو خو مونږ سره هيڅ هم نشته دے۔ زمونږ
 صوبائي خود مختاري ده د صوبائي حقوقو خبره کوؤ نو خلقو به وئيل چي نه د
 اسلام خبره او کړي د صوبائي حقوق خبره نشته دے۔ نو مونږ وايو چي تر کومه
 پورې چي زما وسائل ما ته نه وي ملاو شوې زما بچو ته به څنگه رزق ملاوېږي۔
 دا په سنڌ کبني دا په کراچي کبني، دا زمونږ خلق چي هلته ځي نو څه کوي،
 چرته د عياشي د پاره تله دي چرته خاني کوي؟ د ټولو نه خراب کار چي دے هغه
 بوټ پالش دے، د بوټ پالش پورې زما بچے هلته کوي۔ شوک په کارخانه
 کبني څوکيداري کوي نو هغه به د پښتون بچے وي، دا چا د چي کور
 چوکيداري کوي نو هغه به د پښتون بچے وي۔ د چا مل چلوي نو هغه به د پښتون
 بچے وي، غريب خلق چي دے چي لږے پيسې ورسره وي نو هغه کراچي ته خان
 رسوي، او لږ د چا چي معمولي غوندي جايداد وي هغه خرڅه وي او دوبي،
 ابو ظهبي ته خان رسوي، لارشي، زمونږ د خلقو په دوبي او ابو ظهبي کبني څه
 حال دے؟ زه د دعوی سره وائيم چي څومره محنت کش، څومره خواري کڅ زما د
 قام دے زما د صوبي دا خلق دي په دنيا کبني داسې نشته دے تاسو دا ټول
 رياستونه او گورنر مډل ايسټ والا، دا ټول زمونږ خلقو په محنت او جد و جهد
 باندې جوړ شوې دي۔ خو خپل بچو ته رزق نه شو پيدا کولې زما به دا خواست
 وي حکومت ته هم چي کوشش او کړي چي خپل وسائل خپل تر لاسه کړي تر کومه
 پورې چي مونږ ته خپل وسائل نه راځي مونږ دا مسائل نه شو حل کولې۔ زما
 تاسو ته عرض کوم سپيکر صاحب، يو وخت داسې وو د ون يونټ نه مخکبني
 زمونږ د صوبي سره اختيار وه، زمونږ بجلي خپله ده نو زمونږ بجلي ريت په ټول
 پاکستان کبني کم وو، تاسو دے چا رسدے روډ ته لارشي دلته نشاط مل به وو،
 تاسو جي تي روډ ته چي لارشي نو دلته جهانگيره ټيکسټائل مل وو۔ دا فاروقيه
 ټيکسټائل مل به وو، سرحد کالوني ټيکسټائل مل وو۔ دا ملونه ولې دلته راغلي
 وو دا دلته چرته د پښتون وو۔ د دې علاقه خلق نه وو د پنجاب نه راغلي وو۔

ولې چې دلته د بجلئ ریت کم وو، نو کوم وخت چې پنجاب یعنی زمونږ دے روڼو اولیدل چې دلته دا کارخانے راغلې وو او په ټیکسټائل مل کبڼې تقریباً لس زره کسانو ته نوکری ملاویری، لس زره خاندانو ته نوکری ملاویری په یو ټیکسټائل مل کبڼې نو هغوې سوچ او کړو چې دلته ټیکسټائل ملونه لگول شروع شی او دا ټولې کارخانے چې دلته راشی نو زمونږ د بچو څوکیداری به څوک کوی، زمونږ ملونه به څوک چلوی، زمونږ بوتان به څوک پالش کوی، نو هغه چې یونټ مات شو د هغې نه پس هر څه واپس راغلل خو بجلئ واپس راغله. بجلئ مرکز ځان سره اوساتله او د مرکز بجلئ ریت هم هغه ساتی. کوم ریت چې زما صوبه کبڼې دے هغه په کراچئ کبڼې به هم وی. خو کوم پیټرول چې راځی هغه ئے De-regularize کړو. پیټرول چې کوم د کراچئ نه راځی نو زما صوبې ته نو څومره چې په هغې کبڼې ټرانسپورټیشن دے نو هغه په ما باندې زیاته وی، مخکبڼې نه وه دا خبره نو زه وائیم چې زمونږ دا بجلئ د هم De-regularize کړی. زمونږه دا بجلئ د هم داسې دی چې څومره Line losses هغه دی په مونږ باندې نه اچوی. مونږ ته د خپله بجلئ په ریت باندې راکړی. بیا چې څومره Line losses دی هغه چې کراچئ پورې ځی که لاهور پورې ځی پکار دا ده چې هغه پیسې د هغوې نه واخلي. پیټرول De-regularize کوی هغه Expenses زه ورکوم او زما د بجلئ پیسې دے ما له نه راکوی. زما هم هغه ریت دے کوم چې په کراچئ او لاهور کبڼې څه ریت دے. نو هغه زما د صوبې ریت دے نو ټول څیزونه، صوبائی اسمبلی راغله، گورنر صاحب راغلو، ټول سیکرټریت راغلو، یو یونټ مات شو خو زما بجلئ چې وه هغه مرکز ځان سره اوساتله، نو تر کومه پورې چې زمونږ دا وسائل مونږ ته نه ملاویری سپیکر صاحب، پنجاب هم زمونږ روڼه دی، زه کله هم دا نه وائیم چې د پنجاب وسائل دے ما ته ملاوشی، نه چې د پنجاب څومره وسائل دی هغه د هغې نصیب شی، مونږه دا نه وایو، سندھ له فلانے پورټ ورکړو، بالکل هغه دے خدائے د هغوې نصیب کړی، بلوچستان ته خدائے گیس ورکړے دے، خدائے د د هغوې نصیب کړی، خو زما د صوبې، د خدائے ډیره لویه مهربانی ده دا دریا بونه او غرونه خدائے راکړی دی چې صرف یو بند پرے واچوم نو دا اربونو روپو پاور او بجلئ

او جنریشن پیدا کولہی شم، خوماتہ ہغہ نہ را کوی او کالا باغ بہ رالہ جوہرہ وی خوبہا شا رالہ نہ جوہروی۔ نوزما دا خواست دے چہی د خدائے د پارہ چہی مونبرہ پہ دبلر سوچ او کپرو۔ چہی دا وسائل بہ مونبرہ خنگہ خپل لاس تہ کپرو۔ نو کوشش پکار دے حکومت تہ چہی پہ دہی لہ کبہی کوشش او کپری چہی سوشل سیکتیر لہ اہمیت زیات ورکری، زہ یر وخت نہ اخلم۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ شہزادہ محمد گتاسپ خان صاحب۔ آپ کو تو Debate open کرنی چاہیے تھی۔ شہزادہ محمد گتاسپ خان (قائد حزب اختلاف): سر! میں تو یہ سمجھا کہ آپ مجھے شاید بعد میں کہیں۔

جناب سپیکر: میں تو آپ کو ڈھونڈ رہا تھا۔ اچھا۔

قائد حزب اختلاف: لیکن چلیں سر۔ آپ نے نام لے ہی لیا ہے تو میں بھی کچھ کہہ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: ہاں، ہاں۔

Shehzada Muhammad Gustasap Khan (Opposition leader): I am very grateful to you Sir, for ask me to speak on the subject

سر! یہ ایک بڑا گھمبیر مسئلہ ہے، یہ بڑا Complex ہے۔ یہ کوئی معمولی مسئلہ نہیں ہے جیسے آتے ہی میں ہم لے لیں گے اور اس پر بحث کر لیں گے اور یہ ختم ہو جائے گا۔ ہم یہاں پہ اکٹھا ہوتے ہیں To take about these things ان کے لئے ایسی پالیسی مرتب ہو۔ ایسے اقدامات کئے جائیں تاکہ لوگوں کو کچھ ریلیف مل سکے۔ ہم یہاں آتے ہیں، یہ ہاؤس اسلئے ہے کہ ہم یہاں Debate کرتے ہیں۔ ہم بات کرتے ہیں، منسٹرز صاحبان ہمیں تسلی دیتے ہیں۔ ہم پھر بات کرتے ہیں، مسئلے کو اٹھاتے ہیں، پھر ہمیں تسلی ملتی ہے۔ کرتے کرتے جو لوگ ہمیں یہاں پہ بھیجتے ہیں وہ بھی دیکھتے دیکھتے تھک جاتے ہیں اور ہم بھی باتیں کرتے کرتے واپس یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے اپنا فرض ادا کر دیا ہے۔ سر! آپ کسی بھی سسٹم کو دیکھیں، سسٹم کوئی بھی برا نہیں ہوتا، سسٹم Evolve اسلئے کیا جاتا ہے Developed اسلئے ہوتا ہے کہ عوام کو ریلیف ملے۔ لوگ آرام سے رہیں، لوگ سہولت سے رہیں اور سٹیٹ جو بنائی جاتی ہے وہ اسلئے بنائی جاتی ہے کہ سٹیٹ میں لوگ سہولت سے رہیں۔ اپنی آزادی سے رہیں اپنے بال بچوں کو آرام سے رکھ سکیں، اپنے قاعدے کے مطابق چل سکیں۔ اپنی مرضی کے مطابق زندگی بسر کر سکیں۔ سٹیٹ اسلئے نہیں ہوتی سر، کہ سٹیٹ اپنے لوگوں کو اپنے شہریوں کو، اپنی عوام کو تکلیف پہنچائیں۔ تو جب ہم بات کرتے ہیں سٹیٹ کی، ہم

بات کرتے ہیں گورنمنٹ کی، ہم بات کرتے ہیں کامن آدمی کے ریلیف کی تو ہماری نظریں بالکل ایک طرف چلی جاتی ہیں جو دنیا کا سب سے اچھا نظام ہے۔ جو دنیا کا سب سے بڑا نظام ہے، جس نے دنیا کو ریلیف دیا ہے۔ جس نے دنیا کو یہ ثابت کر کے دکھایا کہ ویلفیئر سٹیٹ اس زمانے میں، جس وقت اس کا تصور تک نہیں تھا۔ اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مدینہ شریف میں قائم ہوئی۔ سر، جہاں پہ Writ of the Government تھی۔ جہاں پہ رول آف لاء تھا، جہاں پہ سوشل جسٹس تھا۔ وہ مثال جب سامنے آئی تو آپ نے دیکھا کہ دن دگنی اور رات چوگنی ترقی ہوئی۔ پوری ویلفیئر سٹیٹ، اسلامی ویلفیئر سٹیٹ، پوری سلطنت عربیہ کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ پھر آگے بڑھتی گئی۔ پھر وہ سٹیٹ آگے بڑھتی گئی۔ اور اللہ کے فضل و کرم سے ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ سر، وہ کیسے قائم ہوئی اس کے کیا اصول تھے وہ کس طرح سے قائم کئی گئی؟ وہ اس طرح سے نہیں تھی سر کہ ایک چیز خود قائم ہوگئی، اس کے لئے محنت ہوئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے محنت کی۔ ایک طریقہ کار بنایا جس کے اوپر مسلمان چلے، جس کے اوپر لوگوں کو چلایا گیا اور لوگوں کو، Common آدمی کو ریلیف ملا۔ جس کی مثالیں آج بھی ہمیں ملتی ہیں اور ہم بڑے فخر سے وہ مثالیں دیتے ہیں لیکن جب کرنے کو کچھ آتا ہے تو خدا کی قسم ہم سے کچھ ہو نہیں پاتا۔ میں یہاں پہ کہوں گا سر، کہ جس طرح میں نے کہا کہ یہ ایک Complex مسئلہ ہے۔ ایک بڑا گھمبیر مسئلہ ہے۔ اسے کیسے حل کیا جائے گا؟ یہ ایک چیز نہیں ہے جو ہمیں مہنگائی کی طرف لے جاتی ہے۔ یہ ایک چیز نہیں ہے جو ہمیں غربت کی طرف لے جاتی ہے۔ یہ بہت سارے Factors ہیں اور وہ Factors کیسے دور ہوں گے۔ ان کے لئے بھی طریقہ کار دنیا میں وضع کیا گیا ہے۔ آپ اگر دیکھیں ذرا پیچھے مڑ کر تو آپ کو اچھی سٹیٹس کی جو مثالیں بھی ملیں گی یاد دنیا میں موجودہ نظاموں کو آپ سٹڈی کریں گے یا موجودہ نظاموں کو آپ دیکھیں گے تو آپ کی نظریں بہت سارے ممالک کی طرف دوڑیں گی جن میں آپ دیکھیں گے کہ Scandinavian countries ہیں۔ جہاں پر ویلفیئر سٹیٹس قائم ہیں، جو اپنے شہریوں کو سہولتیں دے رہی ہیں اور وہ ان اصولوں پر چل رہی ہیں جو ہمیں چودہ سو سال پہلے، جس طرح سے مدینہ شریف میں ویلفیئر سٹیٹ قائم ہوئی تھی اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو چلایا۔ ان چیزوں کو جب دوسرے ممالک نے Follow کیا تو وہ ممالک ہم سے آگے نکل گئے ہم پیچھے چل رہے ہیں۔ آپ دیکھیں ان ملکوں میں علاج

معالجے کی سہولتیں فری ہیں۔ بچوں کی تعلیم و تربیت فری ہے۔ سر، میں ریکویسٹ کروں گا اگر حکومت اس پر غور کرتی ہے تو وہ اس پر توجہ دے۔ (تالیاں) آپ دوسرے ممالک کو دیکھیں آپ بات تو کرتے ہیں فتوحات کی، ہم بات کرتے ہیں آگے بڑھنے کی، ہم بات کرتے ہیں دوسری قوموں کو پیچھے چھوڑنے کی۔ ہم بات کرتے ہیں آگے کی ترقی کی لیکن ہم کر کیا رہے ہیں؟ اس پر ہمیں گہرائی سے سوچنا چاہیئے۔ ہمارا کام کیا ہے اور ہم کام کیا کر رہے ہیں۔ ہمیں چلنا کہاں پر ہے، ہماری منزل کونسی ہے اور ہم کس منزل کی طرف بڑھ رہے ہیں؟ ہم پہلے تعین کریں گے سر، کہ اس ملک کے غریب کو ہمیں اٹھانا ہے۔ اس کو ہمیں ساتھ چلانا ہے۔ اس کو ہمیں یہ باور کرانا ہے کہ وہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کا شہری ہے۔ اگر ہم نے سوچ لیا کہ ایک کامن آدمی بھی اس ملک کا شہری ہے تو پھر ہم ان پالیسیز کی طرف دیکھیں گے جو انہیں اٹھائیں گی۔ جو اس شہری کو اوپر لائیں گی۔ اور وہ کیا ہیں ہم سستا انصاف مہیا کر سکیں۔ ہم انہیں روزگار مہیا کر سکیں، ہم ان ملکوں کی بلکہ اپنے ایک نظام کی تقلید کریں گے جو ہمیں چودہ سو سال پہلے ملا۔ اور دوسری قوموں نے اسے اپنایا اور ترقی کی منازل طے کیں اور ہم نے اسے چھوڑا۔ ہم نے In letter and spirit سے Follow نہیں کیا۔ ہم نے جو Follows کیا وہ ہمارے سامنے ہے، جس کا نتیجہ ہم دیکھ رہے ہیں۔ آپ یہاں سے سفر کریں جناب والا، نو شہرہ چلے جائیں آپ پشاور شہر میں چلے جائیں۔ دور نہ جائیں اسمبلی بلڈنگ کے باہر نکل کر کسی روڈ کے کنارے کھڑے ہو جائیں تو آپ دیکھیں گے چار چار سال، پانچ پانچ، چھ چھ سال کے بچے آپ کی گاڑی کا شیشہ صاف کرنے کے لئے لپکیں گے۔ آپ کے جوتے پالش کرنے کے لئے، جوتے پاؤں سے کھینچیں گے۔ اسلئے کہ جوتا پالش کریں گے تو ان بچوں کو جنہیں سکول میں ہونا چاہیئے تھا، جن کے والدین کو آسودہ حال ہونا چاہیئے تھا اور ان کی تقدیر کو تعلیم پر توجہ دینی چاہیئے تھی وہ بچے جو ہمارے بچے سے کم نہیں، ہمارے بچے سے زیادہ خوبصورت ہوگا، ہمارے بچے سے زیادہ اعتماد میں ہوگا لیکن وہ جوتے پالش کرنے اور کار کا شیشہ صاف کرنے کے لئے لپکے گا۔ یہ ہماری پالیسی ہے۔ یہ کیوں ہے اسلئے ایسا ہے کہ جیسے میں پہلے آپ کے نوٹس میں لاکھا ہوں کہ ہم نے یہ تہیہ کرنا ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان، پاکستان کے شہریوں کا ملک ہے اور سارے شہریوں کو پاکستان کی دولت تک، پاکستان کی ملکیت تک رسائی حاصل ہے۔ پاکستان کے اعلیٰ اقتدار کے ایوانوں تک انہیں رسائی حاصل ہے۔ ان کے نمائندے

یہاں پر بیٹھ کر ان کی بات کریں گے تو ان شاء اللہ تعالیٰ ہم ترقی کریں گے۔ اگر ہم ڈھکی چھپی باتیں، دل میں کچھ اور سامنے کچھ اور ہے تو ہم ترقی کیسے کریں گے۔ ہم کہتے تو ہیں ہمیشہ ہم کہتے آئے ہیں کہ ہم سب سے اعلیٰ، سب سے ارفع، سب سے اچھی مخلوق ہیں۔ اس خیال سے کہ اللہ کے فضل و کرم سے ایک عظیم دین کے ہم پیروکار ہیں۔ ایک عظیم مذہب کے ہم Followers ہیں اور ہم نے کیا کچھ کیا ہے، ہم نے اس ملک میں رشوت میں کمی کی طرف پیش رفت ضرور کی ہے چند سالوں سے کہ کم از کم اعلیٰ اقتدار کے ایوانوں میں بیٹھے ہوئے لوگوں کو یہ ضرور بتایا ہے کہ کل کسی نہ کسی دن کسی کو حساب ضرور یہاں پر دینا پڑے گا اور وہ ایک اچھی بساط ہے، اچھی بساط جن حکمرانوں کی بھی ہو سر، ہم اسے ماننے کے لئے تیار ہیں اور وہی بساط اگر ہماری اپنی ہی کیوں نہ ہو تو ہم اسے رد کرتے ہیں۔ آج ہمیں یہ فیصلہ کرنا ہے سر، یہ بات علیحدہ ہے کہ ہم ایک دوسرے کو مورد الزام ٹھہراتے ہیں، ہم نئی حکومت جب آتی ہے تو پرانی حکومت کو مورد الزام ٹھہراتے ہیں۔ جب یہ حکومت پرانی ہو جائے گی اور جب کوئی اور نئی حکومت آجائے گی تو وہ اس حکومت کو مورد الزام ٹھہرائے گی لیکن اگر ہم اس پر غور کریں کہ پہلوں نے کیا کیا اور ہمیں کیا کرنا چاہیے۔ آپ اپنے ڈیویلمینٹ سیکٹر کو دیکھیں سر۔ میں جنرل بات کروں گا۔ ڈیویلمینٹ سیکٹر کو دیکھ لیں۔ پہلے آتا ہے، آپ کو بھی یاد ہو گا بارہ نکاتی پروگرام۔ آپ کے اس پروگرام میں اس پر پاکستانی دولت خرچ ہوتی ہے، آدھی وہ مکمل ہوتی تو پیچھے نیا آجاتا ہے، پیپلز پروگرام، وہ آدھا چلتا ہے پیچھے سے آجاتا ہے تعمیر وطن پروگرام وہ آدھا چلتا ہے، دولت ضائع ہوئی ہوتی ہے قوم کی، اس پر پیچھے سے آجاتا ہے تعمیر سرحد پروگرام وہ ابھی چل بھی نہیں پائے گا کہ ایک اور آجائے گا۔ (تہقہے/شور) سر! اس ملک کو ہمیں اپنا ملک سمجھنا چاہیے۔ اس دولت کو اس ملک میں غریب ملک ہے، قرضوں پر ہم چل رہے ہیں۔ ہماری آمدنی کے ذرائع جس طرح بشیر بلور صاحب نے تقریر کی۔ ہماری آپس میں بھی Reservations ہیں۔ اختلافات ہیں۔ وہ اپنی جگہ، مثال کے طور پر ہم کہتے ہیں Net Profits یا Hydal Profits۔ ہماری غربت کی شرح میں اضافہ اس وجہ سے ہو رہا ہے۔ یہی بات ہے جی کہ ہم کہتے ہیں کہ Planning واپڈا میں بجلی کی صحیح نہیں ہے۔ پلاننگ صحیح نہیں ہے تو تمباکو کی نہیں ہے۔ گیس جو بلوچستان کی ہے اس کی صحیح نہیں ہے۔ جب اس طرف پہلے آپ توجہ دیں گے جو ہے وہ کہاں ہے، جو ہمارے پاس ہے وہ کدھر ہے؟ میں سر، خود اس صوبے کا وزیر رہا

ہوں۔ میں منصوبہ بندی و ترقیات کا بھی وزیر رہا ہوں۔ میں صحت کا بھی وزیر رہا ہوں۔ میں ترقیات کا بھی وزیر رہا ہوں تو یہ فنڈ ہوتا ہے لیکن اس فنڈ سے فنڈز مختص کئے جاتے ہیں جو فنڈز دوسرے ڈیپارٹمنٹ کو دیئے جاتے ہیں، دیگر ڈیپارٹمنٹس کو وفاق نے اپنے حصے سے دیئے ہیں، کیا ہم لوگ یہ Funds provide کر سکتے ہیں؟ اگر ہم نہیں کر سکتے ہیں تو کیوں نہیں؟ Why not we do it? What are تو میں یہ گزارش کروں گا یہ تمام ضروری چیزیں ہیں۔ یہ تمام ضروری چیزیں ہیں جو ایک ملک کو ایک اچھی سمت لے کر جاتی ہیں۔ ہماری اس سمت کی ڈائریکشن نہیں ہے ہمارا پہلے جس طرح آپ سے کہا کہ میں اسمبلی میں بیٹھا ہوں۔ ایک آدمی باہر ہے جس نے مجھے یہاں پہنچا ہے۔ اس کے بچے کے لئے کوئی اچھی پالیسی بنے گی۔ میرے لئے اچھی بنتی جائے گی۔ میری رسائی ہوگی۔ وہ ترقی میری رسائی سے نہیں کر سکتا۔ اب میں چھوٹی سی ایک مثال دیتا ہوں۔ میں نے سینئر منسٹر صاحب سے تین دفعہ اس پہ بات کی ہے، اور ہم سارے Colleague یہاں پہ ایک دوسرے سے ملتے ہیں، باتیں کرتے ہیں۔ We think over what should we done. میں نے ایک یہ گزارش کی کہ جنرل دباؤ ہوتا ہے Environmental disaster آرہا ہے اس میں نقصانات ہو رہے ہیں۔ ان سے فائدہ کسی کو نہیں، فائدہ کسی کو نہیں ہو رہا ہے۔ آپ کے درخت حصوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ اور غریب آدمی جس کا ہزاروں لاکھوں، جس کی دولت کا کوئی شمار نہیں ہے اگر اسے کاؤنٹ کیا جائے، ٹوٹل کیا جائے۔ کاؤنٹ کیا جائے اور اس کا بیٹا جو ہے، بچہ جو ہے وہ سکول نہیں جاسکتا اس کی لڑکی کی شادی نہیں ہو سکتی۔ وہ کروڑ پتی ہے صرف اس لئے نہیں ہو سکتی کہ اس کی اپنی دولت تک رسائی نہیں ہے۔ اس سے ہمدردی ہے اور وہ دولت اگر اسے نہیں ملتی۔ محفوظ کی جاتی ہے بڑی اچھی بات ہے۔ اسے لاکھوں کروڑوں کا فائدہ ہے۔ لیکن وہ ضائع بھی ہوتی اور اس بچے کو اس بچی کو حاصل نہیں ہوتی جس کی تعلیم ضائع ہوتی ہے، جس کی عمر ضائع ہوتی ہے۔ تو یہ سراسر نقصان ہے۔ جن اور چیزوں کو آپ دیکھیں گے چند چیزوں کی Shortage ہوگی۔ منڈی سے سڑک تک رسائی نہیں ہوگی۔ منڈی تک جب عام آدمی کی پہنچ نہیں ہوگی، سامان سستے داموں منڈی تک پہنچ نہیں سکے گا نیچرلی چیزیں مہنگی ہوگی۔ ایسے علاقے بھی ہیں اس پاکستان میں اور ایک جہاں پہ ہم نے توجہ میں اور اٹھا کر لوگ لے کر جاتے ہیں۔ اور جب اوپر تک واپس لے تو وہ میری نظر میں وہ کیسے اسے داموں دے سکتے

ہیں یا نہیں کیسے سر، سہولیات کا فقدان ہے اس ملک میں۔ قانون کی حکمرانی تو کچھ اور ہے Writ of the Government یہ کیسی۔ ہمیں سوچنا چاہیے۔ اور اپنے دوست سینئر منسٹر بیٹھے ہیں یہ آپ، آپ اپنا ایک آدمی جس کی زمین ہے دوسرا آدمی اسے کھا رہا ہے جس کے پاس زمین ہے اگر وہ مالک کو کچھ دیتا ہے تو وہ بھوک سے مرتا ہے اور اگر نہیں دیتا ہے تو مالک بھوک سے مرتا ہے۔ یہ مسئلہ ہے ہمارے لئے، ساروں کے لئے۔ وہ کیا، یا ایک نے غریب ہونا ہے یا دوسرے نے امیر ہونا ہے۔ اس پہ حکومت سوچے اس کی پالیسیز بنائے۔ وہ زمین اس کو دے جن کے پاس زمین نہیں ہے اور وہ زمیندار ہے۔ گورنمنٹ اسے دیتی ہے، گورنمنٹ اسے دے۔ لاکھوں کروڑوں روپے فضول ضائع ہو رہے ہیں۔ وہ اسے دے وہ نقصان کر رہی ہے اور پیسے دوسرے تاکہ دوسرا کوئی اور کاروبار کرے ناقص کا چکر ہونا۔ ایسی متعدد مثالیں ہیں سر جن سے آدمی آسودہ حال ہو سکتا ہے۔ پاکستان کا شہری جاسکتا ہے اور مجھے امید ہے کہ ہم اس سوچ میں جا پڑے، ہم اس طرف بات کرنے لگ پڑے ہیں اور ان شاء اللہ تعالیٰ ایسی تجاویز آئیں گی اور یہاں سراج الحق صاحب جیسے اچھے نوٹس لینے والے، سمجھنے والے، دل میں درد رکھنے والے (تالیاں) انسان ضرور ہیں۔

خدا کرے گا ان شاء اللہ ہم ترقی کریں گے۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ میاں نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل: شکریہ جناب سپیکر۔ آج تو شکر الحمد للہ انور کمال خان بھی نہیں ہیں اور وہ ٹائم بھی مجھے دے دیں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

میاں نثار گل: میں نے کہا انور کمال صاحب بھی نہیں ہیں آج ان کا ٹائم بھی آپ مجھے دے دیں گے تھوڑا بولنے کے لئے، شکریہ جناب سپیکر۔ آج کا جو مسئلہ ہے مہنگائی اور بیر وزگاری، یقین کریں جناب سپیکر، کہ یہ پورے معاشرے کا، پورے ملک کا مسئلہ ہے۔ یہ ہمارے صوبے کا مسئلہ نہیں ہے، ہمارے گھر کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ آپ جدھر بھی جائیں آپ کو بیر وزگار لوگ ملیں گے۔ روزگار کے لئے وہ در بدر ٹھوکریں کھائیں گے۔ کبھی ادھر جائیں گے کبھی ادھر جائیں گے لیکن وہ شام کو اپنے گھر بیر وزگار اور مایوس ہو کر واپس آئیں گے۔ جب سے یہ اسمبلی بنی ہے تو ابھی دوسری دفعہ مہنگائی اور بیر وزگاری پہ بات کر رہے ہیں۔ جناب سپیکر!

ہمیں صرف تقریر نہیں کرنی چاہیے، پہلے اس کے لئے کچھ سوچنا چاہیے کہ ہم اس مسئلے کو کس طرح ختم کر سکتے ہیں؟ حکومت بنی ہوئی ہے ایم ایم اے کی۔ میں آج جس جگہ کھڑا ہوں، ہو سکتا ہے میرے بھائی یہ کہیں لیکن میں کہہ سکتا ہوں کہ آج جب یہ حکومت بنی ہے تو کچھ نہ کچھ روزگار کے وسائل ہمیں مل رہے ہیں۔ وہ اس طرح کہ اس حکومت نے جو Bane لگائی تھی اس کو اٹھا دیا ہے اور آج آپ اخبارات کو دیکھ لیں۔ اگر اور نہیں تو دس بارہ لوگوں کو تو روزگار مل رہا ہے (تالیاں) لیکن یہ بھی ایک مسئلہ نہیں ہے کہ ہم اس پہ کہیں کہ ہم خوش ہیں۔ اصل مسئلہ ہے کہ ہم کس طرح اور لوگوں کو جو بیروزگار پھر رہے ہیں ان کو پہلے روزگار دیں۔ اسلئے جناب سپیکر، کہ آپ دیکھ لیں۔ آپ بھی اس شہر میں رہ رہے ہیں، ہم بھی اس شہر میں رہ رہے ہیں، آپ جدھر بھی جائیں تو چھوٹا بچہ ریڈ لائٹ پہ کھڑا ہوگا اور وہ بھیک کے لئے ہاتھ آگے کرے گا۔ ایک عورت جس کی گود میں ایک چھوٹا بچہ ہو گا وہ آئے گی اور ہاتھ آگے کرے گی آپ اس کو دس روپے دے دیں۔ کوئی بھی باپ اتنا میرے خیال میں بے حس نہیں ہو گا جو اپنے بچے کو اتنا صبح سویرے اپنے گھر سے بھیجے تاکہ وہ اس کے لئے دس بیس روپے بھیک مانگے۔ لیکن اس باپ کو بھی روزگار نہیں ملتا ہے تو چولہا جلانے کے لئے اس نے اس کے لئے یہ شارٹ راستہ اپنایا ہوتا ہے کہ وہ جو گاڑی میں گزر رہا ہے اس کے دل میں اگر درد ہو تو اس بچے کے لئے دس روپے دے دے گا۔ لاء منسٹر صاحب سے تو میں عرض کرنا چاہتا ہوں کیونکہ مرید کاظم صاحب نے ڈی آئی خان کے بارے میں بتایا ہے۔ میں کہوں گا کہ کرک میں ایسا نہیں ہوگا۔ لیکن میری بات آپ تھوڑی سن لیں۔ جناب سپیکر، وہ بچہ دس روپے اس لئے مانگتا ہے کہ اس کا باپ سمجھتا ہے کہ صبح سے شام تک اگر میں پھرتا ہوں تو میں پانچ روپے نہیں کما سکتا۔ اس لئے اپنے بیٹے کو بھیجتا ہے بھیک کے لئے، ورنہ کوئی بھی باپ اس طرح ہو نہیں سکتا کہ اپنے بیٹے کو کہے کہ آپ صبح نکلیں اور شام کو بھیک مانگ کر میرے لئے لائیں تاکہ میں اس سے چولہا جلاؤں۔ جناب سپیکر، آج یہ حکومت بنی ہے۔ میں اس کے لئے یہ بھی کہتا ہوں کہ شکر الحمد للہ وزیر تعلیم بھی بیٹھے ہوئے ہیں اس اسمبلی میں، اس بجٹ میں دس ہزار لوگوں کو روزگار دینے کا وعدہ کیا گیا ہے (تالیاں) دس ہزار لوگوں کو روزگار دینے کا یہ وعدہ نہیں ہے یہ اسی ہزار لوگوں کو نوالہ دینے کا وعدہ ہے کیونکہ ایک گھر میں (تالیاں) ایک گھر میں کم از کم اگر ایک آدمی روزگار پہ لگ جاتا ہے تو اس نے آٹھ دس بندوں کے لئے شام کے وقت

کھانے کا بندوبست کرنا ہوتا ہے۔ لیکن ہم اس پر اکتفا نہیں کرتے کہ ہم یہ کہیں کہ یہ ہمارے لئے کافی ہے۔ ہمارے ہاں بند کارخانے پڑے ہیں۔ ہمیں ان کے لئے سوچنا چاہیے کہ وہ کارخانے ہم کس طرح چالو کریں۔ ہمیں ان کے لئے سوچنا چاہیے کہ ان کے لئے ایک کمیٹی بنائیں تاکہ وہ کارخانے اگر بند ہیں تو ایسی کوئی سوچ ہو کہ ہم سرمایہ داروں کو Agree کریں، ان لوگوں کو Agree کریں کہ وہ کارخانے اگر چالو ہوں تو کم از کم ان میں لوگوں کو روزگار ملے۔ ہمارے پاس وسائل ہیں۔ ابھی گیس ہمارے ہاں بھی پیدا ہو رہی ہے۔ کونسل کی کانیں بھی ہماری ہیں۔ میں سراج الحق صاحب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے ایک جرگہ بنایا ہوا ہے۔ ہمارے وسائل ہیں، ان کے لئے ہم مرکزی حکومت کے ساتھ بات کریں گے تاکہ ان سے اپنا حق مانگ لیں۔ لیکن جناب سپیکر، کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ وسائل جس طرح ہمیں چھ ارب روپے بجلی کے مل رہے ہیں تو اس کی پھر منصفانہ تقسیم بھی ہو جائے پورے صوبے میں۔ ایسا نہ ہو کہ پھر وہ دیر پہ خرچ ہو، ایسا نہ ہو کہ وہ کرک پہ خرچ ہو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ بنوں پہ خرچ ہو، وہ سارے صوبے کے لئے خرچ ہوں۔ (تالیاں) کیونکہ ان لوگوں کو بھی ضرورت ہوتی ہے جو لوگ رہ رہے ہیں ڈی آئی خان کے، دیر کے، بونیر کے تو ان کے لئے وسائل ہونے چاہئیں۔ جناب سپیکر، شکر یہ الحمد للہ میں جس ضلع سے تعلق رکھتا ہوں اس سے ظفر اعظم صاحب بھی تعلق رکھتے ہیں۔ ہمارے ضلع میں ابھی تقریباً ایک کھنواں گیس کا کامیاب ہوا ہے جس سے 35 لاکھ کیوبک فٹ Daily گیس مل رہی ہے جی۔ اور چار پانچ کمپنیاں ابھی ابھی ادھر شروع ہیں سبسڈی کے ریٹ طے کر رہی ہیں۔ لیکن وہ وسائل تو ہمارا صوبہ پیدا کرتا ہے، تو اس کو تو چاہیے کہ صوبے کی وہ رائلٹی خرچ ہو، سب کچھ خرچ ہو، کبھی ایسا نہ ہو کہ ہمارے صوبے کے وسائل ہوں، پھر پنجاب ہم سے لے جائے جس طرح ہم چنچ رہے ہیں کہ جی بجلی کے ہمیں چھ ارب روپے مل رہے ہیں اور باقی ہمیں نہیں مل رہے تو جناب سپیکر، میں یہ کہتا ہوں کہ آج جو یہ اہم مسئلہ ہے بیروزگاری اور مہنگائی کا، اس کے لئے نہ ایم ایم اے کی حکومت قصور وار ہے نہ اپوزیشن والے قصور وار ہیں، یہ پوری دنیا میں ایک مسئلہ بنا ہوا ہے، ہر جگہ پر آپ دیکھیں آبادی بڑھ رہی ہے لیکن روزگار لوگوں کو نہیں مل رہا۔ لیکن اگر یہ لوگ اور ہم آپس میں مل بیٹھ کر کچھ سوچیں کہ ہم نے صوبے کے لئے، اگر تمام لوگوں کو روزگار نہیں دے سکتے تو ان لوگوں کو دے دیں جہاں ایک گھر میں، کم از کم چار بے روزگار آپ کے ساتھ بیٹھے ہوئے

ہیں۔ ایک کو تو روزگار مل جائے تو اس کے گھر کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے جناب سپیکر، کہ یہاں ہم صرف تقریریں کرتے ہیں اور وہ تقریریں پھر میرے خیال میں ریکارڈ ہو جاتی ہیں ان پر عمل نہیں ہوتا، ان پر عمل ہونا چاہیے۔ ایسا عمل کہ کم از کم ہم یہ کہ سکیں کہ ہم نے دو سال، تین سال یا ایک سال اس اسمبلی میں گزارا تو ہم نے لوگوں کو کچھ ریلیف دیا۔ جناب سپیکر، جب آپ اپنے چیمبر میں چلے جاتے ہیں تو میرے خیال میں روزانہ آپ کے پاس سو، اسی، پچاس لوگ روزگار کے لئے آتے ہیں۔ نہ وہ بجلی کا سوچتے ہیں، نہ وہ سڑک کا سوچتے ہیں، وہ صرف اپنے گھر کا سوچتے ہیں۔ اسلئے وہ پہلے اپنے گھر کا سوچتے ہیں کہ جب ان کے گھر میں بے روزگاری ہوگی تو مہنگائی بھی ساتھ ساتھ مسئلہ ہوگا۔ (اس مرحلہ پر جناب سپیکر نے ٹائم ختم ہونے کے لئے گھنٹی بجائی)

وہ مہنگائی ختم نہیں ہوگی۔ جناب سپیکر، آپ نے وہ ٹائم مجھے نہیں دیا جس کے لئے میں بولنا چاہتا تھا۔
(اس مرحلہ پر جناب سپیکر نے پھر گھنٹی بجائی)

(شور)

Mr. Speaker: Order, order please.

میاں نثار گل: جناب سپیکر! وہی لوگ تقریباً آپ کے پاس آتے ہیں، میرے پاس آتے ہیں۔ بشیر بلور صاحب کے پاس آتے ہیں، شہزادہ صاحب کے پاس آتے ہیں اور آخر میں تھک جاتے ہیں۔ پھر کیا کرتے ہیں، کلا شنکوف اٹھاتے ہیں۔ پھر کیا کرتے ہیں، راہزنی کرتے ہیں، پھر کیا کرتے ہیں ڈاکے ڈالتے ہیں۔ اس لئے ڈالتے ہیں کہ وہ تھک جاتے ہیں کہ وہ کہاں جائیں۔ وہ کس سے پوچھیں کہ کس نے ان کو روزگار دینا ہے۔ پھر وہ بنکوں میں ڈاکے ڈالتے ہیں یا روڈز پر لوٹتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ تحت یا تختہ، تو یہی چیز ہے کہ ہمارا یہ مہنگائی اور بے روزگاری اور یہ لاء اینڈ آرڈر اسی کے ساتھ ملا ہوا ہے۔ اگر آپ کسی کو روزگار دیں گے، اگر آپ کسی کو نوکری دیں گے تو وہ پاگل تو نہیں ہے کہ کلا شنکوف اٹھائے گا اور وہ جائے گارات کے دو بجے اور روڈ پر کھڑا ہوگا اور ڈاکے زنی کرے گا۔ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن اصل وجہ یہ ہے کہ آج کل آپ دیکھ لیں جتنے بھی تعلیم یافتہ لوگ ہیں، ان کے پاس ڈگریاں بھی ہوتی ہیں، آپ سروے کر لیں وہ راہزنی اور ڈاکوں میں Involve ہوتے ہیں۔ اسلئے کہ ان کو روزگار نہیں ملتا۔ میں جناب سپیکر! یہ کہتا ہوں کہ اس حکومت نے جو پالیسی بنائی ہوئی ہے شکر الحمد للہ کہ دس ہزار پوسٹل تو ایجوکیشن میں انہوں نے اناؤنس کی

ہیں، شکر الحمد للہ کہ آٹھ سو ڈاکٹروں کو بھی یہ کچھ دے رہے ہیں۔ شکر الحمد للہ کہ بہت کچھ اور بھی اگر ہو سکے کیونکہ ہمارے جتنے وسائل ہونگے اتنے ہم نے مسائل حل کرنے ہیں۔

(قطع کلامی)

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): پوائنٹ آف آرڈر، جناب عالی، د ریکارڈ د درستگی د پارہ وایمہ چچی کوم Sanctioned پوسٹیونہ دی چچی ہول شی نو پنخلس زرہ بہ شی۔

میاں نثار گل: پندرہ ہزار ہو جائیں گے۔

وزیر تعلیم: جی، پندرہ ہزار۔

میاں نثار گل: یہ تو پھر اور شاید اکسائیں گے کہ آپ نے پندرہ ہزار نہیں دیئے تو میں یہ کہتا ہوں کہ اسی طرح ایجوکیشن میں بھی ہیلتھ میں بھی، لیکن ساتھ ساتھ جناب سپیکر، ایک عرض کرنا چاہتا ہوں ابھی تو مجھے موقع ملا ہے، میں نے ایک ضمنی سوال اٹھایا تھا، ہیلتھ منسٹر بھی بیٹھے ہیں، ایجوکیشن منسٹر بھی بیٹھے ہوئے ہیں کہ ایک زمیندار جو ہوتا ہے وہ سکول کے لئے چار کنال زمین دیتا ہے وہ اس لئے کہ اس کو روزگار مل جائے لیکن جب دس پندرہ سال کے بعد وہ ریٹائرڈ ہو جاتا ہے تو اس کے بعد اس کے بیٹوں کو روزگار نہیں ملتا تو میں یہ کہتا ہوں کہ گورنمنٹ ایسی پالیسی وضع کرے کہ اس کو دوبارہ اس کی ضرورت نہ ہو جب اس کا باپ ریٹائرڈ ہوتا ہے تو کم از کم کلاس فور اس کے بیٹے کو روزگار ملنا چاہیے۔ تھینک یو سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ مولانا عصمت اللہ صاحب۔

مولانا محمد عصمت اللہ: شکر یہ جناب سپیکر! بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

(قطع کلامی)

محترمہ نسرین خٹک: سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: اچھا، اس کے بعد۔

مولانا محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ اس اہم اور گھمبیر مسئلے پر آپ نے مجھے اس ہاؤس میں کچھ عرض کرنے کا موقع فراہم کیا۔ جناب سپیکر! حقیقت یہ ہے کہ موجودہ حکومت، ایم ایم اے کی حکومت اور یہ بھی حقیقت ہے کہ ایم ایم اے ایک تحریک کا نام ہے، انقلاب کا نہیں اور یہ بھی حقیقت ہے کہ تحریک تدریجی عمل کا نام ہے دفنی عمل کا نہیں اور یہ بھی حقیقت ہے کہ تحریک کی مثال دریا

کی لہروں کے ساتھ بہتی ہیں اور انقلاب کی مثال دریا کی موجوں کے ساتھ بہتی ہیں (تالیاں)

جناب سپیکر! مجھ سے پہلے میرے فاضل ممبران نے جو گفتگو کی میں ان کا مشکور ہوں کہ برسر اقتدار حکومتی پارٹی میں جو کوتاہیاں ہوتی ہیں اگر ان میں کوئی کاہلی اور سستی آجاتی ہے تو اپوزیشن کا حق ہوتا ہے کہ وہ ان کی نشاندہی کرے۔ لیکن اگر ساتھ ساتھ میرے فاضل ممبران اگر حقیقت کا بھی اعتراف کر لیں تو کوئی برائی نہیں ہوگی۔ یہ حقیقت ہے کہ ایم ایم اے کی موجودہ حکومت برسر اقتدار آنے کے بعد جہاں تک روزگار کا پہلو ہے، بے روزگاری اور غربت کے خاتمے کا پہلو ہے، تو میرے خیال میں تیرہ سو ایس۔ای۔ ٹی ٹیچرز بھرتی ہو چکے ہیں۔ اور اسی طرح آٹھ سو ڈاکٹرز بھرتی ہو چکے ہیں، اور اسی طرح اخبارات میں اشتہارات آ رہے ہیں پندرہ ہزار صرف محکمہ تعلیم میں بھرتی ہونے کے لئے اور تین سو لائوسٹاک میں۔ اگر یہ روزگار کا نام نہیں ہے، اگر یہ بے روزگاری اور غربت کے لئے خاتمے کا نام نہیں ہے تو میں غربت کے خاتمے کے لئے کیا نام دوں گا جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! میں اپنی بات کو مختصر کرتے ہوئے صرف اتنا عرض کروں گا کہ میرے ایک ساتھی نے چندے کی بات کی۔ میں مرید کاظم صاحب کا مشکور ہوں کہ ہو سکتا ہے کہ یہ کوتاہی ہو لیکن میں ان کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ چندہ آج کل درگئی اور چیلاس میں بھی ہو رہا ہے، شمالی علاقہ جات کے ٹی۔ پی کو آزاد کرانے کے لئے میری یہ بات بھی نوٹ کر لیں اور یہ بھی ان ایجنٹوں کو پکڑنے کی کوشش کریں۔ جناب سپیکر! اصل میں یہ ہے کہ یہاں پر میرے ساتھیوں نے خاص کر بشیر بلور صاحب نے جو بات کی میں مکمل تائید کرتا ہوں جناب سپیکر کہ ہم اگر جتنے بھی مخلص ہوں غربت کے خاتمے میں، روزگار دلانے میں لیکن جب تک اپنے وسائل کو بروئے کار نہیں لائیں گے تو ہم غربت کے خاتمے کے لئے جو کما حقہ کرنا چاہیے وہ نہیں کر سکیں گے لیکن یہ بھی ہمیں سوچنا چاہیے کہ ہمارے وسائل پر کون قابض ہیں۔ ہمارے اس صوبے کے وسائل کو استعمال کرنے کے لئے کیا کار کاوٹیں ہیں۔ یہ بھی ہمیں سوچنا چاہیے۔ اور اگر کوئی رکاوٹ ہے، کوئی ظلم کر رہا ہے ہمارے ان وسائل پر قابض ہے تو ان سے ہمیں علیحدگی اختیار کرنی چاہیے۔ جناب سپیکر! میں آخر میں یہ بات عرض کروں گا میرے بہت سے ساتھیوں نے اسلام کے نقطہ نظر سے بات کی، میں تائید کرتا ہوں لیکن اسلام کے نقطہ نظر سے شاہ ولی اللہ صاحب لکھتے ہیں کہ ایک آدمی کے پاس، ایک سرمایہ دار کے پاس، ایک وڈیرے کے پاس، ایک سرمایہ دار اور صنعت کار کے پاس، حرام کے

نہیں اگر حلال کمائی بھی اتنی ہے کہ وہ اپنے اس سرمائے کی بنیاد پر اس ملک کے غریبوں کی آزادی سلب کر رہا ہے تو وہ بھی بحق سرکار ضبط کرنا از روئے شریعت جائز ہے۔ انشاء اللہ العزیز یہ دن آنے والے ہیں۔ (تالیاں) کہ ہم ان سرمایہ داروں سے، ان جاگیر داروں، ان صنعت کاروں سے جو اس ملک کے غریبوں، اس ملک کے باسیوں کی آزادی سلب کر رہے ہیں اپنے سرمایہ کے بل بوتے پر، ہم انشاء اللہ العزیز ان کو بھی ضبط کر کے ان غریبوں میں تقسیم کریں گے۔ لیکن میں نے پہلے عرض کیا جناب سپیکر، کہ ایم ایم اے تحریک کا نام ہے انقلاب کا نہیں۔ اسلئے میرے محترم ساتھیوں کو تھوڑا سا انتظار کرنا ہوگا۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

جناب سپیکر: نسرین خٹک صاحبہ، محترم نسرین خٹک صاحبہ۔

محترمہ نسرین خٹک: شکریہ جناب سپیکر صاحب! یہاں پر بات انتہائی اہم موضوع پر ہو رہی ہے ذرا ایک سیکنڈ تھوڑی بات کرونگی، یہ ہماری ریکارڈنگ ہو رہی ہوتی ہے اور یہ بہت اہم موضوعات ہیں لیکن دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ انتہائی فرسودہ قسم کے Equipments ٹی۔وی کے حوالے سے ہوتے ہیں تو پی۔ٹی۔وی کے لئے بھی اچھے اور Sophisticated equipments مہیا کرنے چاہئیں تاکہ ہماری ریکارڈنگ موثر طور پر عوام تک پہنچ سکے۔ جناب عالی! بات جب بیروزگاری پر ہو رہی ہو تو جو بھی بات کرونگی کوشش یہ کرونگی کہ facts & figures اور Ground reality پر ہو۔ Figures speaks themselves بات یہ ہے کہ 63% آج Unemployment ہے اور یہ بڑی تشویش کی بات ہے کہ خواتین کے حوالے سے بیروزگاری کاریٹ اب اگر آپ دیکھیں تو 1990 سے لیکر 2000 کے عرصے میں یہ جو ریٹ ہے پہلے تقریباً تین فیصد تھا اور دو ہزار تک یہ 7.8 تک پہنچ گیا۔ دیکھیں جناب سپیکر صاحب یہ بہت Alarming statistics ہیں کہ دس سال کے اندر اندر Unemployment کا یہ ریٹ ہے۔ اس کے علاوہ جناب عالی! لیبر فورس جو ہوتی ہے وہ ہمارے ملک کی ایک ریڑھ کی ہڈی ہوتی ہے۔ آپ دیکھیں کہ 2.4 ملین افراد آج لیبر فورس میں جو ہونے چاہئیں وہ Unemployed ہیں۔ اب اس کی سیدھی سیدھی بنیادی وجہ ہمارے صوبے میں ہے وہ Slow growth rate اور میں تو کم از کم یہ کہونگی Deficit Budget ہے۔ اب آپ دیکھیں جناب سپیکر صاحب! کہ یہ ایک بات ہے جس سے کوئی بھی

انحراف نہیں کر سکتا کہ بے روزگاری اور غربت جرائم میں رزلٹ کرتی ہے۔ اب اگر آپ دیکھیں تو غربت کے بارے میں میں اگر یہ کہوں کہ تقریباً چالیس پرسنٹ کے لگ بھگ لوگ اس ملک میں Poverty line سے نچلی سطح پر گزار کر رہے ہیں۔ اب اگر دیکھا جائے تو Poverty کے لئے ہم لوگوں کو کچھ کرنا چاہیے لیکن ہم کیا کر رہے ہیں، ایگریکلچر کو ہم کہتے ہیں کہ وہ بھی ریڑھ کی ہڈی ہے ہماری اکانومی کی لیکن ہم ایگریکلچر کو صرف کیش کرائٹس تک رکھ دیتے ہیں اور ہارٹیکلچر، فلوریکلچر اور سیمیکلچر جو کہ ایگریکلچر کے لازم اور ملزوم حصے ہیں، جو ہمارے لئے ایکسپورٹس پیدا کر سکتے ہیں، زرمبادلہ، ان کو ہم بالکل Importance ہی نہیں دیتے۔ اس کے علاوہ جناب عالی! Unemployment کا ریٹ تین پرسنٹ سے زیادہ ہے اب خواتین کے لئے حکومت نے Loans کی سکیم جاری کی ہے، ہم کب کہتے ہیں کہ یہ غلط اقدام ہے لیکن جناب سپیکر صاحب، کچھ ہم سے بھی راہنمائی حاصل کریں، Loan جاری کرنا صرف کافی نہیں ہوتا۔ اس میں دو اہم نکات ہوتے ہیں

the following areas. اس میں دو اہم نکات ہوتے ہیں

رسائی ہوگی وہ Loans کیسے پہنچائیں گے؟ اچھا، دوسری بات یہ ہے۔ Collateral ضمانتیں ہوتی ہیں Loans میں Soft loans ہونے چاہئیں۔ تاکہ Unemployment موثر طریقے سے اس بارے میں Unemployment جو ہوتی ہے وہ یوتھ کو بہت Hit کرتی ہے۔ ہمارے ہی ہمسایہ ملک انڈیا میں آئی۔ ٹی کی پالیسی کو اتنا موثر بنایا گیا ہے اور اتنے سستے اور موثر طریقے سے Diploma for I.T میں ہے اور ہم لوگوں کے بجٹ میں بھی اور ابھی جو Policies آرہی ہیں ان میں یوتھ پالیسی بالکل Silent ہے۔ تو اس پر توجہ دینی چاہیے کیونکہ Unemployment جب یوتھ کو Hit کرتی ہے تو وہ بہت زیادہ۔۔۔

جناب سپیکر: شہزادہ گتاسپ خان کو نیند آرہی ہے۔ وہ سوئے ہوئے ہیں۔ ان کی طرف اشارہ ہے۔

محترمہ نسرين خٹک: میرا خیال تھا جناب، میرا خیال تھا کہ بیروزگاری ایک انتہائی سنگین مسئلہ ہے اور اس پر بہت سنجیدگی سے غور و فکر سے ہم بھی بات کریں گے اور حکومت بھی توجہ دے گی لیکن یہاں تو مجھے کچھ برعکس نظر آرہا ہے۔ میں پھر اپنی بات پر آرہی ہوں کہ بجٹ، میں نے یہ بات کی تھی کہ بے روزگاری غربت اور جرائم میں Result کرتی ہے۔ اب جرائم کی جب بات آتی ہے، میں صرف ایک مثال دوں گی کہ

اس صوبے میں ایڈوکیٹ جنرل اور اگر آپ کی اجازت ہو تو میں صرف Constitution of Pakistan کے حوالے سے دو چار لائنیں پڑھنا چاہوں گی ایڈوکیٹ جنرل کی جو Constitution of Pakistan میں Article III میں ایڈوکیٹ جنرل کے لئے جو لکھا گیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ The Advocate General shall have the right to speak and otherwise take part in the proceeding of the Provincial Assembly on any Committee thereof of which he may be named a member, but shall not by virtue of this Article be entitled to vote. ایڈوکیٹ جنرل کی Description آئین پاکستان میں۔ آج اس صوبے میں Lawlessness لاء اینڈ آرڈر پر بحث ہوتی ہے۔ میں کہتی ہوں Lawlessness اور Disorder پر بات ہو رہی ہے۔ لاء اینڈ آرڈر ہوتا تو پھر تو بحث کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ ایڈوکیٹ جنرل اپنے اہل خانہ کے ساتھ گئے تھے ہزارہ ڈویژن جو کہ پرامن علاقہ مشہور ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں یہ مہنگائی اور بے روزگاری پر بات ہو رہی ہے۔

محترمہ نسرین خٹک: جی میں اسی کی طرف آرہی ہوں میں وہ آپ سے پہلے کہہ چکی ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، لاء اینڈ آرڈر پر بحث ہو چکی ہے۔

محترمہ نسرین خٹک: جناب عالی! میں پہلے کہہ چکی ہوں کہ Unemployment results in lawlessness and crime میں اپنی بات کو وزن دینے کے لئے کہہ رہی ہوں کہ چونکہ Unemployment ہے تو کرائم اس حد تک بڑھ گئے ہیں کہ ایڈوکیٹ جنرل بھی اس سے بچ نہ سکے اور ان پر بھی ایک قسم کا ڈاکوؤں نے حملہ کیا اور الحمد للہ ان کی جان بچ گئی۔ میں جو بھی بات کرونگی تیاری کے ساتھ کرونگی اور تمہید باندھ کر کرونگی۔ اب جناب عالی! دیکھیں لاء اینڈ آرڈر کی ذمہ داری لاء منسٹر پر فرد واحد کے طور پر نہیں ہے۔ آئی جی پر فرد واحد کے طور پر نہیں ہے یہ کھلی ذمہ داری ہے ہم سب کی لیکن پھر میں بحث پر آتی ہوں کہ لاء اینڈ آرڈر کے لئے پچھلے مالی سال میں جو رقم مختص کی گئی تھی اس کو کم کر دیا گیا اور یہاں پر یہ آپ کی حکومت کا تیار شدہ بجٹ ہے کہ Forty Million دیا گیا ہے۔ یہ جو Outgoing مالیاتی سال تھا اس سے کم ہے۔ میں جی بات اپنی پوری کر لوں۔

جناب سپیکر: نہیں، کر لیں کر لیں۔ کوئی بات نہیں۔

محترمہ نسرين خٹک: نہیں میں گھبرا گئی کہ مشتاق صاحب کیا آپ کو کہہ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: بس تھوڑا سا اگر آپ مختصر کر لیں تو۔

محترمہ نسرين خٹک: ایک طرف تو آبادی بڑھ رہی ہے اور دوسری طرف حکومت لاء اینڈ آرڈر کے لئے مختص بجٹ کو کم کر رہی ہے، ہونا تو برعکس چاہیے تھا۔ پولیس کے لئے جو بجٹ رکھا گیا ہے اس میں خواتین کے پولیس سٹیشن جو ہیں وہ ایک پشاور ڈویژن میں ہے اور پولیس لائن میں واقع ہے۔ مرد خائف ہوتے ہیں ایف آئی آر درج کرنے میں تو خواتین کو آپ دیکھیں کہ پورے پشاور ڈویژن کے لئے ایک پولیس سٹیشن ہے وہ بھی پولیس لائن میں ہے تو کیا یہ جرائم کے لئے روک تھام ہم اس طریقے سے کر رہے ہیں۔ اب دیکھیں جناب عالی، کہ لوگوں کے پاس پولیس آفیسرز خواتین بھی بہت کم ہیں تو ان کی بھی تعداد میں اضافہ کرنا میرے خیال میں بہت موثر چیز ہوگی۔ آخر میں جناب عالی، میں یہ کہنا ضروری سمجھو گی کہ جب بھی ہم بات کرتے ہیں لاء اینڈ آرڈر کی وہ Unemployment کے ساتھ Related ہوتی ہے جرائم کے ساتھ ہوتی ہے تو جب تک مکمل لاء اینڈ آرڈر سیچو میشن نہ ہو تو خدا را اس کو Lawlessness اور Disorder کی

بجٹ کریں لاء اینڈ کی نہیں۔ Thank you very much۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ زبیدہ خاتون صاحبہ۔

محترمہ یاسمین خان: پوائنٹ آف آرڈر سر، اجلاس کا ٹائم ختم ہو گیا۔ 9.30AM to 1.30PM

جناب سپیکر: زبیدہ خاتون صاحبہ۔

محترمہ زبیدہ خاتون: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ گرانی اور مہنگائی ہمارے ملک کے عوام کا سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ بد قسمتی سے ملک میں مسلسل جو گرانی اور مہنگائی کا گراف بڑھ رہا ہے تو غریب دن بہ دن غریب تر ہوتا جا رہا ہے۔ اس کے اخراجات میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے اور اس کی قوت خرید گھٹ رہی ہے۔ یوٹیلیٹی بل اور پٹرول کی قیمتوں میں اضافہ کی وجہ سے مہنگائی کے رجحان میں اضافہ ہوا ہے۔ تعلیمی اخراجات میں بھی اضافہ ہوا ہے اور پھر سیلف فنانس سکیموں کی وجہ سے غریب طلباء پر اعلیٰ تعلیم کے دروازے بند کر دیئے گئے ہیں۔ بجلی کی بلوں نے خاص طور عوام کی کمر توڑ دی ہے اور ہر ماہ اس پر بجلی کا بل بم بن کر گرتا ہے اور بہت سے لوگ اپنے زیورات بیچ کر بجلی کا بل ادا کرتے ہیں حالانکہ ہم دیکھتے

ہیں کہ ان دنوں روپے کی قیمت میں استحکام پیدا ہو گیا ہے لیکن تمام عوام کو اس کا کوئی ریلیف نہیں ملتا۔ بیروزگاری عام ہے اور گرانی مہنگائی اور بے روزگاری کی وجہ سے امن و امان کا مسئلہ پیدا ہوتا ہے۔ چوری چکاری ڈکیتی اغواء برائے تاوان یہ مسلسل واقعات ہیں، یہ روزمرہ کے واقعات ہیں اور اس میں اضافہ ہی ہوتا جا رہا ہے۔ جناب سپیکر صاحب! ان حالات کا تقاضا ہے کہ وفاقی حکومت بالخصوص اور ہماری حکومت مل کر عوام کو ریلیف بہم پہنچائیں۔ پنجاب حکومت سے کہا جائے کہ وہ آٹے کی قیمت میں اضافے کے ضمن میں اقدامات کرے اور گندم کی ترسیل پر ناروا پابندیاں نہ لگائے۔ بڑے پیمانے پر روزگار کی فراہمی کے لئے بند کارخانوں کو چالو کرنے کے لئے صوبہ سرحد کو وفاقی حکومت کی جانب سے ٹھوس اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔ صوبہ سرحد کی پن بجلی صوبے کے عوام مہنگے داموں لینے پر مجبور ہیں۔ اس صورتحال کا تدارک کیا جائے۔ پٹرول کی قیمتوں میں ہر پندرہ دن بعد اضافہ کے اس طریقہ کار کو تبدیل کیا جائے۔ عوام کو صحت کی سہولتیں بہم پہنچانے کے لئے صوبائی حکومت جو اقدامات کر رہی ہے وہ بحر حال ایک خوش آئند اقدام ہے لیکن ان کے مسائل کا فوری حل تلاش کرنا چاہیے۔ بڑے پیمانے پر تعلیمی ادارے کھولنے کی ضرورت ہے نجی شعبے کی حوصلہ افزائی کرنے کی ضرورت ہے تاکہ عوام کو سستی تعلیم بہم پہنچانے کے کام میں حکومت کا وہ ہاتھ بٹائیں۔ اسی طرح۔۔۔

محترمہ یاسمین خان: سر! کل بھی اخبار میں آیا تھا کہ تین دن جو سیشن چلا ہے وہ بالکل غیر سنجیدہ تھا اور اب بھی معزز۔۔۔

جناب سپیکر: اب بالکل سنجیدہ ہے، بالکل ہاؤس In order ہے۔ بالکل In order ہے یہ Irrelevant پوائنٹ آف آرڈر ہے۔ ہاؤس بالکل In order ہے۔ ان سے پوچھیں کہ ہاؤس آرڈر میں ہے یا نہیں ہے۔ آپ دیکھ لیں۔ یہ Irrelevant پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

محترمہ زبیدہ خاتون: میری تجویز ہے کہ گھریلو صنعتوں کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے اور اس کے لئے حکومت کو باقاعدہ ایک پروگرام بنانا چاہیے اسی طرح فلاحی اور سوشل ویلفیئر کے میدان میں کام کرنے والے اداروں کی حوصلہ افزائی اور سرپرستی کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں مختصر کریں۔

محترمہ زبیدہ خاتون: تاکہ وہ عوام کے۔۔۔

جناب سپیکر: کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر کرے۔ یہ اس پر پابندی ہے۔

محترمہ زبیدہ خاتون: Jee I know جتنا نام۔۔۔

جناب سپیکر: اگر کسی نے پوائنٹ آف آرڈر کیا تو پھر آپ نہیں بول سکیں گے۔

محترمہ زبیدہ خاتون: سپیکر صاحب! آپ نے جتنا نام نسرین خٹک صاحبہ کو دیا ہے۔

میاں نثار گل: کاغذ کی تقریر نہیں ہو سکتی۔ کاغذ کی تقریر ہو ہی نہیں سکتی۔

محترمہ زبیدہ خاتون: ان سے آدھا نام دے دیں۔

جناب سپیکر: لیکن پڑھنا نہیں آپ کاغذ سے پڑھ رہی ہے، رولز اس کی اجازت نہیں دیتا۔

محترمہ زبیدہ خاتون: اچھا جی۔

جناب سپیکر: یہ تو آپ کے ساتھ Concession ہے۔

محترمہ زبیدہ خاتون: اچھا جی۔ ایم ایم اے حکومت عوام کے مفاد میں ایسے ہی اقدامات کرے گی انشاء اللہ۔

Mr. Speaker: Thank you very much. Jamshid Khan Sahib.

جناب جمشید خان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکر یہ جناب سپیکر۔ زمانہ مخکبھی خو

پہ دے باندھی، بے روزگاری اور مہنگائی باندھی پارلیمانی لیڈرانو اور نورو

حضراتو دیر پہ تفصیل سرہ بحث اوکرو زمونہ خودا خیال دے چہ مونہہ New

Comers چہ یو چہ مونہہ بہ مخکبھی خبری اوکرو خککہ چہ مونہہ خان سرہ

کوم نوٹس اغستی وی ہغہ زمونہ پارلیمانی صاحبان اووائی او مونہہ بیا

دغسہ پاتے شو۔ (تالیاں/تہقے) جناب عالی! مہنگائی اور بیروزگاری دا د

امن و امان سرہ ترلے خبرہ د۔ خنگہ چہ تاسو تہ پتہ دہ یو خو کالہ مخکبھی بہ

ڈاکے کیدے نو ہغی کبھی بہ ہغہ ڈاکہ کبھی بہ شوک ملوٹ وو ہغی کبھی بہ

لاء گریجوایتس وو، انجنیران بہ وو، ڈاکیران بہ وو۔

(شور)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

جناب جمشید خان: د هغې وجه دا وه چې هغوي ته روزگار نه ملاویدو۔ هم دغه وجه ده که فرض کړه مونږه په دې خپله صوبه کښې د لاء اینډ آرډر مسئله ختمول غواړو نو مونږ له پکار دی چې مونږه د بے روزگاری او د مہنگائی سد باب او کړو۔ جناب عالی، د پوست، د پی تی سی پوست د پاره څومره کسان د لسو پوستونو د پاره په زرگونو کسان درخواستونه ورکوي۔ دغه شان د پولیس کانسٹیبل د پوست د پاره، یو پوست د پاره، یو پوستوی د هغې د پاره میټرک کوالیفیکیشن وی د هغې د پاره ایم اے اور ایم۔ ایس۔ سی کسان درخواستونه ورکوي، ولې چې بے روزگاری زیاته ده۔ جناب والا! که تاسو د پبلک سروس کمیشن دا اوسنې رپورټ ئے چې کوم پیش کړے دے دا اوگورے نو زموږ تعلیمی معیار دومره غورځیدلے دے چې زما په خیال Competitive exam ته تلل د Degree Holders دا چې دے نو بالکل نا ممکنه دی۔ ځکه چې هغوي په خپل رپورټ کښې لیکلی دی چې د ہستری طالب علم چې چا ایم۔ اے ہستری کړې وه۔ د هغه نه تپوس کوی چې دوه کوم خلفائے راشدین قتل کړے شوې دی، نو هغوي هلته التیا جواب ورکړے دے۔ د یو استاد نه ئے دا تپوس کړے دے چې هغه ایم۔ اے او ای۔ ای۔ دی وو چې هغه نه تپوس او کړلو چې ایم۔ اے چې مطلب دے نو هغه له د ایم۔ اے مطلب هم نه ورتلو۔ زموږه تعلیمی معیار دومره غورځیدلی دے۔ بنیادی څیزونه چې کوم دی د ضرورت زندگتی د هغې قیمتونه د آسمان سره خبرې کوي۔ جناب والا! یو طرف خو خلق د بوتلو او به څښی، منرل واټر څښی او بل طرف ته خلق د جوړنو او به څښی، د ډهنډونو او به څښی نو دا تفاوت چې دے نو دا به هم ختمول پکار وی۔ جناب والا! زموږه پښتانه چې دی هغوي چې کراچتی ته مزدورئی له ځی یا حیدرآباد ته مزدورئی له ځی، هغوي به یا په ہوټل کښې ولاړوی شمله به ئے ترلی وی یا به څپلئی پالش کوی دلته کښې زموږه کارخانے بند پرتے دی، زموږه مزدوران دلته په کار چې دی، لیبر چې کوم مونږه سره دے زموږه، پکار داده چې دا بنیادی فرض دی د حکومت چې هغه کارخانے چالو کړے شی او هغوي ته روزگار ورکړے شی۔ مونږه د خپل سینئیر منسټر د دې خبرې سره اتفاق کوؤ چې هغوي دا په یو تقریر کښې وئیلے وو چې د اسلام آباد د رنراگانو نه زموږه د وینے بوئیں راځی۔ نو د هغوي دا

خبرہ تھیک دہ خو مونبرہ دا وایو چہ مونبرہ تہ دے زمونبرہ حقوق ملاؤ شی۔ ورسره ورسره چہ پہ صوبہ کبہی ملاؤ شی چہ صوبہ کبہی ہم د ہغہی منصفانہ تقسیم اوشی دانہ چہ پہ یو شو خایونو کبہی دا اولگی۔ د دہی نہ مخکبہی ڍیر Facts & Figures ہم پیش شو زما پہ آخر کبہی دا درخواست دے چہ د بے روزگاری او مہنگائی د پارہ د ایم۔ ایم۔ اے حکومت د ہغہ اقدامات او کری د کومو پہ بنیاد باندہی چہ دوی ووٹ اغستہی دے او دوی پہ خیل منشور کبہی ہم دا دعوی کری دہ چہ مونلہ بہ د دہی خیلے صوبہی نہ مہنگائی او بے روزگاری ختموؤ۔ والسلام۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till 09:30 am tomorrow morning.

ان شاء اللہ ٹھیک ساڑھے نو بجے ہم کل صبح ملیں گے۔ ٹھیک صبح ساڑھے نو بجے ان شاء اللہ۔

(اجلاس بروز منگل مورخہ 30 ستمبر 2003ء صبح ساڑھے نو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)